عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماهنامه

لولاک

ملتان

۹

رمضان المبارک

۱۴۱۹ھ

جنوری

۱۹۹۹ء

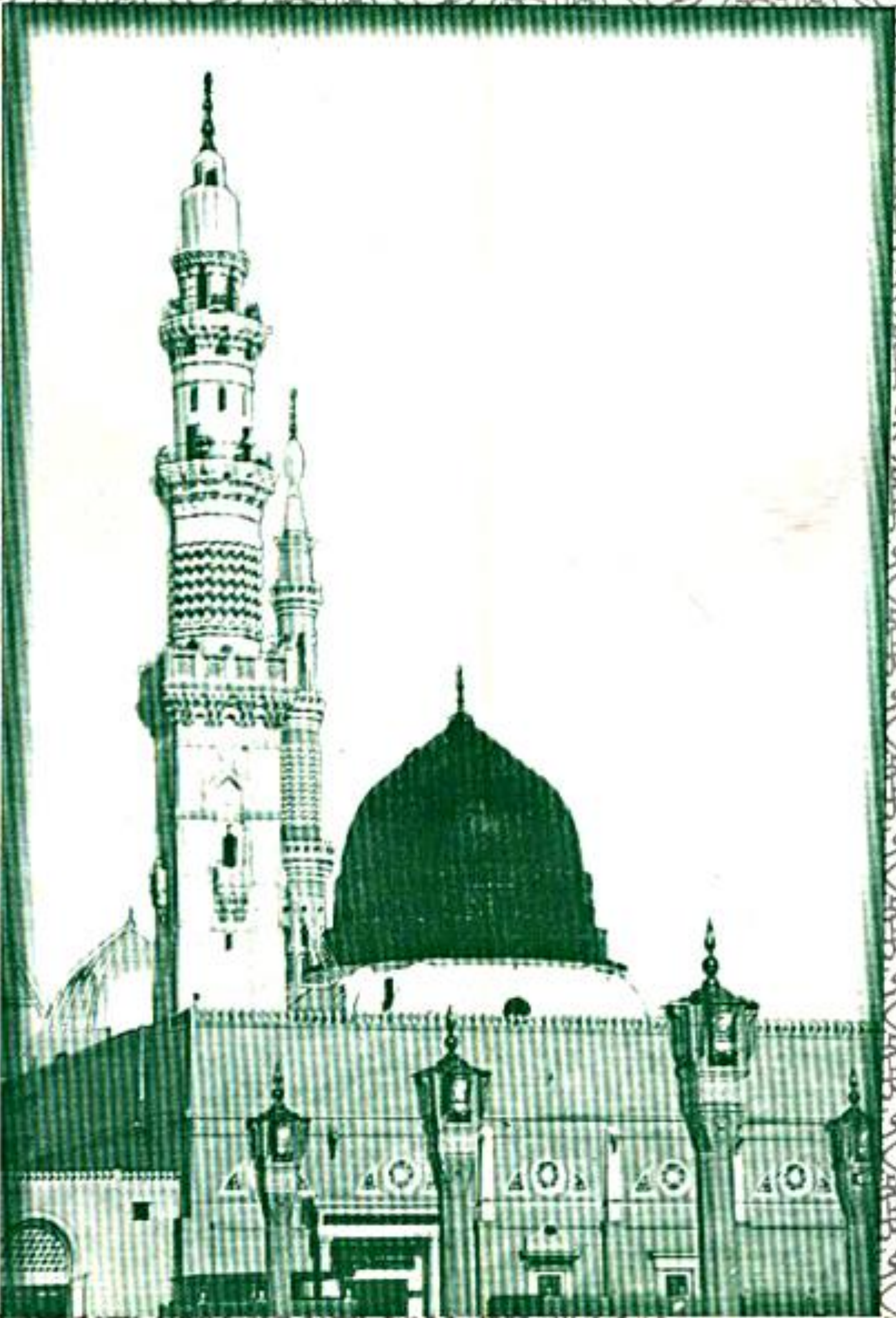

بیاد
مجاہد ختم نبوت
حضرت مولانا تاج محمود

ماہنامہ
لولاک
ملتان

شمارہ
۹/۲
۳۵

زیر سرپرستی

خواجۂ خواجگان
حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیر طریقت
حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

نگران اعلیٰ

فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

چیف ایڈیٹر

صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر

حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر

رانا محمد طفیل جاوید

مینجر

قاری محمد حفیظ اللہ

رابطہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان

☎ 061 514122
Fex : 061 542277

قیمت فی شمارہ ۱۰ روپے
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرون ملک ۱۰۰۰ روپے پاکستانی

مجلس منتظمہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ

صاحبزادہ حافظ محمد عابد ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد

مولانا مفتی محمد جمیل خان ○ مولانا بشیر احمد

مولانا محمد اکرم طوفانی ○ مولانا جمال اللہ الحسینی

مولانا خدا بخش شجاع آبادی ○ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا مفتی حفیظ الرحمان ○ مولانا احمد بخش

مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا غلام حسین

مولانا فقیر اللہ اختر ○ چوہدری محمد اقبال

مولانا قاضی احسان احمد ○ مولانا غلام مصطفیٰ

ناشر:۔ صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: تشکیل زبیر پرنٹرز ملتان، مقام اشاعت:۔ جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

اس شمارے میں

افتتاحیہ ۳
خطاب حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ ۴
خطاب حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب ۱۴
خطاب " " صاحبزادہ طارق محمود صاحب ۲۸
خطاب " " مولانا زاہد الراشدی صاحب ۲۹
خطاب " " مولانا محمد امجد خان صاحب ۳۶
خطاب " " مولانا محمد عبدالستار تونسوی صاحب ۴۰
خطاب " " مولانا عبدالواحد صاحب ۵۶
خطاب " " مولانا فتح محمد صاحب ۵۷
خطاب " " مولانا عبدالمالک صاحب ۵۹
خطاب " " مولانا محمد الیاس گھمن صاحب ۶۲
خطاب " " مولانا عبدالغفور جھنگوی صاحب ۶۵
خطاب " " مولانا فیروز خان صاحب ۶۶
خطاب " " مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر ۷۰
خطاب " " مولانا احمد میاں حمادی صاحب ۷۲
خطاب " " مولانا میاں محمد افضل صاحب ۷۵
خطاب " " سردار محمد خان لغاری صاحب ۷۷
خطاب " " مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی صاحب ۸۱
خطاب " " مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو صاحب ۸۹
خطاب " " مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی صاحب ۱۰۱
خطاب " " مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ ۱۱۹
خطاب " " مولانا محمد اکرم اعوان صاحب ۱۲۵
خطاب " " مولانا فضل الرحمٰن صاحب ۱۳۳
خطاب " " مولانا عبدالمجید ندیم شاہ صاحب ۱۴۰
خطاب " " مولانا محمد لقمان صاحب علی پور ۱۵۲

الحمدللہ!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی و بزرگ رہنما حضرت مولانا تاج محمودؒ کی زندگی اور بعد میں "لولاک" نے کئی قابل قدر "نمبر" شائع کیے۔ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ نمبر' حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نمبر' سیرت النبی نمبر' حضرت مولانا تاج محمودؒ نمبر' اب ختم نبوت کانفرنس تقاریر نمبر' آپ کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ لولاک میں کانفرنس کی تقاریر اکثر و بیشتر ہمیشہ شائع ہوتی رہی ہیں۔ تمام تقاریر کو یکجا شائع کرنے کی یہ پہلی روایت ہے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت اسے اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازیں۔

پہلے دن مولانا اللہ وسایا صاحب کا صبح کا درس' مولانا نورالحق نور صاحب' مولانا قاری رحیمی صاحب کوئٹہ' مولانا زبیر احمد ظہیر صاحب اور دوسرے چند حضرات کی تقاریر دستیاب نہیں ہوسکیں۔ جن کے لئے معذرت خواہ ہیں کہ وہ شریک اشاعت نہیں ہوسکیں' باقی جو کچھ ہوسکا وہ پیش خدمت ہے۔ اس وقت ہمارے حلقہ کی دینی صحافت میں "ماہنامہ لولاک" کو جو بیش از بیش عزت اور مقام ملا ہے اس پر اللہ رب العزت کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ نمبر کی مناسبت سے باقی جو مستقل مضامین کے سلسلے ہیں وہ شریک اشاعت نہیں آئندہ سے ان کے لئے انتظار فرمایئے۔ رمضان المبارک کی مقدس و مبارک ساعتوں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ادارہ لولاک کو امید ہے کہ دعاؤں میں یاد رکھا جائے گا۔

قارئین کو مبارک ہو کہ ربوہ کے نام کی تبدیلی کی قرارداد اتفاق رائے سے پنجاب اسمبلی نے منظور کردی ہے۔ اب پرانا نام "ڈھگیاں" رکھا جارہا ہے۔ قادیانیت کا رخ ریورس ہوگیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قارئین سے استدعا ہے کہ ماہنامہ لولاک کی منتظمہ کے رکن اور سرپرست و شفیق رہنما حضرت صاحبزادہ حافظ محمد عابد صاحب مدظلہ کی طبیعت پہلے کی نسبت بہت بہتر ہے۔ تاہم قارئین دعاؤں کا مسلسل سلسلہ جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھیں اور انہیں صحت کاملہ وعاجلہ سے سرفراز فرمائیں۔

آمین بحرمتہ خاتم النبیین۔

خطاب! حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ

امابعد! اعوذ باﷲ من الشیطان الرجیم ۰ بسم اﷲ الرحمن الرحیم ۰ یایھاالذین آمنو لاترفعو اصواتکم فوق صوۃ النبی ولا تجھروله باالقول کجھربعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون ۰ صدق اﷲ مولاناالعظیم ۰ وقال رسول اﷲ صلی اﷲ علیه وسلم ۰ انه سیکون فی امتی ثلاثون کذابون دجالون کلھم یزعم انه نبیی وانا خاتم النبیین لانبی بعدی ۰ وقال رسول اﷲ صلی اﷲ علیه وسلم لا یزال طائفة من امتی ظاہرین علیٰ الحق ۰ اوکماقال رسول اﷲ صلی اﷲ علیه وسلم ۰ رب شرح لی صدری ویسرلی امری ۰ رب زدنی علما ۰

محترم دوستو! اور بزرگو! تھوڑی دیر بعد ہمارے محترم ساتھی حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی کا خطاب رکھا گیا ہے۔ حاضرین کے پیش نظر کہ کالج کے سکولوں کے اساتذہ کرام اور طلباء عزیز تشریف لائے ہیں۔ وہ ان کی تربیت کے لئے اور قادیانیت کے محاسبہ کے لئے ان کے جذبات کس طرح کار آمد ہو سکتے ہیں اس پر وہ ان سے خطاب کریں گے۔ یہ کانفرنس خاص ایک جماعت کے زیر اہتمام ہوتی ہے اور سترہ سال سے اس شہر میں ہو رہی ہے۔ اس سے پہلے اسی جماعت کے زیر اہتمام ایسا ہی اجتماع اور پروگرام دریا کے شرقی جانب چنیوٹ شہر میں ۱۹۸۱ء تک ہوتا رہا ہے اور وہ تقریباً بائیس تئیس اجلاس ہیں جو مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چنیوٹ میں ہوئے۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام نے، خواص نے، عوام نے، مشائخ عظام نے بہت ہی جذبے کے ساتھ شرکت کی، اور اس سے پہلے جب قادیانی فتنہ قادیان میں تھا تو قادیان میں بھی حضرت امیر شریعتؒ کی سرپرستی میں مجلس احرار کے پلیٹ فارم سے جو شاہ جیؒ نے قادیان میں کانفرنس کی تھی۔ اس میں ہندوستان بھر کے تمام علمائے کرام اور مسلمانوں نے اسلامی قوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے شرکت کی تھی۔ اس وقت ہندوستان کے انگریز حکمران تھے ان کا اعلان یہ تھا کہ یہاں کانفرنس نہیں ہوگی اور وہ مرزائیوں کو تحفظ دینے والے تھے اور مسلمانوں نے فیصلہ کیا تھا کہ کانفرنس ہر حال میں ہوگی۔ ہماری ایک پرسوں کی مجلس میں مولانا اللہ وسایا صاحب بتا رہے تھے کہ چوبیس گھنٹوں میں جہاں

کانفرنس ہونی تھی پانی کے انتظام کے لئے ایک سوزمین دوزنل لگائے گئے تھے اتنے فعال کارکن تھے' اتنے فعال ساتھی تھے اور وہ کانفرنس اس جذبہ کے ساتھ کی گئی تھی کہ کانفرنس ہر حال میں ہوگی خواہ ہم زندہ واپس ہوں یا ہماری لاشیں پڑی ہوں۔ اتنے بڑے عزم کے ساتھ ہوئی تھی وہاں یوں نہیں تھا کہ ہم فیصلہ کرلیں اور حکومت کے کہنے سے اپنا فیصلہ واپس لے لیں۔ انگریز دنیا کا بدترین ظالم حکمران ہے۔ اپنی مصلحت سے ضابطے بناتا ہے' اپنی مصلحت سے بدلتا ہے' اسلام اور مسلمانوں کو دبانا چودہ سو سال سے اس کی تاریخ ہے۔

تو شاہ صاحبؒ نے فیصلہ کیا تھا کہ اگر ہمیں یہاں کانفرنس کرنے کی اجازت نہیں ہوتی اور ہم کانفرنس نہیں کرسکتے تو پورے ہندوستان میں کہیں قادیانیوں کا اجتماع نہیں ہونے دیں گے' یہ بھی اعلان کیا تھا کہ کہیں اجتماع نہیں ہونے دیں گے۔ اس عزم کے ساتھ پہلی کانفرنس تو وہاں ہوئی تھی۔ اس کانفرنس سے قبل پورے ہندوستان میں قادیانی فتنے کا تعاقب اور اس کی سرکوبی کی جدوجہد اجتماعی کم تھی اور انفرادی زیادہ تھی۔ تمام حلقے' ہر حلقے کے بولنے والے' تقریر کرنے والے اور لکھنے والے تمام علمائے کرام فتنہ قادیانیت کے تعاقب میں تھے۔ اہل قلم بھی حرکت میں تھے۔

میرے محترم دوستو! پھر تقسیم کے بعد وہاں سے قادیانی بھاگے ہندوستان میں بھی ان کی اپنی ایک بستی تھی اور وہاں مسلمان رہ نہیں سکتے تھے۔ یہاں پاکستان میں انہیں یہ علاقہ الاٹ کیا گیا جسے وہ ربوہ کا نام دیتے ہیں۔ یہ مخصوص قادیانیوں کا شہر تھا اور بہت سارا وقت ایسا گزرا ہے کہ کوئی مسلمان اس بستی سے گزر نہیں سکتا تھا۔ ایک نوجوان یہاں سے گزرا اور سگریٹ لگائی۔ تو مرزے محمود نے اسے اغوا کرایا اسے پٹوایا کہ سگریٹ کیوں لگائی؟۔ اور ایک نوجوان کے ہاتھ میں' یہ جو ٹیپ ہوتی ہے اور گانا سا لگا ہوا تھا' اور وہ دو نوجوان تھے' وہ بھی اغوا کئے گئے' اور ربوہ کی حدود میں انہیں بھی قتل کیا گیا۔ تھانہ بھی ان کا اپنا تھا' تو یہاں جو گورنمنٹ آف پاکستان تھی وہ صرف نام کی تھی۔ انگریز چلے گئے' یہاں انگریز کے پروردہ آگئے جو اس سے بھی زیادہ بدمزاج تھے تو چنیوٹ میں کانفرنس ۱۹۸۱ء تک ہوتی رہی۔ ۱۹۵۳ء گزرا' پھر ۱۹۷۴ء گزرا اور پھر حالات بدلے اور مسلمانوں کو موقعہ ملا کہ وہ اس شہر (ربوہ) میں آزادانہ طور پر آئیں اس میں مسلمانوں کے لئے مسلم کالونی میں یہ چار دیواری بنی۔ یہاں ایک کمرہ بنا اور یہ ۱۰ فٹ اور ۸ فٹ گہری جگہ تھی۔ یہاں یہ پانی کی جگہ جو آپ دیکھ رہے ہیں' یہ بھی تیار نہیں ہوئی تھی مسجد کی بنیاد بھی نہیں رکھی گئی تھی۔ صرف

دو کمرے تیار ہوئے تھے اور پہلی کانفرنس کا یہاں اعلان ہوا۔ پندرہ دن یہاں ٹریکٹر ریت ڈالتے رہے۔ ہم رات بھر پانی لگاتے۔ یہاں کانفرنس کے اشتہار چھپے اعلان ہوا لیکن اس کے باوجود پاکستان کی گورنمنٹ (مسلم لیگ) نے یہاں کانفرنس کرنے کی اجازت نہیں دی۔ اسے ملتوی کرنا پڑا انہوں نے سارے علاقے کا گھیراؤ کیا وہ کانفرنس نہ ہو سکی لیکن ہم نے سفر جاری رکھا۔ اس کے بعد یہ سترھویں کانفرنس ہے اور ہر کانفرنس پہلے سے بہتر اور اچھی ہوتی ہے' اور کراچی سے خیبر تک کے مسلمان۔ بلوچستان کے مسلمان دین سے محبت رکھنے والے حضور علیہ ﷺ سے محبت رکھنے والے اور بڑے ہی خوش قسمت ہیں جو دور دراز کا سفر کر کے مشقت اور تکلیف اٹھا کے یہاں تشریف لاتے ہیں۔ ہم بڑی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے لئے ان کی رہائش کا' ان کے آرام کا' ان کے وضو کا' ان کے نہانے کا' بہتر سے بہتر انتظام کر سکیں۔ یہاں مسلمانوں کی ایک دوکان نہیں ہے' کوئی مارکیٹ نہیں ہے' کوئی چیز ایسی یہاں سے نہیں ملتی' کچھ مال سرگودھا سے آتا ہے کچھ فیصل آباد سے آتا ہے' ٹینٹ کہیں سے آتے ہیں' کھانے کی چیزیں جھنگ سے آتی ہیں' پکاوے بھی باہر سے آتے ہیں۔ اور سارا انتظام کرنے والے ساتھی باہر سے آتے ہیں اور پھر آپ دوستوں کے منتظر بھی ہوتے ہیں کہ مسلمان جو دین کے شیدائی ہیں اور حضور علیہ ﷺ کی عزت و ناموس پر کٹ مرنے والے ہیں وہ تشریف لائیں۔ ہمیں مہمان نوازی کا شرف بخشیں' علمائے کرام کو بھی ہم کوشش کرتے ہیں کہ ہر حلقے سے خطیب بلائے جائیں۔ مشائخ بلائیں اور کوئی حلقہ ہم ایسا نہیں چھوڑتے کہ جن سے رابطہ نہ کریں۔ اپنا حلقہ تو ہے ہی وہ تو اپنے ہی ہیں وہ تو ہمہ وقت تیار ہیں۔ ان کے علاوہ سبھی کو تیار کرتے ہیں سبھی سے وقت لیتے ہیں اور سبھی اس کو ترجیح دیتے ہیں اور اگر کوئی بزرگ نہ آسکیں تو سو فیصد نہیں ہزار فیصد یقین ہے کہ اس اطلاع کے بعد کانفرنس ہو رہی ہوتی ہے کہ کانفرنس کی کامیابی کے لئے اور قادیانی فتنے سے نجات کے لئے ان کی دعائیں میرے اور آپ کے ساتھ شامل حال ہوتی ہیں۔

بہاولپور کیس اور حضرت دین پوریؒ

میرے محترم دوستو! تقریر تو میں کر نہیں رہا ہوں آپ کے ذوق اور شوق کے لئے ایک بات سنا دیتا ہوں۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ بہاولپور تشریف لائے تھے اور دارالعلوم دیوبند سے بہاولپور میں ۹ یا ۱۱' علمائے کرام کا وفد یہاں آیا تھا۔ جب ایک مسلمان بچی قادیانی کے نکاح میں گئی تو اب تنسیخ نکاح کا مسئلہ تھا۔ رخصتی تو ہو نہیں سکتی تھی طلاق چاہئے تھی' کیس اور یہ بچی خان پور کے علاقے کی تھی۔ خان پور میں ہمارے ایک

بہت بڑے بزرگ رہتے تھے۔ان کا نام تھا میاں غلام محمدؒ' میں نے ان کے صاحبزادے دیکھے ہیں۔ میاں عبدالہادی دین پوریؒ ایک منزل یومیہ قرآن مجید کی تلاوت ان کا معمول تھا اور چالیس سال سے زیادہ وقت ان کا اس معمول کے ساتھ گزرا ہے۔ایک منزل ظہر تا عصر' ہماری جماعت ختم نبوت کے ایک بزرگ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ دین پور تشریف لے گئے۔ حضرت کا معمول یہ تھا کہ جب تلاوت کا آغاز کردیں تو مصافحہ نہیں کرتے تھے اور بات نہیں کرتے تھے اور یہ بہت بڑا مجاہدہ ہے سات پارے منزل دیکھ کے پڑھنا اور بات نہیں کرنی۔ تو مجلس کے بزرگ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ ان کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے تو مسجد میں قرآن کریم پڑھ رہے تھے۔جب انہیں معلوم ہوا کہ اس صف میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد علی جالندھریؒ آکے بیٹھ گئے ہیں تو اس طرح قرآن کریم میں کپڑا رکھ کر اس کو بند کردیا۔اور اس طرح دیکھ کر فرمانے لگے کہ اٹھنے سے تو میں معذور ہوں' اٹھانے والا کوئی نہیں۔ آپ مصافحہ کرسکتے ہیں آئیں میں آپ سے مصافحہ کرنا چاہتا ہوں۔ یہ جن کے ساتھ گزری یہ صاحب واقعہ ہیں' میں نے ان سے یہ خود واقعہ سنا۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ قرآن کریم کی تلاوت' رات کی تہجد' ذکر اور اللہ اللہ کرنا یہ اللہ کی رضا اور خوشنودی کا سبب ہے اور ان تمام اعمال سے بڑھ کر وہ جماعت جو حضور ﷺ کے ناموس کی عزت کی حفاظت کرتی ہے آپ ﷺ کے مقام ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی جماعت ہے وہ جماعت اور اس میں کام کرنے والا بندہ یہ اجر وثواب میں آگے ہوگا' تو تلاوت روک کر ان سے مصافحہ کیا اور جب مصافحہ ختم ہوگیا تو تلاوت شروع کردی۔ یہ تو تھے میاں عبدالہادیؒ۔ کیس جو ہوا تھا مرزائیوں کے خلاف وہ ہوا تھا میاں غلام محمدؒ کے زمانے میں۔ میاں غلام محمدؒ بھی اٹھ نہیں سکتے تھے۔ بڑھاپے کی وجہ سے گھٹنے کام نہیں کرتے تھے۔ انہیں اٹھا کے مسجد میں لاتے تھے' جب کیس کا آغاز ہوا تو میاں غلام محمدؒ فرمانے لگے کہ ایک تو علمائے کرام کیس کے دفاع کے لئے آرہے ہیں' کیس بھی حضور ﷺ کی ختم نبوت کے سلسلے میں ہے۔ مجھے اٹھا کے بہاولپور لے چلیں تو خان پور سے چارپائی پر اٹھائے گئے۔ اسٹیشن پر لائے گئے گاڑی میں سوار کرائے گئے۔ بہاولپور اسٹیشن پر اتار کے پھر چارپائی پر بٹھایا گیا اور کیس کی تاریخوں کے دنوں میں میاں غلام محمدؒ بہاولپور میں رہتے تھے۔ اور بہاولپور میں رات تو گزارتے شہر میں' جب عدالت کا وقت ہوتا تو فرماتے کہ چارپائی اٹھا کر مجھے لے چلیں۔ اندر سماعت ہوتی تھی' عدالت کے دروازہ کے باہر ان کی چارپائی رکھی ہوتی تھی۔ یہ اتنے بڑے بزرگ تھے اور وہ یہ اتنی محنت اس واسطے کرتے تھے کہ ختم نبوت کی حفاظت کرنے والی جو جماعت ہوگی

قیامت کے دن میرا نام بھی ان میں شامل ہو جائے اور میں بھی ان میں شمار کر لیا جاؤں۔ یہ تو ہمارے بزرگ تھے لیکن کتابی عالم نہیں تھے اور مسلمانوں میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے مشائخ پیدا کئے ہیں۔ ایک وہ جو علم میں بھی کمال ہے بزرگی میں بھی کمال ہے اور بعض ایسے بزرگ ہیں کہ بزرگی میں اتنا کمال ہے کہ اس سے اوپر بزرگی نہیں ہے لیکن کتابی علم نہیں ہے۔ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے مروجہ دینی کتابیں نہیں پڑھی تھیں اور ہمارے ہندوستان میں علمائے کرام کی صف میں شامل شاہ ولی اللہ کے صاحبزادوں شاہ عبدالعزیز' شاہ عبدالقادر' شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالغنیؒ کے بعد چوٹی کے عالم دین حضرت گنگوہیؒ اور حضرت نانوتویؒ حضرت حاجی صاحبؒ کے دست بیعت تھے۔ علم میں ان کا کوئی نظیر نہیں ہے لیکن دست بیعت حضرت حاجی صاحب کے ہیں۔ اگرچہ حاجی صاحب نے یہ مروجہ کتابیں نہیں پڑھیں پھر بھی اگر کوئی علمی سوال حاجی صاحب سے کر لیتا تو جواب تسلی بخش دیتے تھے کہ اس مسئلے کی انتہا کر دیتے۔ اللہ ان کی زبان سے حق کو جاری کر دیتا' ان کے دماغ میں بات ڈال دیتا تھا۔ حضرت گنگوہیؒ اور حضرت نانوتویؒ کے بعد ان کے پائے کے جو عالم دین گزرے ہیں وہ علامہ انور شاہ کشمیریؒ تھے۔

مولانا انور شاہ کشمیریؒ

اگر یوں کہہ دیا جائے کہ دارالعلوم دیوبند کا کتب خانہ' ہندوستان کے کتب خانے' مدینہ منورہ کا کتب خانہ' مکہ مکرمہ کا کتب خانہ' اور مصر اور ترکی اور لبنان کے کتب خانے' جس شخصیت کے دماغ میں محفوظ تھے وہ علامہ انور شاہ کشمیریؒ تھے۔ یہ میں مبالغے سے نہیں کہتا میرے شیخ ہیں حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحبؒ' ان سے ہم حدیث پڑھا کرتے تھے تو وہ اپنے شیخ کی باتیں بہت سناتے تھے اور شیخ' شیخ ہی بولتے تھے ہمیشہ میرے شیخ اور جب میرے شیخ کا لفظ زبان پر آتا تو ان کی آنکھوں سے آنسو آجاتے تھے۔ ہم نے دو سال میں کبھی شیخ بنوریؒ کو اس طرح نہیں دیکھا کہ انور شاہ کشمیریؒ کا نام لیں اور ان کی آنکھوں سے آنسو نہ نکلیں۔ فرماتے تھے کہ میرے شیخ نے مجھ سے کہا خود کہ فتح القدیر میں نے رمضان کے سترہ دنوں میں دیکھی ہے۔ تو ۷ا دن میں فتح القدیر کو پڑھا اور دیکھا اور اس پر اب قریب قریب ستر سال گزر گئے ہیں اور اگر مجھے فتح القدیر کا کوئی حوالہ دینا ہو کہ اس کی چار جلدوں میں کس جلد کے کس صفحے پر یہ الفاظ لکھے ہیں تو میں بتا سکتا ہوں۔ اور الحمد للہ یوں ہوگا کہ میں یوں کہہ دوں کہ یہ صفحہ ۵۰ ۴ پر ہے۔ تو اس کی ایک سطر پچاس پر ہو اور آدھی سطر صفحہ ۵۱ پر آجائے۔ اتنا تو ہو سکتا ہے ورنہ میرا حافظہ یہ ہے کہ جس صفحہ کا نام لے دوں وہ

عبارت اسی صفحے پر ہوتی ہے۔ اتنا بڑا فاضل۔ تو شاہ صاحب کا اپنا واقعہ ہماری کتابوں میں ہے کہ بہاولپور کے ایک بزرگ تھے مفتی محمد صادق ” بلا کے عالم دین تھے۔ حضرت تھانوی ” کو تو آپ لوگ جانتے ہی ہیں۔ حضرت تھانوی ” نے ایک کتاب میں مسائل لکھے ہیں پہلے حضرت نے ایک مسئلہ لکھا اس کے بعد یہ لکھا کہ یہ یوں نہیں ہے یہ اس طرح ہے یعنی کسی عمل کو انہوں نے لکھ دیا۔ سنت موکدہ ہے۔ تو بعد میں معلوم ہوا کہ غیر موکدہ ہے۔ تو مفتی محمد صادق صاحبؒ کے حوالے سے تین مسئلے انہوں نے کتاب میں تصیح کئے ہیں کہ بہاولپور کے اس عالم دین کے خط کے ذریعہ متنبہ کرنے سے میں اس مسئلے سے رجوع کرتا ہوں۔ وہ اتنے بڑے فاضل تھے انہوں نے چار ورقی خط لکھا حضرت کشمیریؒ کو کہ ہمارے ہاں قادیانیت کا فتنہ ہے بچی مسلمان ہے' شوہر قادیانی ہو گیا ہے۔ کیس عدالت میں ہے۔ اور آپ ہماری مدد کریں۔ یہ خط انور شاہ کشمیریؒ نے پڑھا تو حج کے لئے تیار تھے اب ایک بندے نے حج کا ارادہ کر رکھا ہے۔ سامان تیار ہے رفقا تیار ہیں' وفد تیار۔ خط پڑھنے کے بعد پانچ چھ منٹ خط کو دیکھا' خط بند کیا تو حاضرین سے کہنے لگے کہ آپ حج پہ جائیں میں تو حج پہ نہیں جا سکتا۔ رفقاء نے کہا کہ حضرت آپ کی رفاقت کے لئے تو ہم تیار ہوئے ہیں کہ آپ کے ساتھ ہمارا حج ہو جائے گا۔ ہم تو تیار ہی آپ کی خاطر ہوئے تھے۔ فرمانے لگے کہ بہاولپور کے ایک عالم دین کا خط آیا ہے۔ ایک مسلمان بچی کے تنسیخ نکاح کا مسئلہ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ قادیانیت کے ارتداد و کفر کا مسئلہ ہے اور ختم نبوت کے اعتقاد کا مسئلہ ہے۔ تو میں نے خط کھول کے یوں کھول کے یوں بند کرنے کے وقت' میں نے زندگی کے پچھلے اعمال پر سوچا کہ اگر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پوچھ لے کہ کونسا عمل لائے ہو پچھلی زندگی میں کوئی عمل رکھتے ہو پیش کرو؟ تو سوچنے کے بعد میرے دماغ میں کوئی ایسا عمل تازہ نہیں ہوا جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر سکوں حج چھوڑتا ہوں' میں اب واپس جاؤں گا اور بہاولپور کیس کے سلسلے میں سفر کر لوں گا تا کہ قیامت کے دن حضور ﷺ کے منصب ختم نبوت کے تحفظ کرنے والوں میں شامل کیا جاؤں اور سمجھا جاؤں اور اس عمل کے صدقے میں میری بخشش ہو جائے۔ اور اس کے ساتھ فرمانے لگے کہ دل میں یہ خیال بھی آیا کہ جا تو رہا ہوں حج کے لئے اور آگے سفر کروں گا مدینہ منورہ کا' تو اللہ تعالیٰ کی رضا بھی چاہئے۔ حضور ﷺ کی شفاعت بھی چاہئے' تو فرمانے لگے کہ قیامت کے دن اگر حضور ﷺ پوچھ لیں کہ ضرورت وہاں تھی آ یہاں گیا؟ ضرورت تو تیری بہاولپور میں تھی اور تو یہاں آگیا۔؟ تو میرے پاس اس کا بھی کوئی جواب نہیں ہوگا۔ میں حضور ﷺ کے مقام ختم نبوت اور منصب ختم نبوت کی حفاظت کے

لئے بہاولپور جاؤں گا۔ کیس ختم ہونے کے بعد واپسی پر حضرت کا ایک خطاب ہوا بہاولپور کی جامع مسجد الصادق میں‘ تو تقریر کے دوران حضرت فرمانے لگے کہ اگر ہم لوگ سارے مل کر عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کریں تو پوری امت میں خوش قسمت اور محنت کرنے والے بہت ہی خوش قسمت اور اگر ہم ایسا نہ کر پائے تو گلیوں اور سڑکوں میں گردش کرنے والا کتا ہم سے ہزار درجے بہتر ہوگا۔

میرے محترم دوستو! دین کی بنیاد اور دین کی اساس یہ عقیدہ ختم نبوت پہ کھڑی ہے۔ کیونکہ جو حق ہے جس سے اللہ کی رضا وابستہ ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا انبیاء علیہم السلام کے واسطے سے سمجھائی ہے آدم علیہ السلام پہلے پیغمبر تھے اس کے بعد پھر اور پیغمبر آئے اور آخر میں حضور ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ کے بعد سلسلہ نبوت ختم ہوا تو دین اسلام آخری دین‘ قرآن کریم آخری کتاب اور نبیوں اور رسولوں میں نبی علیہ السلام اب آخری نبی اور رسول ہیں۔ دین کی حفاظت‘ کتاب اللہ کی حفاظت‘ یہ ان تمام چیزوں کا لب لباب جو ہے وہ حضور ﷺ کی ذات اور آپ کے مقام ختم نبوت کا تحفظ ہے اور الحمد للہ امت مسلمہ چودہ سو سال سے یہ فریضہ ادا کرتی چلی آرہی ہے۔ ایسے ہی ہے بھائی؟۔

میرے محترم دوستو! یہ جو مجلس تحفظ ختم نبوت ہے یہ ہمارے بزرگوں نے قائم کی تھی اور ہمارے بزرگوں کے مکاشفات یہ تھے‘ مکاشفات کہتے ہیں جو اچھی بات حق کی بات اللہ تعالیٰ دل میں ڈال دیں‘ تو ہمارے اکابرین کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ منکشف کر دیا کہ اس فتنے نے طول پکڑنا ہے اور امت کو اس سے ابتلا ہوگا۔ جب کوئی چیز لمبی ہو جائے تو اس کا دفاع بھی لمبا ہوتا ہے‘ مقابلہ بھی لمبا ہوتا ہے۔ تو ہمارے بزرگوں نے ایک جماعت بنائی تھی اور اس کا نام مجلس تحفظ ختم نبوت رکھا تھا اور یہ جماعت اس کے مقاصد میں فتنہ قادیانیت کا تعاقب ہے۔ باقی دین کی باتیں کہیں وعظ ہے کہیں تبلیغ ہے کہیں اور فتنے ہیں۔ وہ نمبر وار اور ضمناً ہیں۔ اولیت مجلس کے رفقاء اور مجلس کے مبلغین قادیانیت کے تعاقب میں شب و روز اپنا وقت لگاتے ہیں۔ پھر اس مسئلے کی اہمیت کی بنیاد پر جو ہمارے ضلعی اجلاس ہوتے ہیں یا ڈویژنل اجلاس ہوں یا صوبائی سطح کے ہوں یا پاکستان سطح کے اجلاس ہوں اس میں تمام علمائے کرام کو دعوت دیتے ہیں تاکہ شرکاء بھی ہر حلقے سے آئیں اور بولنے والے بھی ہر حلقے سے آئیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کی تمام تر سوچ رہی کہ لفظ اچھا ہی بولو۔ تمام تر کشیدگیوں کے باوجود مجلس اپنے دل و دماغ کو صاف رکھ کر اپنی ذمہ داری سمجھ کر پورے پاکستان میں بیرون پاکستان دنیا کے کسی خطے میں کوئی ایک مسلمان قادیانیت کے زد میں ہو یا قادیانی اس کے لئے وجہ

پریشانی ہوں تو اس کی نصرت اس کی مدد اس سے تعاون جو مجلس کی استطاعت میں ہے مجلس اس کو جالاتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے کوئی بستی' کوئی شہر' کوئی ملک ایسا نہیں چھوڑا جہاں مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعلق رکھنے والے افراد عطانہ کردیئے ہوں۔ اب برطانیہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت ہے' امریکہ میں ہے' بیلجیم میں ہے' جاپان میں ہے' اردو میں بھی لٹریچر چھاپتے ہیں انگریزی میں بھی چھاپتے ہیں۔ جس طرح یہاں کوشش کرتے ہیں کہ تمام حلقے کے اکابرین شرکت کریں اور اجتماعیت باقی رہے۔ برطانیہ میں جو کانفرنس کرتے ہیں کبھی بنگلہ دیش سے ایک بزرگ کو بلاتے ہیں' کبھی ہندوستان سے بلاتے ہیں' کبھی جرمن کے ایک خطیب کو بلاتے ہیں' کبھی بیلجیم سے بلاتے ہیں۔ چار ساتھی امریکہ سے بھی اس میں شرکت کے لئے آئیں' تو الحمد للہ مجلس تحفظ ختم نبوت کا جتنا کام ہمارے بس میں ہے کر رہے ہیں۔ (ورنہ خواہش یہ ہے کہ سانس لینے سے پہلے قادیانیت کا خاتمہ کردیں) لیکن اللہ تعالیٰ نے اس عالم میں ابتلاء رکھا ہے جب ابتلا ہو رہا ہو تو ہمارے اعمال میں بھی ترقی ہو رہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاد کا راستہ کھول رکھا ہے۔ کوئی حق کی محنت کرتا ہے اور کفر کی بیخ کنی کے لئے وقت نکالتا ہے۔

حکومت اور قادیانیت

ہماری اس تاریخ کا ایک بہت ہی دردناک پہلو ہے اور وہ اتنا دردناک ہے کہ اس پر کچھ بولتے ہوئے بھی شرم آتی ہے اور ندامت محسوس ہوتی ہے اور بندہ انتہائی شرمندگی محسوس کرتا ہے۔ اسلامی تاریخ میں کبھی ایسا ہوا نہیں' کسی خطے میں کسی زمانے میں ایسا نہیں ہوا کہ حکمران کفر کا ساتھ دیں اور مرتدین کا ساتھ دیں کیوں بھائی صحیح ہے؟ کوئی خطہ ایسا ماضی میں آپ کو نہیں ملے گا کوئی مسلمان حکمران آپ کو ایسا نہیں ملے گا کہ اسلام کو چھوڑ دے' قرآن کی تحریف سے صرف نظر کرے۔ حضور ﷺ کی ذات سے نظریں پھیر لے اور آپ ﷺ کے مقام تقدیس اور تعظیم اس سے نظریں پھیر لے اور وہ دین کے مخالفین کو تحفظ دے' اس سے دوستیاں رکھے' اس سے تعلقات رکھے اور مرتدین کو مسلمانوں پر ترجیح دے اور ان کے کفر کی تبلیغ ہوتی رہے اور وہ چشم پوشی کرے اسلام کو بگاڑے اجاڑے' کفر کو پھیلائے جائے اور وہ اسلام کے بگاڑنے کو برداشت کرے اور کفر کے پھیلنے کو نہ صرف برداشت کرے بلکہ اس کو پیسے دیں۔ اس کو روپیہ دیں اس کو فنڈز دیں' لیکن یہ سب کچھ ہمارے ملک میں ہوا۔ ایوب خان کے زمانے میں ایوب خان کا زمانہ تھوڑا سا پچھلے زمانے سے بدلا ہوا آیا' تو ایوب خان کی اسمبلی میں اعتراف کیا گیا کہ ۱۹۵۸ء میں ایوب خاں آئے تھے اور

کتنے سال رہے۔ ۱۹۶۲ء تک دس سال رہا تو ۱۹۵۲ء سے ۱۹۶۲ء تک جو بجٹ تبلیغ اسلام کے لئے‘ جو وزارت مذہبی امور کے لئے جو فنڈ زر کھا جاتا تھا اس کا اکثر حصہ قادیانیت کی تبلیغ کے لئے دے دیا جاتا اور مذہبی تبلیغ کے لئے جو زر مبادلہ دیا جاتا وہ تمام تر زر مبادلہ کی صورت میں فنڈ بھی پاکستان کا‘ بجٹ بھی پاکستان کا۔ اندرون ملک بھی مرزائی استعمال کریں بیرون ملک بھی اسے مرزائی استعمال کریں۔ یہ یہاں ہوتا رہا اگر ایسا نہ ہوتا تو قادیانی یا قادیانیت اتنا نہ پھیلتی۔

میرے محترم دوستو! قادیانی ۱۹۷۴ء میں کافر قرار دیئے گئے اور اس سے پہلے جیلوں میں مسلمان‘ حوالات میں مسلمان۔ نظر بند بھی مسلمان ہوئے‘ مسلمانوں کی ضلع بندیاں‘ مسلمانوں کی زبان بندیاں‘ علمائے کرام کی گرفتاریاں اس زبان بندی اور گرفتاری کے معنی یہ تھے کہ قادیانیت پھیلے اور قادیانیت کے پھیلنے کو روکنے والی زبان کو بند کر دیا جائے یہ بہت افسوسناک حصہ ہے۔

میرے محترم دوستو! ستمبر ۱۹۷۴ء میں قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔ اس سے پہلے جولائی میں چوالیس عالم اسلام کے چوالیس نمائندے سعودی عرب میں جمع ہوئے تھے‘ رابطہ عالم اسلامی کی دعوت پر چوالیس ممالک کے نمائندوں نے قرارداد رکھی کہ تمام اسلامی ملک قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیں۔ یہ اپیل کی اور تمام اسلامی حکومتیں قادیانیوں کا بائیکاٹ کریں جب یہ قرارداد پڑھی گئی تو تین نمائندے حکومت پاکستان کے اجلاس سے اٹھ کر باہر آگئے اور وہ تینوں قادیانی تھے‘ یا قادیانی نواز۔ وہ تینوں جو پاکستان سے اسلام کے نمائندے پوری دنیا کے مسلمانوں کے مذہبی معاملات پر غور و فکر کے لئے اجلاس سعودی عربیہ میں ہوا سعودیہ کے خرچ پر ہوا اور سعودیہ نے رابطہ عالم اسلامی بنائی۔ اس میں جو نمائندے حکومت پاکستان نے بھیجے‘ تین قادیانی تھے یا قادیانی نواز اور تینوں اٹھ کر باہر آگئے۔ اور میرے محترم دوستو! اس سے چند سال پہلے بیت اللہ شریف کو غسل دیا گیا وہ ہر سال ہوتا ہے اور پاکستان کی نمائندگی ظفر اللہ قادیانی نے کی‘ جو بدترین قادیانی تھا اتنی بڑی اسلامی حکومت جب نامزدگی کا وقت آیا تو اتنے بڑے اسلامی ملک کی نمائندگی بیت اللہ شریف کا جب غلاف بدلنا ہے اور اس کو آب زم زم سے گلاب عرق سے اور عطروں سے اور خوشبودار پانی سے اس کو دھونا ہے‘ تو اس میں اس طرح پائپ لے کے اس کو دھونے والا جو اس ملک سے گیا وہ ختم نبوت کا منکر تھا‘ مرزا غلام احمد قادیانی کا ماننے والا تھا نامزدگی اس کی کی گئی اور اس کو وہاں کھڑا کیا گیا اور اس قدر طرفداری کے باوجود قادیانی غیر مسلم ہوئے۔ قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔ قادیانیوں کی

اذانیں یہاں بند ہوئیں ان کی عبادت گاہوں کے نام بدلے بہت کچھ ہوا اور اب تھوڑا دیکھا باقی ہے تھوڑا سا۔ انشاء اللہ ایک وقت آئے گا یہ بھی ہو گا حق رہتا ہے باطل ختم ہوتا ہے حق جب آئے گا خواہ پہلے بیت اللہ شریف میں بت آجائیں صحیح ہے نہ جی؟ اس میں بھی تین سو ساٹھ بت آگئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مہلت رکھی ہے لیکن اللہ تعالیٰ حق کو ایک دفعہ غالب کر کے رہتے ہیں۔ انشاء اللہ ایک وقت آئے گا کہ قادیانی فتنہ سرے سے نیست و نابود ہو گا۔

آج سے سو سال پہلے جو محنت تھی قادیانیت کے خلاف اس کا ایک تسلسل ہے اور یہ کانفرنس اس تسلسل کا حصہ ہے۔ سو سال پہلے کے جو اس محاذ پہ کام کرنے والے تھے انشاء اللہ اس دور میں جو محنت کرنے والے ہیں اللہ رب العزت اجر و ثواب میں انہیں زیادہ رکھیں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا حضرات صحابہ کرامؓ سے کہ بھائی تم پورے دین پر عمل کرو گے اللہ راضی ہوں گے' اور میرے (آنحضرت ﷺ) کے بعد ایک وقت ایسا آئے گا کہ دین پر چلنا ایسے ہو گا جیسے آگ کے دھکتے ہوئے انگارے اور جلتے ہوئے کوئلے کو ہاتھ پہ رکھنا اور اس وقت اگر کوئی آدمی بیس فیصد دین پر عمل کر لے اللہ اس کو بخش دیں گے۔ اور اس پہ راضی ہوں گے' حالات بہت بدل گئے فتنہ اور فساد آیا جو کچھ ہمارے ملک میں ہو رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے اور دین دار لوگوں کا تمسخر ہے ان کا مذاق ہے' لیکن مجھے اور آپ کو ملال نہیں ہونا چاہئے اور اگر اس استہزاء پر اللہ راضی ہو جائیں اور کیا چاہئے اتنی سی بات پر کہ دنیا میں تجھ سے مذاق کرتے تھے لوگ اور تو دین کے لئے پاگل ہوا پھرتا تھا اس پہ اللہ خوش ہو جائیں تو مجھے اور آپ کو کیا چاہئے؟۔ آپ دوستوں کا تھوڑا سا وقت نکال کر آنا تکلیف اٹھانا اور آپ کا اپنے اپنے علاقوں میں ختم نبوت کے سلسلے میں سوچ کرنا فکر کرنا تھوڑا سا خیال کرنا یہ مجھے اور آپ کو مرنے کے بعد پتہ چلے گا کہ یہ دفاعی سوچ و فکر اور ذرا سی محنت یہ اس قدر قیمتی تھی اور اللہ کو کتنی پسند آگئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری محنت کو قبول فرمائیں۔ اب میں انہیں جملوں پہ بس کرتا ہوں۔ تھوڑا سا وقت لیا ہے۔

وآخر دعونا ان الحمدللہ رب العالمین

خطاب! حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا!

حضور آئے تو سر آفرینش پاگئی دنیا
اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آگئی دنیا
بجھے چہروں سے رنگ اترا تے چہروں پہ نور آیا
حضور آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا
غریبوں اور فقیروں کو پناہیں مل گئیں آخر
حضور آئے تو ذروں کو نگاہیں مل گئیں آخر

سامعین گرامی' مہمانان محترم' حضرات علماء کرام! آپ حضرات مبارک باد کے مستحق ہیں کہ اللہ پاک نے آپ کو اس پر فتن دور میں ناموس رسالت ﷺ کی حفاظت کے لئے خصوصاً مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے یہاں آنے کی توفیق عطا فرمائی اور اللہ جل شانہ سے قوی امید ہے کہ انشاء اللہ ہمارا آپ کا ہم سب کا اس مسئلہ کے لئے مل جل کر بیٹھنا یہ ہماری نجات کا ذریعہ بنے گا۔ گذشتہ سے پیوستہ سال حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری مدظلہ جو حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ کے صاحبزادے ہیں یہاں ختم نبوت کانفرنس کے سلسلہ میں انڈیا سے تشریف لائے تھے اور پھر ہم نے ان کے پروگرام رکھے۔ سرگودھا بھی تشریف لے گئے وہاں ان کے ساتھ چند لمحات مل بیٹھنے کے لئے میسر آئے۔ حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ کی باتیں چل پڑیں جیسے ہمارے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری مدظلہ نے تفصیل سے ارشاد فرمایا کہ انور شاہ کشمیریؒ دیوبند سے مرزائیت کا ایک کیس لڑنے کے لئے بہاولپور آیا کرتے تھے اور غالباً دس یا بارہ سال مسلسل وہ اس کیس کو نپٹانے کے لئے دیوبند سے تشریف لایا کرتے تھے اور مسلسل آتے رہے' تو انظر شاہ کشمیری نے فرمایا کہ اباجی وفات کے بعد حضرت مولانا اصغر حسین صاحب جو ادب کے دیوبند میں استاد تھے ان کو خواب میں ملے تو مولانا اصغر حسین صاحب نے پوچھا شاہ جیؒ اللہ نے آپ کے

ساتھ کیا معاملہ کیا تو شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ بھائی عمر تو ساری قال ابو حنیفہ' قال شافعی' قال احمد بن حنبل' اس میں گزاری۔ محدث تھے حدیث پڑھاتے تھے علماء جانتے ہیں محدث جانتے ہیں جب بخاری پڑھائی جاتی ہے' جب مسلم پڑھائی جاتی ہے' تو یہ بحثیں چلتی ہیں اس حدیث سے امام صاحب کے کیا استدلال ہیں اس حدیث سے امام اعظم ابو حنیفہؒ کے کیا استدلال ہیں' اس حدیث سے امام شافعیؒ کے کیا استدلال ہیں' یہ بحثیں چلتی ہیں۔ حدیث کے طلبا جانتے ہیں بخاری اور مسلم پڑھنے والے' جنہوں نے پڑھ لی ان کو یقیناً پتہ ہوگا اور پھر شاہ صاحب کا استدلال وہ اپنی جگہ ایک مستقل عنوان ہے۔ فرمانے لگے زندگی تو ساری قال ابو حنیفہ اور قال شافعی پہ گزاری لیکن کہنے لگے اصغر حسین اللہ پاک نے میری نجات صرف اس وجہ سے کی جو میں ختم نبوت کا کیس لڑنے کے لئے بہاولپور جایا کرتا تھا۔

تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت ﷺ

آپ تھوڑا سا غور فرمائیں کہ ختم نبوت اور ناموس رسالت یہ دونوں ایک ہی چیز کے نام ہیں یعنی جس طرح ایک آدمی علی الاعلان محمد رسول اللہ ﷺ کے خلاف زبان درازی کرتا ہے اور وہ توہین رسالت کا ارتکاب کرتا ہے ــــ رب کائنات کی قسم صدیق اکبرؓ سے لے کر حضرت انور شاہ کشمیریؒ تک علماء کرام نے ختم نبوت کی مخالفت کو توہین رسالت کے مترادف ہی سمجھا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جس طرح راجپال اپنی جگہ پہ گستاخ رسول تھا اور اس کو زندہ رہنے کا حق نہیں تھا صدیق اکبرؓ سے لے کر انور شاہ کشمیریؒ تک' ہر کلمہ گو مسلمان نے ختم نبوت کے خلاف ہر اٹھنے والی آواز کو توہین رسالت کے مترادف سمجھا اور ان کے ساتھ یوں ہی معاملہ کیا جیسے معاملہ ایک توہین رسالت کے مرتکب کے ساتھ کیا جاتا ہے لیکن ہندوستان میں یہ چال چلی گئی' مسلمانوں کے سامنے ختم نبوت کے مسئلہ کو ایسے پیش کیا گیا کہ ہم نے ناموس رسالت اور ختم نبوت ان دو چیزوں کو ایک علیحدہ علیحدہ مسئلہ سمجھ لیا حالانکہ ختم نبوت کی مخالفت بھی اتنی ہی توہین ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی (نعوذ باللہ) جس قدر راجپال نے توہین کی تھی ختم نبوت کا منکر بھی اتنی توہین کرتا ہے۔

حضرات گرامی! ہمارے سرگودھا میں طلبا ہمارے مفتاح العلوم سے یہ خدمت کے لئے تشریف لائے تو دو منٹ پہلے میں انہیں یہ عرض کر رہا تھا کہ حضرات طلبا کرام ختم نبوت کا مسئلہ سیدنا صدیق اکبرؓ کے نزدیک اس قدر اہم تھا کہ انہوں نے جب خلافت کا منصب سنبھالا تو اس وقت دو فتنے بڑے زور و شور

سے تھے ایک فتنہ منکرین زکواۃ کا اور ایک وہ قافلہ یا وہ فوج جو حضور ﷺ نے اپنی زندگی ہی میں عراق کے لئے روانہ کی تھی اور حضرت زیدؓ کے صاحبزادے ان کے کمانڈر تھے۔ اس وقت حضور ﷺ کی طبیعت تھوڑی سی ناساز ہوئی اور آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے وہ فوج آپ ﷺ کی رحلت کا سن کر واپس آگئی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس قافلے کو بھی بھیجا اور منکرین زکواۃ کا بھی مقابلہ کیا اور اسی اثناء میں مسیلمہ کذاب نے جو جھوٹی نبوت کا مدعی تھا سر اٹھایا اب آپ اندازہ لگائیں کہ صدیق اکبرؓ کے دور میں جب خالد بن ولیدؓ کی ڈیوٹی لگی اور صحابہؓ کو آمادہ کیا گیا کہ مسیلمہ کذاب کے مقابلے میں آپ نے یمامہ کی طرف کوچ کرنا ہے تو لوگوں کو اکٹھا کیا اور ایک جماعت مقرر کردی' تو عمر فاروقؓ ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں۔ اے صدیق اکبرؓ اتنی جلدی نہ کریں ایک قافلہ تو عراق کی طرف جارہا ہے اور ایک قافلہ منکرین زکواۃ کے ساتھ برسرپیکار ہے تو ابھی اس کا رزلٹ اور نتائج دیکھ لیں اور کچھ دنوں کے بعد پھر مسیلمہ کذاب کا مقابلہ کرلیں گے تو سیدنا عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ سارے لوگوں کو آپ بھیج دیں گے تو مدینہ میں کوئی آدمی نہ رہے گا' مدینے میں صرف عورتیں رہیں گی اور عورتوں کا پھر کیا بنے گا۔ تو خدا کی قسم صدیق اکبرؓ کے یہ الفاظ تھے کہ اے عمرؓ یاد رکھ اگر مدینہ کی عورتوں کو کتے کھا جائیں تو یہ صدیق اکبرؓ برداشت کر سکتا ہے لیکن حضور ﷺ کی ختم نبوت کے باغی کو ایک سیکنڈ کے لئے برداشت نہیں کر سکتا۔ (نعرے)

چنانچہ آپ علماء سے پوچھیں حضور ﷺ نے اپنی تیرہ سالہ مدنی زندگی میں چھیاسی سے لے کر سو تک جنگیں لڑیں' کسی نے کہا سو جنگیں لڑیں' کسی نے کہا چھیاسی' کسی نے کہا اسی' بہر حال اسی جنگیں یقیناً ہیں اور کچھ جنگیں جن کو غزوہ کہتے ہیں ان میں حضور ﷺ نے خود شرکت کی اور کچھ جنگیں جن کو سریہ کہتے ہیں خود شرکت نہیں کی' اس میں حضور ﷺ نے اپنے فوجیوں کو اور کمانڈروں کو بھیجا آدمیوں کی ڈیوٹی لگائی یہ چھوٹی اور بڑی تیرہ سالہ مدنی زندگی میں اسی جنگیں بنتی ہیں اب آپ بتائیں ان اسی جنگوں میں جو جنگ بدر' جنگ حنین' جنگ موتہ' جنگ احزاب' جنگ احد' یہ جتنی جنگوں میں حضور ﷺ خود شریک ہوئے یا بعد میں صحابہؓ کو بھیجا اور انہوں نے لڑیں ان ساری جنگوں میں مورخین لکھتے ہیں کہ دو سو انسٹھ یعنی ایک کم ساٹھ مسلمان شہید ہوئے تیرہ سالہ مدنی دور میں اور کافروں کے تعداد جو مردار ہوئی ہے تقریباً ان کی تعداد چھ سو سے نو سو تک بتائی جاتی ہے اب سیدنا صدیق اکبرؓ نے ایک جنگ یمامہ لڑی یہ مسیلمہ کذاب کے خلاف اس میں کم از کم روایت جو آتی ہے کتابوں میں بارہ سو صحابہؓ شہید ہوئے ہیں' بائیس سو بھی کسی نے لکھے ہیں وہ

روایت آپ کے سامنے عرض کر رہا ہوں کہ اس سے کم کسی نے نہیں لکھا۔ کم از کم اس ایک جنگ میں خدا کی قسم بارہ سو صحابہؓ شہید ہوئے ہیں۔ جن میں سات سو قاری قرآن شہید ہوئے ہیں۔ جو ایک جھوٹے نبی کے خلاف لڑی گئی اور بیس بدری صحابہؓ شہید ہوئے اور مورخین نے لکھا جب سیدنا ابوبکر صدیقؓ بدری صحابہؓ کو اس جنگ یمامہ میں روانہ کرنے کے لیے منتخب کیا تو عمر فاروقؓ نے کہا اے بھائی خلیفۃ الرسول یہ مستجاب الدعوات لوگ ہیں ان کی دعائیں اللہ پاک قبول کرتا ہے ان سب کو نہ بھیجو۔ فرمانے لگے ختم نبوت کا مسئلہ اس قدر اہم ہے کہ اس کے لئے کسی صحابیؓ کو بھی باقی نہ رہنا چاہیئے۔ سب کو بھیجا اور بیس بدری صحابہؓ اس جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اب آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ یہ کتنا بڑا اہمیت والا مسئلہ ہے۔

میرے دوستو! آج مسلمان پوری دنیا میں ایک ارب چودہ کروڑ کی تعداد میں موجود ہیں۔ ۵۳ اسلامی ممالک ہیں اور اب ہماری غیرت کا کیا حال ہے؟ میں نے آپ کے سامنے یہ عرض کیا کہ :

”ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیر ما بانفسہم“

فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ کسی قوم کی حالت کو اس وقت تک نہیں تبدیل کرتے جب تک وہ اپنی حالت کو خود تبدیل نہیں کرے گی۔ میرے دوست ایک ارب چودہ کروڑ مسلمانوں کی آبادی ۵۳ اسلامی ممالک اور آپ اندازہ لگائیں ہماری غفلت ہماری 'لاپرواہی 'اور ہمارے حکمرانوں کی کم ظرفی کا 'ہمارے نہیں پورے ورلڈ کے حکمرانوں کی کم ظرفی 'پورے ورلڈ کے مسلم بادشاہ نواز شریف سمیت تک کی بدقسمتی اور کم حمیتی کہ ترپین اسلامی ممالک ایک ارب چودہ کروڑ مسلمانوں کی تعداد اور امریکہ کی سپریم کورٹ میں چودہ بڑے قانون دانوں کے مجسمے بنے ہوئے ہیں ان قانون دانوں میں چار مجسمے انبیاء کے ہیں اور سب سے بڑا مجسمہ پیتل کا ہے اس وقت بھی امریکہ کی سپریم کورٹ میں محمد رسول اللہ ﷺ کا بنا ہوا ہے۔ ایک ارب چودہ کروڑ مسلمان ہیں شاہ فہد ہے یہ نواز شریف ہے 'اور مسلمانوں کی کئی حکومتیں ہیں ان کو میں کیا کہوں میں کچھ کہہ نہیں سکتا کہ ہر کلمہ گو مسلمان کو یہ سزا لازم آتی ہے کہ جب تین سو تیرہ تھے تو حضور ﷺ کی توہین کا کوئی آدمی نام نہیں لیتا تھا اور اب تم ایک ارب چودہ کروڑ ہو اور آپ ﷺ کی توہین ہو رہی ہے۔ حضور ﷺ کا مجسمہ اور پھر حضور ﷺ کے مجسمے کے ایک ہاتھ میں اس خبیث امریکہ نے قرآن دیا اور ایک ہاتھ میں تلوار۔ یوں یہ تاثر دیا کہ مسلمانوں کے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ نے اسلام کو تلوار کے زور سے پھیلایا۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی توہین کا ارتکاب ہو سکتا ہے۔ نواز شریف خاموش نہیں ہے؟ شاہ فہد خاموش نہیں ہے؟ یہ بار

بار اخباروں میں آچکا ہے لندن کے اخبارات میں چھپا' انگلش رسائل میں چھپا اور پھر ظلم کی بات یہ ہے کہ پورے ورلڈ کے اندر جتنی مذہبی جماعتیں ہیں وہ بھی خاموشی کا شکار ہیں بھائی کیا ہو رہا ہے۔

میں گزارش کروں گا کہ کیسا داؤ ہمارے ساتھ کھیلا گیا ہے ہمیں کس طریقے سے بزدل بنادیا گیا ہے ہمارے اندر سے کس طرح ناموس مصطفی ﷺ کے لئے جو رخ پیدا کیا گیا اس کے اندر کتنی سازش کی گئی ہے۔ آپ کے اس پاکستان میں دو سال کے اندر چھ کیس بنے محمد رسول اللہ ﷺ کی توہین کے' آپ کے لاہور میں جو زندہ دل لوگوں کا شہر ہے لاہور اگلے سے اگلے سال رمضان شریف میں مبشر احمد ایک شیطان نے الحمرا ہال میں آٹھ ہزار لاہوریوں کی موجودگی میں کہا کہ محمد رسول اللہ ﷺ رقص دیکھا کرتے تھے (معاذاللہ) یہ اخبارات میں آیا۔ موٹی سرخیوں سے چھپا۔ لاہوریوں نے پڑھا میں نے پڑھا سب نے پڑھا اور پھر جب مسلمانوں نے احتجاج کیا تو اس کو ایسا چھپا کر کہیں باہر بھیج دیا کہ آج تک پتہ نہیں کہ مبشر احمد کہاں ہے۔ یہ آپ کے لاہور میں ہوا اور صرف اسی پہ اکتفا نہیں کیا حضور ﷺ کے متعلق بلکہ کہا کہ آدم علیہ السلام بھی جنت میں رقص کرتے ہوئے نکلے (معاذاللہ) اب ایسے ملکوں کی کشتی چل جائے گی کیا خیال ہے نواز شریف کشتی کو پار لگا دے گا جس ملک میں محمد رسول اللہ ﷺ کی توہین کا یہ عالم ہو کہ اگر ایک سپریم کورٹ کا چیف جسٹس سجاد علی شاہ اس کی عدالت کی توہین ہو تو پورے پاکستان کے اندر سیاسی لوگ کیا' وکلاء کیا' علماء کیا' سب شور ڈال دیں کہ جناب عالی توہین عدالت ہو گئی توہین عدالت ہو گئی اور یہی سجاد جو حضور ﷺ کی امت کا نہیں بلکہ حضور ﷺ کا اپنے آپ کو نواسہ کہتا تھا یہ اس قدر تاریخی بے حمیت نکلا کہ اس نے اپنی سپریم کورٹ کا جب چیف جسٹس تھا۔ دو عیسائی جنہوں نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا تھا ان کو وی آئی پی بنا کر جرمنی بھیج دیا اور سارے چپ رہے کوئی آدمی نہیں بولا پاکستان کے کسی سیاسی لیڈر نے آواز نہیں اٹھائی کسی وکیل نے وکیل جو ہر تیسرے دن اٹھ کھڑے ہوتے ہیں تیسرے دن کوئی نہ کوئی ایشو بنا لیتے ہیں آج تک ان وکلاء کو خدا نے یہ توفیق نہیں بخشی کہ کبھی یہ بھی محمد رسول اللہ ﷺ کی ناموس کے لئے میدان میں آئیں اور کوئی جلوس نکالیں سنا ہے کبھی کہ وکلاء نے آج ناموس رسالت ﷺ کے لئے جلوس نکالا ہے؟ ان لاہوریوں کے اڑھائی ہزار وکلاء میں عاصمہ جہانگیر بیٹھ کر اکثر اوقات خدا کی قسم توہین رسالت کا ارتکاب کرتی رہتی ہے اور یہ خاموش بیٹھے رہتے ہیں' پھر تم کیسے توقع رکھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس ملک پہ نازل ہوگی۔ بجلی سستی ہوگی گندم سستی ہو جائے گی محمد رسول اللہ ﷺ کی ناموس کے ساتھ تمہارا یہ لگاؤ ہو اور

پھر اللہ سے رحمت کے امیدوار رہیں ہم' سیالکوٹ کے اندر گذشتہ سے گذشتہ سال اخبارات میں آیا چھپا ایک کمپنی کو آرڈر دیا گیا فٹبال بنانے کا' وہاں کھیلوں کا سامان زیادہ بنتا ہے اور اس فٹبال کے اوپر کلمہ لکھا ہوا تھا اور وہ پیروں کی ٹھوکریں کھا رہا تھا اور ہمارے حکمران ٹس سے مس نہیں ہوئے۔

میرے محترم دوستو! اصل وجہ یہی ہے قادیانی کچھ بھی نہیں ہیں میں خدا کی قسم اٹھا کے کہتا ہوں گورنمنٹ پیچھے ہٹ جائے اور پھر دیکھے قادیانی کیسے چل سکتا ہے یہ نہیں چل سکتا لیکن یہ جو قادیانی نواز ہیں ہمارے 75% بے حمیت حکمران جو اپنی کرسی کے لئے لڑتے ہیں جو اپنی سیاست کے لئے لڑتے ہیں لیکن ناموس مصطفیٰ ﷺ کے لئے نہ ہماری فوج کے کمانڈر انچیف کو' ہماری سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو اور نہ ہی ہماری عدالتوں کے کسی ہائی کورٹ کے جج کو اتنا خیال آتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ ہمارے بھی نبی ہیں کبھی خیال نہیں آتا۔ میں آج بھی خدا کی قسم اٹھا کے کہتا ہوں کہ اگر مسلمان اس کے دل میں اس قدر بھی جذبہ آجائے حضور ﷺ کی ختم نبوت کا جس قدر کلمہ گو مسلمان کے دل میں اپنے گھربار 'کاروبار چلانے کا جذبہ ہوتا ہے تو میں کہتا ہوں قادیانی ایک بھی نہ رہے ایک محلے میں ایک ورکر ہوتا ہے مخلص فداکار جو قادیانیت کے خلاف لٹریچر تقسیم کرتا ہے اور محلہ پورے کا پورا جس قادیانی کے خلاف وہ ورکر بات کرتا ہے باقی مسلمانوں کا پورا محلہ قادیانیوں کے ڈاکٹروں سے علاج کراتا ہے۔

قادیانیوں سے بائیکاٹ

جب انہیں کچھ کہا جاتا ہے کہ بھائی یہ تو قادیانی ہے او جی طوفانی صاحب قادیانی تو ہے پر یہ سو روپیہ لیتا ہے' باقی ڈاکٹر تین سو روپیہ لیتے ہیں کیا کریں۔ تین سو روپے کے لئے وہ محمد رسول اللہ ﷺ کے خلاف' جناب عالی اپنی دولت کو خرچ کر کے قادیانیوں کا معاون بنتا ہے' جو آدمی قادیانیوں کے ساتھ راہ و رسم رکھتا ہے جو کلمہ گو مسلمان نماز پڑھتا ہے روزہ رکھتا ہے حج کرتا ہے زکوٰۃ دیتا ہے قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور جب آپ اس کے گھر کے اندر جو اس نے گدھی رکھی ہوئی ہے تم اس کے ساتھ چھیڑو گے اس کو مارو گے اس کو بلانے کی کوشش کرو گے تو وہ نمازی کھڑا ہو جائے گا بھائی میں نے گدھی رکھی ہوئی ہے تیرا اس نے کیا نقصان کیا ہے تو اس کے ساتھ کیوں زیادتی کرتا ہے۔ ۱۹۵۶ء میں پولووال ایک جگہ ہمارے سرگودھا میں ہے میں وہاں پڑھا کرتا تھا میاں جی ایم کا باپ میاں محمد حیات بہت بڑا نوے مربعے کا مالک ہے دو مربع اس کا باغ تھا ایک مراثی کا لڑکا ایک کینو توڑ لایا میں جب اس کے ڈیرے پر گیا تو میں نے دیکھا کہ اس بیچارے دس سال

کے بچے کا منہ کالا کیا ہوا ہے اور اس کے گلے میں جوتوں کا ہار ڈال کر کہتا ہے اس کو گدھے پر بٹھاؤ اور اس کو شہر میں پھیراؤ اور کہو کہ جو آدمی میاں صاحب کے باغ سے کینو توڑے گا اس کی یہ حالت ہو گی۔ میں نے کہا میاں صاحب دو آنے کا کینو نہیں ہے اور یہ انسان ہے اور اس انسانیت کے دو آنے کے کینو کے پیچھے اس قدر توہین کا ارتکاب کر رہے ہو کہ تم اس کو دو آنے کے کینو کے لئے بازار میں پھیرا رہے ہو۔ وہ ہم طالب علموں کو درویش کہتے تھے۔ اس نے مجھے کہا درویش جا تمہیں نہیں پتہ اگر میں آج اس کو اس طرح نہ پھیراؤں کل میرا باغ تو لوگ اجاڑ کے رکھ دیں گے۔ ایک کینو کے لئے مسلمان اتنی ہمت کرتا ہے اور آپ بھی یہاں باہر دوکانیں لگی ہوئی ہیں کسی دوکاندار کی کوئی چیز اٹھا کے دیکھیں حرکت کرتا ہے یا نہیں کرتا کوئی چیز اٹھا کے دیکھیں کوئی کتاب اٹھا کے دیکھیں چائے کا کپ اٹھا کے دیکھیں کوئی چیز اٹھا کے دیکھیں پھر کس طرح وہ حرکت کرتا ہے اپنی ہر چیز کے لئے کلمہ گو مسلمان حرکت کرتا ہے اور جو آدمی اس چیز کو نقصان پہنچائے اس کو اپنا نہیں سمجھتا۔ آپ بتائیں میں رب کائنات کی قسم اٹھا کے کہتا ہوں کہ جس قدر قادیانی کلمہ گو مسلمان کے ایمان پہ ڈاکہ ڈال کر جس قدر قصان پہنچا رہا ہے اس قدر نقصان دنیا کا کوئی آدمی نہیں پہنچا سکتا۔ اور ہم قادیانیوں کے ساتھ کھاتے ہیں پیتے ہیں اٹھتے ہیں بیٹھتے ہیں میرا عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ حضرات جب اتنے دور سے تشریف لے آتے ہیں اور جب آپ واپس جائیں تو کم از کم آپ کے ذہنوں میں یہ بات ہونی چاہئے کہ واپس جا کر اگر روزانہ دس آدمی 'میں خانہ خدا میں کھڑا ہوں' میں برمنگھم میں ایک مسجد زکریا کے اندر بیٹھا ہوا تھا وہاں چھٹیوں کے ڈے تھے ثمر ڈے تھے تو جماعت تبلیغی والوں نے بہت سارے لڑکے وہاں کام کر رہے ہیں الحمد للہ جماعت تبلیغی کا ایک بہت اچھا کام ہے لیکن میں ختم نبوت کے حوالے سے ایک بات کرتا ہوں بیس نوجوان ایک یونیورسٹی کے 'سجاد طاہر وغیرہ وغیرہ' مسلمان بستر ے اٹھائے ہوئے مسجد زکریا میں جہاں میں بھی ٹھہرا ہوا تھا وہ بھی آگئے ان کا جو معاون تھا ہلپر وہ تھا ڈاکٹر سلطان 'وہ میرے واقف تھے مجھے کہنے لگے طوفانی صاحب ذرا آپ ان کو مسئلہ ختم نبوت سمجھائیں۔ میں نے کہا یہ آکسفورڈ یونیورسٹی کے لڑکے ہیں ان کو یہ پتہ نہیں ہو گا؟ کہنے لگا آپ کریں ان سے بات 'جب میں نے ان سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے ختم نبوت کیا ہے 'ہم تو صرف مسلمان ہیں۔ ہمیں پتہ ہے کہ نماز کیا ہے 'روزہ کیا ہے 'تلاوت کیا ہے' ختم نبوت کا ہمیں نہیں پتہ کہ ختم نبوت تم کسے کہتے ہو۔ اور آج بھی میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ الا ماشاء اللہ جہاں جماعت کے مبلغ پہنچتے ہیں کوئی کانوں میں بات پڑ جاتی ہے۔ ورنہ آپ سب میرے

ساتھ چلیں کالج کے سامنے کھڑے ہو جائیں جب چھٹی ہو تو ان نوجوان سٹوڈنٹس سے پوچھیں کہ ختم نبوت کسے کہتے ہیں اور قادیانی کسے کہتے ہیں وہ کہتا ہے مجھے نہیں پتہ۔ ایڈنبرا میں ایک یونیورسٹی ہے وہاں ڈاکٹر سپیشلسٹ بنتے ہیں وہاں ایک پروفیسر قربان صاحب ہیں تبلیغی جماعت کا کام کرتے ہیں میرا وہاں درس تھا قرآن پاک کا۔ میں نے وہاں رات کو درس دیا تو وہ راجہ قربان شاہ صاحب آگئے کہنے لگے طوفانی صاحب ایڈنبرا یونیورسٹی میں ۲۰۰ مسلمان ڈاکٹر پڑھتے ہیں ۱۵ قادیانی ڈاکٹر ہیں۔ ۱۵ قادیانی ڈاکٹروں نے ۲۰۰ مسلم سٹوڈنٹس پر ایک اعتراض کیا اور ہم تو فضائل کی تعلیم دیتے ہیں ہم تو اعمال کی تعلیم دیتے ہیں ہمیں نہیں پتہ کہ جناب عالی ان کے سوال کا جواب کیا ہے آپ ہمارے ساتھ چلیں میں نے کہا کسی کتاب کی ضرورت ہے ساتھ لے لیں کدھر سے؟ لندن دفتر سے منگوالیں' کہنے لگے نہیں ان کا سوال صرف اس قدر ہے کہ قادیانی کہتے ہیں دیکھو جی پوری دنیا کے مولوی ہمارے پیچھے پڑے ہوئے ہیں ہمیں کافر کہتے ہیں ہمیں بے ایمان کہتے ہیں تو آپ بتاؤ اگر ہم کافر ہیں اگر ہم بے ایمان ہیں تو اللہ پاک نے قرآن پاک میں ہمارے شہر کا نام کیوں لیا" واوینھما الی ربوۃ" ایک بات اور بھی سنیں وہ یہ بات بھی کرتے ہیں' مجھے تو پتہ ہے نہ کہ سرگودھا کے جو شیطان کے بچے ہیں انہیں جانتا ہوں ہر قادیانی خواہ قادیانیوں کا ایس پی' ڈی ایس پی' مجسٹریٹ' سپاہی' ڈاکٹر' سٹوڈنٹ' زمیندار' مزدور' کوئی کارخانے دار' رب کائنات کی قسم یہ جہاں کہیں بھی جاتا ہے محمد رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں مرزا غلام احمد قادیانی کو پیش کرتا ہے۔ جہاں بھی جاتا ہے امریکہ میں جائے' پہلے کہے گا تم بھی مسلمان ہم بھی مسلمان' تم بھی پانچ نمازیں پڑھتے ہو ہم بھی پانچ نمازیں پڑھتے ہیں' تم اس قرآن کو مانتے ہو ہم بھی اس قرآن کو مانتے ہیں' جناب عالی تم بھی روزے رکھتے ہو' ہم بھی روزے رکھتے ہیں' دو چار مہینے یہ کہے گا اور ٹھیک جب وہ ان کے ساتھ چل پڑے گا تین مہینے کے بعد مرزے گامے کو سامنے کھڑا کردیں گے کہ یہ ہے اصل بات۔ مجھے ایک دوست کا امریکہ سے خط آیا وہ کہنے لگا کہ ایک انگریز ٹیکسی ڈرائیور میرا دوست ہے' اس نے مجھے خط لکھا کہ قادیانیوں کا جو نبی تھا اس کا کیا نام تھا۔ اس کے چاروں خلیفوں کا کیا نام ہے۔ دس سوال اس نے کیے تو میں نے کہا کہ اتنے سوال کرنے کی آپ کو کیا ضرورت پڑی کہنے لگے یہاں قادیانی پہلے اسلام کی دعوت دیتے ہیں میں بھی اسلام کی دعوت سن کر ان کے قریب ہو گیا جب چھ مہینے گزر گئے تو میرے سامنے مرزے گامے کو کھڑا کردیا۔ اب میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کیا ہے' یہ ہر قادیانی کرتا ہے' اس کانے کے مقابلے میں ہمارا ایس پی او جی چھوڑ بادشاہ ہو جہاں کہیں کوئی لگا ہے لگار ہنے دو'

ہمارا ڈی ایس پی' ہمارا مجسٹریٹ' ہمارا ڈاکٹر' ہمارا پروفیسر' ہمارا پرنسپل کہتا ہے او چھوڑو یہ فتنہ فساد' انہوں نے اس ملک میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں پھیلا رکھا ہے۔ پھر انہیں نکال دیں اور جب محمد رسول اللہ ﷺ کے امتیوں کو مرتد بنائیں گے پھر پروفیسروں کو کچھ بھی نہیں آئے گا' ہیڈ ماسٹر کو کچھ بھی نہیں آئے گا' چپ کر کے بیٹھ جائے گا کہا جی ان کا حق ہے میں کہتا ہوں تیرے باپ لگتے ہیں ان کا حق ہے اور جب ہم دفاع کریں گے اور پھر کہیں گے چھوڑو جی انہوں نے اس ملک میں نہیں رہنا' ایس پی بھی کہے گا ڈی سی بھی یہی کہے گا' حتیٰ کہ پولیس مین بھی کہے گا چھوڑو جی طوفانی صاحب جہاں کوئی اگا ہے اگا رہنے دو یہ کوئی بات ہے۔ دیکھو ہنسنے کی بات نہیں ہے خدا کی قسم سوچنے کی بات ہے' دیکھو محمد ﷺ کا ایک حق ہے حضور پاک ﷺ کا ایک حق ہے ہم پر' اللہ نے ہر کلمہ گو سے مطالبہ کیا ہے کہ "ان اللہ یامرکم بالعدل" کہ اللہ تم سب کو عدل کا حکم کرتے ہیں اور عدل کسے کہتے ہیں کہ کسی حق دار کا حق اس تک پہنچا دینا اس کا نام عدل ہے اگر اس کا حق ادا نہیں کرے گا تو یہ ظلم ہے حضور ﷺ کا حق بنتا ہے ہر کلمہ گو مسلمان پر کہ وہ اپنی بیٹی کی عزت کے لئے لڑتا ہے' اپنی ساس کی عزت کے لئے لڑتا ہے' اپنی ماں کی عزت کے لئے لڑتا ہے' اپنی بہو کی عزت کے لئے لڑتا ہے کیا محمد رسول اللہ ﷺ کا کوئی حق نہیں ہم پر؟ ہم یہ تو نہیں کہتے کہ لڑو تم انہیں مارو' کم از کم تم ان کے ساتھ بائیکاٹ تو کر سکتے ہو؟ کیا مسلمان ان کے ساتھ بائیکاٹ نہیں کر سکتے' قادیانی صرف دو وجوہ سے زندہ ہیں۔ ۷۵٪ بے حمیت مسلمان جو ان کے ساتھ کھاتا ہے اور قادیانی کہتا ہے کہ ایک مجلس والے کیا ہیں یہ شور ڈالتے ہیں باقی لوگ تو ہمارے ساتھ سیٹ ہیں۔ اس مسجد والے بھی سیٹ ہیں اس مسجد والے بھی سیٹ ہیں اور ادھر والے بھی سیٹ ہیں' یہ کیا ہیں ہر وقت شور ڈالتے رہتے ہیں ان سے ہمارا کیا بگڑتا ہے یہ قادیانی خدا کی قسم ہر جگہ کہتے ہیں اگر مسلمان بائیکاٹ کرے اور قادیانیوں کو واقعتاً محمد رسول اللہ ﷺ کا باغی اور گستاخ سمجھے تاریخ انسانیت میں' لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مرزے جیسا سور کا بچہ نہ پیدا ہوا ہے نہ پیدا ہوگا۔ کہتا ہے کہ خدا کی قسم خدا نے مجھے کہا کہ آجا' اور پھر (معاذ اللہ) میں نقل نہیں کر سکتا۔ اسلامی قربانی قادیانی کی کتاب میں حوالہ دیکھا جا سکتا ہے۔ کافروں مرتدوں کی فہرست لو اور اس کنجر کو کہو کوئی ایک آدمی کا نام بتلاؤ ایک فرعون کا ہامان کا نمرود کا خدا کے متعلق جس نے یہ تہمت لگائی ہو کہ اللہ نے میرے ساتھ "قوت رجولیت" کا اظہار فرمایا' یہ تھوڑی توہین ہے۔ پھر وہ کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ میں ہوں۔ اب بھی تجھے اس پر غیرت نہیں آئے گی۔ تو اپنی ماں کے لئے غیرت کرتا ہے تو اپنی بے نظیر کے لئے غیرت کرتا

ہے مسلم لیگی تو نواز شریف کے لئے غیرت کرتا ہے' سپاہی ایس پی کے لئے غیرت کرتا ہے' مجسٹریٹ ڈی ایس پی کے لئے غیرت کرتا ہے' ہائیکورٹ کے ادنیٰ جج اور یہ سول جج یہ اپنے سپریم کورٹ کے ججوں کے نام کی غیرت کرتے ہیں' کیا ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ کے نام کی غیرت نہیں آنی چاہیے؟ مرزا کہتا ہے محمد رسول اللہ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا۔ (لعنت) بس لعنت کہہ دیا آگے گھر میں جاکر کوئی کام نہ کیا' کہتا ہے اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) مرزا نام محمد ہے جو ٹٹی میں مرا ہے خبیث۔ اب آپ بتائیں کسی آدمی کو کوئی کہے کہ میں تیرا باپ ہوں اور اس کا باپ زندہ ہو تو کیا وہ برداشت کرے گا بھائی بولو نہ برداشت کرے گا۔ کسی کو تو کہو کسی مجسٹریٹ کو کہو کسی تھانیدار کو کہو' کسی ایس پی کو کہو کہ میں تیرا باپ ہوں پھر میں دیکھتا ہوں وہ کس طرح جناب عالی اخلاق کا مظاہرہ کرتا ہے حالانکہ بات صحیح ہو علماء کی موجودگی میں کہتا ہوں دوسرے باپ کے ہونے کا امکان موجود ہے نہ اس کو ایس پی مانے گا' نہ اس کو ڈی ایس پی مانے گا' نہ اس کو محدث مانے گا' نہ اس کو مفسر مانے گا' نہ اس کو سٹوڈنٹ مانے گا' نہ اس کو پروفیسر مانے گا' اور رب کائنات کی قسم دوسرے محمد ﷺ کے ہونے کا امکان (نعوذباللہ) یہ سوچا بھی نہیں جاسکتا۔ اور وہ کہتا ہے میں محمد ہوں اور جو وہ کہتا ہے یہی قادیانیوں کا عقیدہ ہے ہر قادیانی کا یہ عقیدہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے مراد مرزا دوبارہ محمد رسول اللہ کی شکل میں آیا ہے۔ ایک قادیانی آپ کو یا مجھے یا کسی کو کہے کہ میں تیرے باپ کی شکل میں آیا ہوں ہم مان لیں گے' اسے سنیں گے اس کی بات آج دروازہ کھٹکھٹاتا ہے کون بھائی کہتا ہے میں تیرے باپ کی شکل میں آگیا مان لیں گے؟۔ ہر قادیانی کا یہ عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی محمد رسول اللہ کی شکل میں دوبارہ آیا ہے' اور پھر ہم ان کے ساتھ راہ و رسم رکھیں' ہم نے اللہ کی قسم چھ چھ گز لمبے اشتہار چھاپے کہ کلمہ گو مسلمانو چلو اس قدر تو کرو کہ جس تمہارے محلے میں قادیانی رہتا ہے اس محلے میں ڈش انٹینا اس نے لگایا ہوا ہے اب وہ گھروں میں دعوت دیتا ہے اب نوجوان ہمارا لویسے ہی آج کل قسمت کا مارا ہوا ہے' اب وہ چلا جاتا ہے ڈش انٹینا پر' ایک بوتل آجاتی ہے پیپسی کی' اور جناب عالی وہ مسلمان پی کے رکھتا ہے تو ایک لڑکی آجاتی ہے بوتل اٹھانے کے لئے' اب وہ اس کو اشارہ کرتی ہے بھائی جان اور کوئی چیز چاہیئے لے آؤں۔ اب وہ مسلمان باہر نکلتا ہے کہتا ہے طوفانی صاحب تو بڑا ہی بھوا سی ہے ان کے بڑے اچھے اخلاق ہیں "مست اکھیاں کتھے جا لڑیاں" اس سے زیادہ اگر ہم یہ ثابت نہ کرسکیں تو جو سزا کسی پاگل کتے کی وہ میری۔ قادیانی ایسا کرتے ہیں اندر بلایا' تاریخی بے غیرت ہیں' تاریخی۔ اندر بلاتے ہیں نوجوان جاتا ہے ڈش انٹینا پر مرزا طاہر آتا

ہے بٹن بدلا تو لتا منگیشتر ان کی ماسی آتی ہے ان کی نانی نور جہاں آتی ہے' اور اس کے بعد جناب عالی بوتل آتی ہے پھر بوتل اٹھانے کے لئے لڑکی آتی ہے' اور پھر وہ نوجوان ہمارا چھوڑو جی اخلاق بہت اچھے ہیں یہ ہمارا نوجوان کہتا ہے' کیا حضور علیہ کا یہی حق ہے ہم پر۔

تمہارا حق جو حضور علیہ پر ہے وہ حضور علیہ نے کس طرح ادا کیا ایک واقعہ بیان کر کے ختم کرتا ہوں اور پھر آپ خود سوچیں کہ کیا ایسے مصطفیٰ علیہ کے ساتھ بھی ہمیں بے وفائی کرنی چاہیئے۔ ایک صحابیؓ نے پوچھا غالباً حضرت طلحہؓ تھے وہ کہنے لگے یارسول اللہ علیہ قیامت کا پہلا دن پچاس ہزار سال کا ہوگا" کان مقدارہ خمسین الف سنہ" مولانا اشرف علی تھانویؒ نے نشر الطیب میں لکھا ہے۔ ہم بزرگوں کی کتابیں نہیں پڑھتے مصیبت تو یہ ہے ڈائجسٹ پڑھتے ہیں اور گند بلا پڑھا اور اپنے اکابر کو نہ پڑھا اور جو لوگ اکابر کو چھوڑ دیتے ہیں وہ راہ راست پر نہیں چل سکتے' یہ ایک اصول ہے حضور علیہ سے ایک صحابیؓ نے پوچھا کہ یارسول اللہ علیہ وہ قیامت کا جو پہلا دن ہے پچاس ہزار سال کا دن ہے اگر ہمارے دل میں آجائے کہ ہم آپ علیہ کو وہاں ملیں تو کہاں مل سکتے ہیں حضور علیہ نے فرمایا ارے طلحہؓ یا جو صحابیؓ تھا میں تجھے کیا بتاؤں میں اس دن کسی ایک جگہ پر ہوں گا کہ میں تجھے کہہ دوں کہ آکے مجھے مل جا محمد رسول اللہ علیہ نے فرمایا: میرے صحابی کبھی تو میں دوڑتے ہوئے پل صراط پر پہنچوں گا کہ کہیں میری امت گر تو نہیں رہی اگر وہ گر رہی ہوگی تو میں خالق کائنات کے سامنے ہاتھ کھڑے کردوں گا یااللہ ان کو پار کردے اور فرمایا پھر وہیں کھڑے کھڑے اور یہ اللہ کا قرآن کہتا ہے اللہ کے قرآن نے اشارہ کیا علماء کا مجمع ہے طلبا کا مجمع ہے دلیل دے کے جاؤں گا فرمایا وہاں کھڑے کھڑے مجھے خیال آئے گا کہ وہ اعمال نامے تل رہے ہیں تو پھر میں دوڑ کر وزن اعمال کی جگہ پہنچوں گا' وہاں جاکے دیکھوں گا کہ ان کے اعمال کم تو نہیں ہیں تو وہاں اللہ کے دربار میں عرض کروں گا کہ یااللہ ان کی نیکیوں کو برابر کر کے ان کو جنت میں دخل فرمادے۔ خدا کی قسم اور فرمایا پھر مجھے خیال آئے گا کہ آج تو سوا نیزے پر سورج ہے زمین تانبے کی طرح تپ رہی ہے اور میری امت پیاسی ہوگی تو میں دوڑتے ہوئے حوض کوثر پر جاؤں گا اور اپنے ہاتھوں سے ان کو پانی پلاؤں گا۔ اور خدا کی قسم حدیث میں آتا ہے "لاتظمعو بعدہ ابدا" جس نے ایک دفعہ میرے ہاتھ سے پانی پی لیا پھر اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی یہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا' کیا حضور علیہ نے حق ادا نہیں کیا؟ اس سے بڑھ کر کے آپ اور کیا چاہتے ہیں؟ کہ آپ کے لئے کبھی پل صراط پر دوڑ رہے ہیں' آپ کے لئے کبھی اعمال نامہ کے اس ترازو کی طرف دوڑ رہے ہے

ہیں اور فرمایا بھی مجھے خیال آئے گا کہ میں جا کے حوض کوثر پر پانی پلاؤں کہ پیاس سے نہ مر جائیں۔

حضور ﷺ کی رحمت

میرے دوستو! اسی کو اللہ پاک نے فرمایا" لقد جائکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ماعنتم "لوگو بڑی بات ہے آج تمہارے پاس اللہ کے رسول محمد ﷺ "من انفسکم "تمہیں میں سے آگئے فرمایا" عزیز علیہ ماعنتم" تمہاری تھوڑی سی تکلیف بھی پیغمبر ﷺ کے دل پر ناگوار گزرتی ہے' یہ اللہ فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول تمہیں ایسا دیا کہ تکلیف تمہیں پہنچتی ہے اور دل پیغمبر ﷺ کا بے قرار ہوتا ہے۔ ماں کا نہ ہوگا باپ کا نہ ہوگا محمد ﷺ کا دل بے قرار ہوگا۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ جو میری اور آپ کی ماں ہیں۔ حضور ﷺ کی سب بیویاں ہماری کیا ہیں (سب لوگوں نے کہا مائیں) حضور ﷺ کی سب بیویاں ہماری مائیں ہیں' اور اللہ نے فرمایا ایمان بھی وہ لے جائے گا جو محمد ﷺ کی گھر والیوں کو اپنی مائیں سمجھے گا۔ جو مائیں نہیں سمجھے گا وہ ایمان نہیں لے جا سکتا۔ جو نبی کی بیویوں کو ماں نہ سمجھے گا' ماؤں کے شکوے حلالی نہیں کرتے' ماؤں کے شکوے حرامی ہی کرتے ہیں' حلالی ماں کا شکوہ نہیں کرتا۔ عائشہ ؓ کا شکوہ حلالی نہیں کرے گا حفصہ ؓ کا شکوہ حلالی نہیں کرے گا' حفصہ ؓ اور عائشہ ؓ کا شکوہ حرامی کریں گے۔ عائشہ ؓ فرماتی ہیں حضور ﷺ کا آخری وقت ہے اور آپ ﷺ کے ہونٹ مبارک ہل رہے ہیں تو میرے دل میں خیال آیا شاید محمد رسول اللہ ﷺ مسواک مانگ رہے ہیں تو میں نے اپنے کان حضور ﷺ کے لب مبارک کے قریب کیے کہ حضور ﷺ کیا کہہ رہے ہیں اونچی آواز نہیں نکلتی تھی تو میرے کانوں میں جو حضور ﷺ کے آخری الفاظ پڑے اور آپ ﷺ اس کے بعد دنیا سے رخصت ہو گئے وہ یہ تھے کہ "اللھم الغفرلی امتی" یا اللہ میری امت کو معاف فرما۔ خدا کی قسم مسلم میں' ابو داؤد میں' نسائی میں اور جناب عالی حدیث کی کتابوں میں یہ باب الشفا اس میں ایک حدیث آتی ہے۔ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں" لکل نبی دعوۃ مستجابہ" اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو ایک دعا دی جب تم کو ضرورت پڑے مجھ سے مانگ لو۔ میں ضرور قبول کروں گا۔ اور فرمایا" ولی دعوۃ مستجابہ" اللہ نے مجھے بھی ایک دعا دی کہ اے محمد ﷺ آپ کو بھی دیتا ہوں کہ جب چاہیں آپ مانگ لیں میرا وعدہ ہے کہ ایک دعا میں سب نبیوں کی ضرور قبول فرماؤں گا حضور ﷺ فرماتے ہیں" وقد دعا کل نبی" ہر نبی نے مانگ لی' نوح علیہ السلام نے مانگ لی' موسیٰ علیہ السلام نے مانگ لی' عیسیٰ علیہ السلام نے مانگ لی' سب نے مانگ لی' صحابہ ؓ نے پوچھا آپ نے یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں

نے نہیں مانگی' فرمایا آپ ﷺ کب مانگیں گے۔ فرمایا وہ دعا میں نے اپنی امت کی شفاعت کے لئے قیامت کے دن کی خاطر رکھی ہوئی ہے۔ یہ حدیث میں آتا ہے' اس سے بڑھ کر کے ہم حضور ﷺ سے اور کیا شفقت چاہتے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر کے اور کوئی شفیق بن بھی سکتا ہے کوئی اور شفیق آ بھی سکتا ہے ؟۔ پیغمبر ﷺ نے اپنا حق ادا کیا دین ہم تک پہنچایا قرآن ہم تک پہنچایا حرام حلال کے مسائل ہم تک پہنچائے اپنی شفقت کا جو بھی آپ ﷺ سے ہو سکتا تھا وہ شفقت اختیار کر کے سب کچھ ہم کو دیا اب ہم کیا اس قدر بھی نہیں کر سکتے کہ ہمارے محلے میں ایک مرزائی نوجوانوں کو گھر میں ڈش انٹینا پر دعوت دے کر کے بلاتا ہے اور ہم خود نہ کریں تو ہم نے ہماری جماعت کے دفاتر ہر جگہ موجود ہیں جو بیس گھنٹے کی سروس ہے اطلاع کرو گے ایک گھنٹہ کے اندر اندر آ کر اس مسلمان کو سمجھائیں گے اور قادیانیوں کو پھانہ بھی ٹھوکیں گے۔ لیکن آپ لوگ نہیں کرتے اطلاع نہیں دیتے ایمان سے بہت بڑا اشتہار چھاپا ہے کہ ناموس رسالت کے پروانے کہاں ہیں توحید کے متوالے کہاں ہیں لمبے لمبے اشتہار اور آخر میں یہ اپیل کی جاتی ہے کہ خدا کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر میں صرف اس قدر اطلاع تو دو' لیکن کہتے کب ہیں جب ایک آدمی مرتد ہو جاتا ہے کہتے ہیں جی طوفانی صاحب کیا ہو گیا او جی فلاں آدمی تو قادیانی ہو گیا پہلے کیوں نہیں بتلایا تم نے جب اس کے گھر میں جاتا تھا جب اس پر اخلاق کی چھری چل رہی تھی جب اس کا آنا جانا تھا' اس وقت کیوں نہیں اطلاع کرتے۔ میں آج بھی اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ یہ جو آپ حضرات آتے ہیں سالانہ جلسہ میں آپ اگر واپس جا کر کے اس ارادے سے کہ ہم جب جائیں گے اگلے سال کانفرنس تک کم از کم چلو دو سو نہیں' سو نہیں' پچاس نہیں کم از کم ہر کلمہ گو مسلمان جو کانفرنس میں آتا ہے وہ اس عہد سے واپس جائے کہ پورے سال میں کم از کم تیس کلمہ گو مسلمانوں کی ذہن سازی محمد ﷺ کی ناموس کے لئے کروں گا۔ میں دیکھتا ہوں پھر قادیانی کیسے چلتا ہے یہاں سے جانے کے بعد مسئلہ صاف ہو جاتا ہے گھروں میں بیٹھ جاتے ہیں کام نہیں کرتے۔ یہ احساس نہیں ہوتا کہ ہمارے محلے میں قادیانی رہ رہا ہے ہمارے محلے میں ڈش انٹینا چل رہا ہے قادیانیوں کے گھروں میں نوجوان طبقہ آتا جاتا ہے' حرام ہو کہ کوئی قادیانیت کا مسئلہ مسلمانوں کو سمجھائیں' اب آپ بتائیں قادیانی کہتا ہے کہ قرآن میں ربوہ کا نام آتا ہے' قرآن میں' آپ کے پاس کیا جواب ہے۔ دو سو مسلم اسٹوڈنٹس اور پندرہ ربوہ کے قادیانی اور انہوں نے دو سو کو آگے لگا دیا او جی قرآن میں ربوہ کا نام آتا ہے۔ ہاں یار ٹھیک ہے ربوہ تو آتا ہے میں چلا گیا ہاں بھائی کیا بات ہے کہا نہیں جی نہیں' میں نے کہا کیا نہیں ؟ بات کرو قرآن میں کیا آتا ہے'

کہا جی قرآن میں ہم سمجھنے کے لئے کہتے ہیں قرآن میں ربوہ آتا ہے' میں نے کہا کہ تمہارا ابا خنزیر بھی قرآن میں آتا ہے' شیطان بھی قرآن میں آتا ہے' ابلیس بھی قرآن میں آتا ہے' فرعون بھی قرآن میں آتا ہے' ہامان بھی قرآن میں آتا ہے' قارون بھی قرآن میں آتا ہے' یہ تمہارے ابے بن گئے سارے ؟۔ جو قرآن میں آجائے مقدس ہو جاتا ہے' خنزیر نہیں آتا قرآن میں' وہ مقدس ہو جائے' اب کھاؤ گائے سمجھ کے اس کو پھر اس کے پیشاب کو بطور تبرک پیا کرو' خنزیر کا ذکر بھی قرآن میں آگیا یہ کہاں لکھا ہے جس کا تذکرہ قرآن میں آجائے وہ مقدس ہو جاتا ہے' ربوہ کے معنی اونچی جگہ۔ ۱۹۴۸ء میں یہ جگہ انگریز کی سازش سے اس وقت کے ظالم حکمران سر ظفر اللہ قادیانی وزیر خارجہ کو دے کے چلے گئے' سوا روپیہ کینال یہ جگہ دی ساری سوا روپیہ مرزائیوں کو دے کے نام ربوہ رکھ دیا۔ اب جناب عالی باہر کہتے پھرتے ہیں کہ دیکھو جی ربوہ کا نام قرآن میں آتا ہے'' واوینھما الی ربوہ'' اب مسلمان کہتا ہے واقعی یار ربوہ قرآن میں آتا ہے' اب یہ نہیں پتہ کہ قرآن میں تو اور بھی بڑی چیزیں آتی ہیں کیا یہ قرآن میں لکھا ہے کہ جس چیز کا ذکر قرآن میں آجائے وہ مقدس ہو جاتی ہے اور وہ قابل احترام ہو جاتی ہے' یہ کہاں لکھا ہے ؟ اصل بات یہ ہے کہ ربوہ کا معنی اونچی جگہ' مراد وہ جگہ ہے جہاں ملک شام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے ان کو اور ان کی والدہ کو اونچی جگہ پناہ دی گئی۔ یہ ملک شام کی جگہ مراد ہے یہ قادیانیوں کا ربوہ تو اس کے ہزار سال بعد انگریز کی مہربانی سے پاکستان میں بنا۔ جس جگہ کا قرآن تذکرہ کرتا ہے وہ اور ہے قرآن کے نزول کے وقت یا عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت تو پاکستان کے ربوہ کا نام بھی نہ تھا۔ غرض قادیانی دجل سے قرآن مجید میں تحریف کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

گزارش کرتا ہوں

تاریخ انسانیت میں میرا ہر جگہ ایک دعویٰ ہے کہ تاریخ انسانیت میں آدم علیہ السلام سے آپ چلیں محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی تک' آپ ایک انسان کوئی ماں بیٹی کے متعلق باپ اولاد کے متعلق دوست دوست کے متعلق بہن کے دل میں بھائی کے متعلق بھائی کے دل میں بہن کے متعلق بیوی کے دل میں خاوند کے متعلق' پیر کے دل میں مرید کے متعلق مرید کے دل میں پیر کے متعلق' اس قدر شفقت ہو اس قدر ہمدردی ہو جس قدر میرے اور آپ کے آقا محمد رسول اللہ ﷺ کے قلب مبارک میں اپنی امت کے لئے ہمدردی ہے۔ آپ ثابت نہیں کر سکتے انعام دوں گا۔ اس کے باوجود ہم خاموش رہیں اور

قادیانی جھوٹے مرزا کا نام لیں اور اس کی تبلیغ کریں اور لوگوں کو گھروں میں بلائیں اور جناب عالی مسلمان اس کے ساتھ میل جول رکھیں اور اس کو وہ فخر سمجھیں کہ میرا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا' اس لئے کہ مسلمان اب سرگودھا میں آکر کے دیکھیں خدا کی قسم سب سے زیادہ سالانہ کم از کم پانچ سے لے کر دس بوریوں تک میں لٹریچر تقسیم کرتا ہوں۔ نوجوان طبقہ دکانوں میں پہنچاتا ہے' گھروں میں پہنچاتا ہے لیکن اس کے باوجود ان کے ڈاکٹروں کے پاس مسلمانوں کا ہجوم لگا ہوا ہے قادیانیوں کے سکول کھلے ہوئے ہیں ان میں مسلمانوں کا ہجوم ہے قادیانیوں کی مرزائین عورتیں جو ٹیچر لگی ہوئی ہیں وہ تبلیغ کر رہی ہیں ان کے ٹیچر کر رہے ہیں ہمارا ٹیچر بھی چپ ہے۔ ہمارا ہیڈ ماسٹر بھی چپ ہے' اللہ ہمارے ایمانوں کو مضبوط فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں غیرت ملی نصیب فرمائیں مسلمانو تم جاگ جاؤ گے تو قادیانی بھاگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں جاگنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین

خطاب! صاحبزادہ طارق محمود صاحب

حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب عالمی مجلس کی مرکزی شوریٰ کے رکن اور قابل صد احترام رہنما ہیں۔ اس دفعہ شوریٰ نے اپنے اجلاس میں ان کو کانفرنس صدیق آباد کی استقبالیہ کا ناظم مقرر کیا۔ آپ نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے دن رات ایک کر دیئے۔ پہلے دن ظہر کے بعد مرکزی مجلس منتظمہ کا صدیق آباد میں حضرت امیر مرکزیہ کی زیر صدارت اجلاس تھا۔ ادھر ظہر کے بعد کانفرنس کا اجلاس شروع ہونا تھا۔ تو حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب خود صدارت کریں اور اجلاس شروع کرائیں۔ مولانا محمد اسماعیل نے ان کی صدارت کا اعلان کیا وہ سٹیج پر تشریف لائے تو ذیل کے چند ارشادات فرمائے۔ (ادارہ)

حضرات گرامی! یہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سالانہ عظیم الشان کانفرنس ہے میرے والد صاحب مرحوم کو بھی صدارت پیش کی جاتی تھی۔ آج مجھے بھی صدارت پیش کی گئی ہے۔ میں اپنے لئے اسے اعزاز سمجھتا ہوں' لیکن مجھے یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ کہاں بیٹھنے میں زیادہ سعادت ہے یہ کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے ہمارے سندھ کے ایک مہمان یہاں آئے تھے کانفرنس میں۔ وہ یہاں ختم نبوت کانفرنس میں شریک ہوئے تھے رات کو جب سوئے تو اس خوش نصیب انسان کو خواب کے اندر جناب رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی یہ خواب میں نے کانفرنسوں میں دو چار دفعہ بیان کیا تھا۔ وہ ہمارے ساتھی کہتے ہیں کہ خواب کے اندر

کیا دیکھتا ہوں کہ امام الانبیاء محمد ﷺ صحابہ کرامؓ کی جماعت کے ہمراہ چناب سے پنڈال کی طرف تشریف لارہے ہیں یہ کہتے ہیں میں نے مصافحہ کیا آگے بڑھ کے پوچھا کہ آقا آپ ﷺ کا کہاں کا پروگرام ہے' فرمایا یہاں کفر گڑھ (ربوہ) کے اندر ہماری ختم نبوت کانفرنس ہورہی ہے ہم اس میں شرکت کے لئے آرہے ہیں۔ آپ جو حضرات کانفرنس کے اندر شریک ہوئے ہیں میں اپنے ایمان کی بنیاد پر یہ بات کہہ رہا ہوں اور حلفاً یہ بات کہہ رہا ہوں کہ آپ خود نہیں آئے بلکہ آپ لائے گئے ہیں۔ آپ کو لانے والا میرا خدا ہے یا میرا مصطفیٰ ہے۔

اس کانفرنس کے اندر شریک ہونا ہم سب کے لئے باعث سعادت ہے اور مجھے یہ زیب نہیں دیتا کہ کرسی پر بیٹھوں یہ اکابرین کے لئے ہے' بزرگوں کے لئے ہے' اور ہمارے بزرگوں کی روایات یہ رہی ہیں مجھے جو میں یہاں حاضر ہوتا ہوں تو میرے سامنے ایک تاریخ ہے یہ ربوہ کے اندر یہاں یہ ہمارا جمع ہونا' ہمارا مل بیٹھنا' اس کفر گڑھ کے اندر' کبھی اس ربوہ کے اندر کسی مسلمان کے داخل ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا' آج اللہ کا فضل ہے کہ بخاریؒ کے قافلے کو اللہ نے اتنی طاقت عطا فرمائی کہ آج اس کفر گڑھ کے اندر ختم نبوت کا پرچم لہرا رہا ہے' اور یہ پرچم جب سے سربلند ہوا ہے مرزا طاہر یہاں سے بھاگ کر برطانیہ میں جابیٹھا ہے' یہاں پہ شریک ہونا یہ ہماری سعادت ہے مجھے اگر صدارت کی پیشکش کی گئی ہے تو میں کرسی کی بجائے نیچے بیٹھ کر صدارت کرنے کے اندر اپنے لئے سعادت سمجھتا ہوں (یہ کہہ کر نیچے بیٹھ گئے) اور جلسے کی صدارت فرمائی۔

خطاب! حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدالمرسلین محمد وآلہ

واصحابہ اجمعین ۔ امابعد!

جناب صدر محترم' قابل صد احترام علمائے کرام' محترم بزرگو' بھائیو' دوستو' عزیزو! سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں حاضری کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ شرکاء میں نام شامل ہوجائے اور شاید یہی عمل اللہ پاک قبول فرمالیں' آمین۔ علماء کی بڑی لمبی فہرست ہے' بڑے بڑے اکابر علماء تشریف فرما ہیں اس لئے آج میں تقریر نہیں کروں گا' صرف ایک مسئلہ پر کچھ عرض کروں گا۔

شریعت بل

شریعت بل آپ نے دیکھ لیا ہے قرآن وسنت کی بالادستی کا قومی اسمبلی میں اعلان کیا ہے' الحمدللہ 'الحمدللہ کہہ دیں' میں اس پر یہ عرض کرتا ہوں کہ ہم نے پچاس سال کے بعد قومی سطح پر کلمہ پڑھ لیا ہے' ہم نے قرآن پاک کو اپنا بالادست قانون بنایا ہے' سنت رسول کو اپنا بالادست قانون بنایا ہے' انفرادی طور پر تو ہم کلمہ پڑھتے چلے آرہے ہیں اللہ پاک ہمارا کلمہ قبول فرمائے۔ آمین۔ قومی طور پر ہم نے پہلے دو دفعہ کوشش کی تھی کلمہ پڑھنے کی' پڑھنے میں ناکام ہوئے۔ اب تیسری دفعہ ہم نے کلمہ پڑھا ہے' قرارداد مقاصد جب ہم نے منظور کی تھی کہ اس ملک میں حاکمیت خدائی ہوگی اور عوام کے منتخب نمائندے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مقرر کردہ حدود کے اندر رہتے ہوئے ملک کا نظام چلائیں گے' تو ہم نے کلمہ پڑھا تھا' لیکن اس کلمہ پر جب عمل کی باری آئی تو ہماری سپریم کورٹ نے فیصلہ دے دیا کہ قرارداد مقاصد کو کوئی بالادست حیثیت نہیں ہے جیسے دوسرے قانون ہیں ویسے یہ ہے' اور ہم کلمہ پڑھنے میں کامیاب نہ ہوسکے' دوسری بار ۱۹۸۵ء سے ۱۹۹۰ء تک ایک شریعت بل کے حوالے سے ہم جدوجہد کرتے رہے' اس کی بنیادی دفعہ بھی قرآن وسنت ملک کا سپریم لاء ہوگا' بل کی بنیادی دفعہ بھی یہ تھی' سینٹ نے پاس کیا' قومی اسمبلی میں آیا تو ہم کلمہ پڑھتے پڑھتے رہ گئے' وہاں بھی قومی اسمبلی نے جو بل منظور کیا کہ قرآن وسنت ملک کا سپریم لاء ہوگا' بشرطیکہ سیاسی نظام اور حکومتی ڈھانچہ متاثر نہ ہو اور یوں دوسرے موقعہ پر بھی ہم کلمہ پڑھتے پڑھتے رہ گئے' یہ تیسرا مرحلہ ہے کہ ہم نے بحیثیت قوم کلمہ پڑھنے کی کوشش کی ہے' اور میرے خیال میں جدوجہد سے جھجکتے جھجکتے پڑھ لیا ہے' ڈرتے ڈرتے پڑھ ہی لیا ہے کہ قرآن وسنت ملک کا سپریم لاء ہوگا۔ اور ہم اس ملک کے دوسرے قوانین جو قرآن وسنت سے متصادم ہوں گے وہ ختم کریں گے۔ بہر حال میں تو خوشی کے ساتھ کہتا ہوں کہ الحمدللہ ہم نے پچاس سال بعد قرآن وسنت کو اپنا قانون مان لیا ہے' اصل بات ہے عمل درآمد کی' کلمہ آدمی پڑھ لیتا ہے کلمہ پڑھنے کے بعد بھی کچھ کام ہے' یا صرف کلمہ پڑھنا ہے' جب کلمہ پڑھ لے تو اس کے بعد کیا ہوتا ہے' پھر عملی زندگی کا آغاز ہوتا ہے' خدا کرے کہ ہمارا یہ کلمہ پڑھ لینا بحیثیت مسلمان قوم ہماری عملی زندگی کا آغاز ثابت ہو' عملی زندگی سے کیا ہوگا' ہمارے ملک میں اسلامی قوانین کے لحاظ سے قوانین واحکام کے حوالے سے اس بات کی کمی نہیں ہے کہ قوانین پے کام ہوچکا ہے' میں حکام سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر وہ سنجیدہ ہیں' اللہ کرے وہ سنجیدہ ہوں' سب لوگ آمین کہہ دیں' اگر وہ سنجیدہ ہوں' اگر وہ سنجیدہ نہ ہوں' تو خدا انہیں سنجیدہ کردے کہ کلمہ پڑھنے کے بعد عملی زندگی کا آغاز

ہو گا تو مسلمان صحیح ثابت ہوں گے ورنہ وہی گڑبڑ ہو گی۔ اس سلسلے میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔

اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات

اسلامی نظریاتی کونسل ملک کا دستوری ادارہ ہے' دستور نے قائم کیا ہے اسلامی نظریاتی کونسل نے ملک کے تمام قوانین کا جائزہ لے کر ایک ایک قانون کی چھان بین کر کے اس کو صحیح اسلامی شکل دے کر مسودات مرتب کر دیئے' کوئی ملک کا ایسا قانون نہیں جس پر اسلامی نظریاتی کونسل نے حتمی رائے نہ دے دی ہو' اسلامی نظریاتی کونسل کی مکمل رپورٹ وزارت قانون کے آفس میں موجود ہے حکومت کی میز پر آج ہم قرآن وسنت کو سپریم لاء قرار دینے کے اسمبلی کے فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے حکمرانوں سے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اگر وہ عمل درآمد کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے کہیں جانے کی ضرورت نہیں ان کی اپنی وزارت قانون کے دفتر میں اسلامی نظریاتی کونسل کا گذشتہ پندرہ سال کا کیا ہوا کام مکمل شکل میں موجود ہے وہاں سے اٹھائیں بسم اللہ پڑھ کر عمل درآمد شروع کر دیں انشاء اللہ بہت تھوڑے عرصہ میں یہ ملک اسلامی ملک بن سکتا ہے' آپ کو میری ان باتوں سے اتفاق ہے میں یہ چاہوں گا اس کانفرنس کی طرف سے قرارداد کی صورت میں یہ مطالبہ ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو پہلے اسمبلی میں لایا جائے ان کی قانون سازی کی جائے ہمیں اس پر اتفاق ہے ہمیں نظریاتی کونسل کی سفارشات سے مکمل اتفاق ہے ان کے مسودات سے مکمل اتفاق ہے اس میں علماء بھی ہیں تمام مکاتب فکر کے لوگ ہیں' اس میں جج صاحبان بھی ہیں' وکلاء بھی ہیں' کوئی اجارہ داری کا شوق نہیں ہے مشترکہ فورم میں آئینی ادارے نے اسلامی قوانین کے حوالے سے جو تفصیلات مرتب کی ہیں ہمیں مکمل اعتماد ہے اور ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر حکومت اس ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے لحاظ سے سنجیدہ ہے تو حکومت نظریاتی کونسل کی ان سفارشات کو اسمبلی میں لا کر قانون کی شکل دے کر اس ملک میں ایک ایک شق پر اللہ کا نام لے کر کام شروع کر دے انشاء اللہ سال چھ مہینے میں اس ملک کے اندر تمام غیر اسلامی قوانین ختم ہو جائیں گے' لیکن اگر خدانخواستہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات وہیں پڑی رہیں اور قرآن وسنت کی بالادستی کے بل وہاں پڑے رہے اور حکمران اپنا کام کرتے رہے اور ہم اپنا کام کرتے رہے تو پھر ہو گا کچھ نہیں ایک شوپیس کا اضافہ ہو گا آئین کی دیگر دفعات میں ایک اور اسلامی دفعہ کا اضافہ ہو گا' یوں ہو گا کہ ہم نے ایک اور شوپیس سجا لیا ہے' اللہ پاک ہمیں اس وقت سے بچائے' مجھے اس پر ایک لطیفہ یاد آیا۔

ایک دوست نے جنگ لندن میں ایک مضمون لکھا' اسی شریعت بل کے حوالے سے اس نے کہا چھ

سال کے بعد دس سال کے بعد ہم شریعت کے نفاذ کی بات سنتے ہیں' کوئی نہ کوئی اسلامی دفعہ آجاتی ہے' لیکن عمل تو ملک میں ہوتا نہیں' عمل میں کچھ نتیجہ نہیں نکلتا' کہتا ہے قصہ کیا ہے' اس نے کہا ایک سردار صاحب تھے' سردار صاحب سمجھتے ہیں ہاں جی سکھ' سکھ سردار صاحب تھے چائے پی رہے تھے' کپ رکھا انہوں نے اس میں چمچی ہلائی دو تین دفعہ کپ منہ سے لگایا پھر نیچے رکھا پھر چمچی ہلانی شروع کر دی' کوئی چار پانچ دفعہ ایسا کیا' کپ میں چمچی ہلائیں' کپ منہ سے لگائیں پھر نیچے رکھ دیں' جب پانچ سات دفعہ ایسا ہو گیا تو سردار صاحب کہنے لگے' بھراواک گل اج سمجھ آگئی اے' سردار صاحب کی زبان میں بات کر رہا ہوں' بھراواک گل اج سمجھ آگئی اے' اک گل دا پتہ لگ گیا اج' کی' جے وچ چینی نہ پائی ہووے تے سو چمچی ہلاؤ' چاہ مٹھی نیں لگنی۔ اس نے کہا میں بھی اسی کی بات دہراتا ہوں' بھائی پچاس سال سے چمچی ہلا رہے ہیں تھوڑی سی شریعت بھی ڈال دو میاں نواز شریف صاحب' میاں رفیق تارڑ صاحب' جناب راجہ ظفر الحق صاحب۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ سنجیدہ ہو جائیں اسلامی نظام کے نفاذ میں ہم آپ کی طرف داری کریں گے آپ سنجیدہ ہو جائیں خدا کرے آپ سنجیدہ ہو جائیں' لیکن تھوڑی سی چینی ڈالیں اس میں اگر شریعت نہیں ڈالیں گے تو چمچی ہلانے سے بل پاس کرانے سے کچھ نہیں ہوگا' بس میں اتنی درخواست پے اپنی گذارشات ختم کرنا چاہتا ہوں' میں لمبی چوڑی تقریر کے موڈ میں نہیں ہوں بھائی اگر اسلام نافذ کرنا ہے تو پھر بل کی چمچی ہلانے کے ساتھ ساتھ تھوڑی تھوڑی شریعت بھی ڈالتے جائیں تب تو چائے میٹھی ہوگی ملک کو کچھ ملے گا نظام تبدیل ہوگا اور اگر ویسے ہی بلوں میں اضافہ کرنا ہے ٹھیک ہے ایک بل پہلے بھی پاس کیا تھا آپ نے بھی پاس کر لیا ہے' اللہ پاک ہمیں اسلامی نظام کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے اور اسلام پر صحیح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین ☆

خطاب! حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحبؒ

خطبہ مسنونہ کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی:

لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروله بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون۔ صدق اللہ العظیم۔

صاحب صدر گرامی قدر علمائے کرام' برادران اسلام' عزیزان محترم! اس جلسے میں شرکت اپنی سعادت اپنی نجات سمجھتا ہوں' وقت کا تقاضا بھی ہے کہ بڑے بڑے اکابر آئیں گے' علامہ تونسوی صاحب

اور بڑے بڑے بزرگ جن کے بیانات کے لئے آپ بیٹھے ہیں تو میں دس منٹ میں اپنی بات پوری کر کے دوسرے حضرات کے لئے وقت چھوڑ دوں۔

قرآن مجید کی آیت میں اللہ نے بتایا کہ اے ایمان والو اپنی آواز رسول اللہ کی آواز سے اونچی نہ کرو اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے زور سے' جیسے آپس میں بولتے ہو نہ بولو۔ کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے' یہ مسئلہ سمجھانے کے لئے شروع آیت سے بھی اس کے ساتھ سمجھادوں کس گناہ سے سارے عمل برباد ہو جائیں' سارے اعمال' دو گناہ بڑے زبردست ہیں ایک شرک' مشرک نے کسی ذریعے سے اگر کسی طرح بھی شرک کیا تو اس کا کوئی عمل اللہ کے ہاں قبول نہیں۔ " اعمالھم کسراب بقیعة یحسبه الظمان ماء " اس کے اعمال ایسے ہیں جیسے دور پانی نظر آئے کہیں کچھ بھی نہ ہو' کفار شرک کرنے والوں کے لئے' اور ایک مصطفیٰ کریم کی بے ادبی' نبی کی گستاخی' بے ادبی' بغیر ارادے کے بھی یہ گناہوں کی جڑ ہے۔ قرآن کریم نے جملے بھی عجیب کہے' اونچا نہ بولو' زور سے نہ بولو' احترام کرو' اس قرآن کی آیت کے نازل ہونے کی بعد صحابہ کرامؓ کا عجیب حال ہو گیا کہ صحابہ کرامؓ حضور ﷺ کی مجلس میں آہستہ بولتے حتی کہ دوبار پوچھنا پڑتا۔ ایک صحابیؓ گھر میں بیٹھ گئے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ فلاں صحابی کہاں ہے' کہا گیا' یا رسول اللہ ﷺ وہ کہتے ہیں کہ میری آواز اونچی ہے کہیں میری نیکیاں برباد نہ ہو جائیں۔ میں کیسے آؤں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کی قدرتی آواز اونچی ہے اسے کہو آجائے یعنی اتنا ڈر ہو گیا اصل چیز اس میں کیا ہے؟ اصل چیز ہے نسبت' نبی کی نسبت اللہ سے ہے نبی کی نسبت سے صحابہ کرامؓ کی نسبت' صحابہ کرامؓ کی نسبت سے اولیاء کی نسبت' یہ زمینیں ساری ہیں لیکن ساری زمین میں سب سے شان اونچی بیت اللہ کی کیونکہ اللہ کا گھر ہے۔ اسی طرح یہ مسجدیں اللہ کا گھر ہیں نسبت ہو گئی۔ کھجور کا خشک تنا تھا رسول اللہ ﷺ اس کے ساتھ ٹیک لگا کر جمعہ کا خطبہ دیتے جب منبر بن کے آگیا آپ نے خشک تنے کو چھوڑ دیا حدیث میں آتا ہے بخاری شریف میں کہ وہ رو پڑا اتنا رویا کہ صحابہ کرامؓ نے نہ سمجھا کہ یہ کون بچہ رو رہا ہے۔ سمجھ ہی نہیں آیا رونے والا وہ کھجور کا خشک تنا رو رہا تھا مصطفیٰ ﷺ کے جسم سے جدا ہو گیا ہم میں کہاں اس کھجور کے خشک تنے کو بھی محمد ﷺ کی نسبت کا احساس ہو رہا تھا۔ حضور ﷺ نے اسے چپ کرایا ہم بھی سارے یہاں اسی نسبت کی خاطر آئے ہیں۔

شہید کی عظمت

ایک مسئلے کی بات ہے درمیان میں عرض کرتا ہوں' خون ناپاک ہے' کپڑے کو' بدن کو' لگے تو

دھوئے بغیر نماز نہیں ہوتی لیکن ایک آدمی شہادت اللہ کے راستے میں حاصل کرے اس کا خون پاک ہے اسی خون کے ساتھ دفن کریں گے، ہے وہ بھی خون، لیکن اب نسبتیں بدل گئیں وہ عام خون ناپاک ہے دھونے کے بغیر نماز نہ ہوگی، لیکن شہید۔ قربان ہو جاؤں تیرے خون پر کہ تیرا خون سارے بدن اور کپڑوں کو لگا ہوا ہے ہمیں نہ کپڑے اتارنے کی اجازت ہے نہ اس کے بدن کو دھونے کی، اسی طرح دفن کریں گے۔ یہ نسبت عجیب چیز ہے۔

جنید بغدادیؒ کا واقعہ لکھا ہے، جنید بغدادیؒ یہ ولی بعد میں بنے، حضور ﷺ کی زیارت پر کیسا واقعہ ہوا۔ آپ اپنے وقت کے پہلوان تھے بادشاہ وقت کے ہاں کشتی ہوتی یہ پہلوانی میں جیت جاتے شاہی انعام ملتا گھر میں مزے اڑاتے۔ پندرہ بیس دن، مہینے کے بعد پھر شاہی پہلوان آتا جو جیت جاتا انعام ملتا، ایک کمزور سا آدمی پتلا دبلا کمزور سا آدمی اگر دھکا دیا جائے تو چل بھی نہ سکے گر جائے۔ اس نے اعلان کر دیا کہ میں جنید بغدادیؒ سے کشتی لڑوں گا، لوگ حیران ہیں لوگوں نے کہا ارے دماغ تو نہیں خراب، کہنے لگا کس کا ارے بھائی تو تو چل نہیں سکتا۔ اس نے کہا پھر کیا ہوا بادشاہ کو اطلاع کی گئی، بادشاہ نے بلایا، اس نے کہا میں کشتی کروں گا۔ اب جب کشتی کے لئے ساری تیاری ہو گئی، جنید بغدادیؒ پہلوان اس کو ایک تھپڑ مارے تو دور جا گرے لیکن یہ آ گیا میدان میں، جب جنید بغدادیؒ کے ساتھ ملا کان میں کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے خاندان کا سید ہوں۔ بھوک اور پیاس کی وجہ سے میں نے یہ چیلنج کر دیا ہے۔ اگر تم میری وجہ سے تھوڑی دیر کے لئے اپنے آپ کو گرا دو گے تو مجھے انعام مل جائے گا، میرا گزارہ ہو جائے گا۔ محمد ﷺ کی غلامی کے صدقے اللہ تجھے بدلہ دے گا۔ جنید بغدادیؒ نے کہا عجیب بات ہے پہلوان؟ اس کے دل میں یہ بات اتر گئی بادشاہ کے سامنے اس نے دو تین حرکتیں کیں نیچے گرا اور اس چھوٹے سے دبلے پتلے نے خوب مارا، مارا بھی سہی اور انعام بھی لے گیا۔ رات کو محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ فرمایا: اے جنید! کل تو تو اور تھا آج تو نے میرے خاندان کی عزت رکھی، آج کے بعد جنید بغدادی کچھ اور بن گیا۔ ہم سارے اسی نسبت کے صدقے آتے ہیں اور اسی نسبت کے صدقے یہ مدارس ہیں اسی نسبت کے صدقے ہماری خانقاہیں ہیں، اسی نسبت کے صدقے اب چونکہ میں نے یہ وعدہ کیا تھا میرے چھ منٹ ہو گئے چار منٹ میں بات ختم کرتا ہوں۔

حضرت قاضی مظہر حسین کی گرفتاری

ہمارے چکوال میں ایک واقعہ ہوا، افسوس ہوا سب کو افسوس ہوا مجھے بھی ہوا اور آپ کو

بھی۔حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب دامت برکاتہم ۹۰ سال کے بزرگ ہیں اور امیر خدام اہل سنت ہیں ان کا اپنا مزاج ہے۔ حضرت مدنیؒ کے خلیفہ ہیں۔ان کے علاقے میں ایک چھوٹا سا واقعہ ہو گیا واقعہ یہ کہ قبرستان میں ایک قوالی ہونی تھی مسجد سے دور شہر سے دور' تو حضرت قاضی صاحب سے لوگوں نے کہا یہ قوالی ٹھیک نہیں۔ڈی سی سے کہا انتظامیہ سے کہا' وہ بزرگ آتے جاتے رہے انہوں نے کہا ٹھیک ہے معاہدہ ہو گیا قوالی نہیں ہو گی' نعت خوانی ہو گی' رات کو مجمع بہت ہو گیا اس میں شیعہ بھی تھے' سنی بھی تھے' دیوبندی بھی تھے کئی لوگ تھے معاہدے کی خلاف ورزی پہلے نعتیں پھر قوالی شروع' قوالی کو روکنے والے بھی نہیں روکتے اس موقع پر ہجوم میں رات کا وقت تھا ایک گولی قریب سے چلی۔ڈاکٹری رپورٹ میں بھی ایک ڈی ایس پی سفید کپڑوں والا جو خود سنی تھا' قاضی صاحب کا تابعدار تھا' فرمانبردار تھا' بات ماننے والا تھا' اس کو گولی ایک لگی وہ بیچارہ بلاوجہ ناحق مارا گیا۔پھر یہ ڈی ایس پی تھا سفید کپڑوں میں' کسی نے دشمنی سے نہیں مارا بات تو ہو گئی' آنسو گیس استعمال کی گئی جلسہ منتشر' صبح نماز کے وقت مدنی مسجد و مدرسہ کے پنکھے توڑے گئے قالین اٹھائی گئی۔گرفتاریاں بھی ہوئیں گاڑیاں توڑی گئیں۔اس بزرگ نوے سالہ شیخ الاسلام مدنیؒ کے خلیفہ کو اور ان کے رشتہ داروں کو پتہ نہیں' کتنے آدمیوں کو پکڑ کر لے گئے' آج وہ بیچارہ جیل میں ہے۔اس بزرگ کو گرفتار کر لیا گیا مسجد کی بے حرمتی کی گئی۔غالباً حکومت نے سوچا کہ پولیس کا سرکاری آدمی کسی ایک پہ توڑالیں چاہے کچھ ہو جائے تاکہ برطانیہ کی طرح وہاں دہشت گردی کے قوانین بنتے ہیں اور دہشت گردی کے قوانین کے ساتھ تو خود دہشت گردیاں اللہ کے گھر میں جوتوں سمیت خود ان سے کوئی پوچھنے والا نہیں یہ ایسا افسوس ناک واقعہ ہے۔ہم نے صدر مملکت سے ملاقات کی' اور آخر میں ہم نے اسلام آباد میں باقاعدہ قراردادیں بھی پاس کیں۔کل جمعہ میں بھی کریں گے لیکن میں اس مجلس کے ذریعے بھی میں یہ قرارداد پاس کراتا ہوں۔ حکومت کو چاہئے ہائی کورٹ کے جج سے انکوائری کرائے۔بے گناہ ایک بندہ مارا گیا۔اس کی عدالتی انکوائری کرائے ایک مسجد کی بے حرمتی مدرسہ کی بے حرمتی اکابر علماء اور بزرگوں کی اس بلا جواز گرفتاری کی انکوائری ہائی کورٹ جج کے ذریعے کرائیں تاکہ صحیح بات سامنے آجائے' آپ اس سے متفق ہیں' متفق ہیں' جوڈیشنل انکوائری کرائی جائے۔

جزاکم اللہ و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین ☆

خطاب! حضرت مولانا محمد امجد خان صاحب

الحمدللہ نحمده ونستعينه ونستغفره ونومن به ونتوكل عليه ونعوذبالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلامضل له ومن يضلله فلا هادى له ونشهد ان لا اله الاالله وحده لاشريك له ونشهد ان سيدنا ومولانا محمداً عبده ورسوله صلى الله تعالىٰ علىٰ خير خلقه محمد وعلىٰ آله وصحبه وبارك وسلم تسليماً كثيراً كثيرا۔

اما بعد فاعوذ باالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم۔ يريدون ليطفئونورالله بافواههم والله متم نوره ولوكره الكفرون۔ هوالذى ارسل رسوله باالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولوكره المشركون۔ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا خاتم النبيين لانبى بعدى ۔ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لوكان بعدى نبى لكان عمرؓ صدق الله العظيم وصدق رسوله النبىّ الكريم۔ يارب صل وسلم دائماً ابدا ۔ على حبيبك خير الخلق كلهم۔

یہ جلوہ حق ' یہ نور ہدایت کیا کہنا
جبریل امین شیدا ان کے ہیں' یہ شان نبوت کیا کہنا
جس دل میں ہو مرکز کرسی و عرش' اس دل کی بلندی صل علیٰ
جس سینے پہ قرآن اترا ہو اس سینے کی عظمت کیا کہنا

صاحب صدر' ذی وقار علمائے کرام' میرے واجب الاحترام بزرگو' دوستو' بھائیو اور عزیز ساتھیو! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اسی مقام پر ہر سال ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوتا ہے' جس میں ملک بھر سے علمائے کرام تشریف لا کر اپنے خطابات سے نوازتے ہیں' مسلمان یہاں پر جمع ہو کر علمائے کرام کے مواعظ کو سن کر اپنے ایمان کو تازگی اور فرحت بخشتے ہیں اور عقیدہ ختم نبوت کے لئے ہر قربانی کا عہد

کر کے یہاں سے رخصت ہوتے ہیں' آج بھی اسی مقصد کے لئے آپ اور میں جمع ہیں۔ میری حاضری کا مقصد بھی یہی ہے کہ میں بھی اپنا نام ثناخوان مصطفیٰ علیہ ﷺ میں لکھوانا چاہتا ہوں۔ سب مل کے کہیے صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے قبل ہمارے حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہت سی قیمتی باتیں ارشاد فرماگئے ہیں۔

میرے محترم دوستو! یہ ختم نبوت کا عقیدہ بنیادی عقیدہ ہے اس عقیدے کے بغیر نماز' روزہ' زکواۃ' حج قبول نہیں ہوتے' کوئی شخص کروڑبار لاالہ الااللہ کہے اللہ کی واحدانیت کا اعلان کرے جب تک آمنہ کے لال سرورکائنات فخر موجودات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتا اس کی کوئی بھی عبادت اللہ کے ہاں قبول نہیں۔ بنیادی عقیدہ ہے' نہ نماز نہ روزہ نہ حج نہ زکواۃ' کھربوں روپے کی زکواۃ دے' ہر سال حج کرے' ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر پوری رات عبادت کرتا رہے' دو نفلوں میں قرآن بھی ختم کردے' لیکن جب تک عقیدہ ختم نبوت اس کا نہیں ہے اللہ کے ہاں اس کی کوئی عبادت بھی قابل قبول نہیں ہے اور ہمارے امام اعظم ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دعویٰ نبوت کرتا ہے اعلان کرتا ہے کہ میں نبی ہوں اس سے جاکر کوئی شخص پوچھتا ہے تیرے پاس نبوت کی دلیل کیا ہے؟ فرمایا یہ پوچھنے والا بھی کافر ہوگیا' اتنا حساس عقیدہ ہے' فرمایا کہ پوچھنے والا اس لیے جاکے پوچھتا ہے کہ اس کا عقیدہ ڈانواں ڈول ہے' حالانکہ اس کو پختہ عقیدہ رکھنا چاہئے کسی کی بات پہ نہیں آنا چاہئے اس کا عقیدہ تو وہ ہونا چاہئے جو ابوبکر صدیقؓ کا تھا' عمر فاروقؓ' عثمان غنیؓ کا عقیدہ تھا۔ اس کا تو وہ عقیدہ ہونا چاہئے جو علی المرتضیٰؓ کا عقیدہ تھا۔ وہ عقیدہ ہونا چاہیے جو اسامہ بن زیدؓ کا عقیدہ تھا کہ سب کچھ قبول کرلیں گے' ساری چیزیں برداشت کرلیں گے اس عقیدے کو ہم نہیں چھوڑ سکتے' اس عقیدے کے لئے زندہ ہیں اور اسی عقیدے کے لئے مریں گے' کیونکہ مسلمان اسی عقیدے میں نجات سمجھتا ہے' وہ عشق رسالت اس لئے کرتا ہے اس کے سامنے جناب صدیق اکبرؓ کی تاریخ موجود ہے' اس کے سامنے فاروق اعظمؓ کے کارنامے موجود ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ اگر صدیق اکبرؓ اپنے بوڑھے باپ کو تھپڑ مار کر زمین پر گراتے ہیں اور جناب نبی کریم ﷺ پوچھتے ہیں کہ ابوبکرؓ کیوں مارا تھا؟ اور آپ کہتے ہیں' اے اللہ کے سچے رسول ﷺ میرے ہاتھ میں اس وقت تلوار نہیں تھی اگر تلوار ہوتی تو باپ کے دو ٹکڑے کرکے رکھ دیتا۔ میں تو عاشق رسول ﷺ ہوں ساری چیزوں کو برداشت کرسکتا ہوں' نہیں برداشت کرسکتا تو آپ کی شان میں گستاخی کو برداشت نہیں کرسکتا۔

آج کا مسلمان

وہی غازی علم الدین تھا کال کوٹھڑی میں پہنچتا ہے وکیل کہتے ہیں تو کہہ دے میں نے نہیں مارا ہے' میرے اس وقت ہوش وحواس قائم نہیں رہے تھے' اس نے کہا کیا کہتے ہو؟ ارے میں پاگل ہو کر نہیں' میں نبی ﷺ کے عشق میں اپنی جان دینا چاہتا ہوں۔ مسلمان کا عقیدہ ہے اور وہی کال کوٹھڑی جہاں غازی علم الدین پہنچتا ہے رات کو روزانہ نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوتی ہے۔ مسلمان کیوں نہ کٹ مریں' آج مسلمان یہاں یہ کہنے کے لئے آیا ہے حکمرانوں کو بتانا چاہتا ہے کہ تمہارے اوپر امریکہ کا دباؤ ہے' تمہارے اوپر امریکہ کا پریشر ہے' امریکہ چاہتا ہے کہ پاکستان کے آئین سے اسلامی دفعات کو خارج کرادے۔ پاکستان کے آئین سے قادیانیوں کو کافر قرار دینے کی شق کو خارج کرادے۔ خدا کی قسم اٹھا کے کہتا ہوں مسلمان ہر بات کو برداشت کر سکتا ہے لیکن حکمرانوں آئین کے اندر سے مرزا کو کافر قرار دینے کی شق کو نکالنے والی حکومت کا بوریا بستر گول کرنا جانتا ہے۔ (نعرہ تکبیر اللہ اکبر' غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے)

میرے بزرگو میرے بھائیو! آج آپ کے ملک میں جہاں اور بہت سی سازشیں ہو رہی ہیں ان میں یہ سازش بھی شامل ہے آج میں ارباب اقتدار سے مطالبہ کروں گا کہ فوج اور سول کی اعلیٰ پوسٹوں پر جو قادیانی تعینات کئے گئے ہیں ان کو فی الفور برطرف کیا جائے' آپ تائید کرتے ہیں۔ دونوں ہاتھ کھڑے کر کے؟ حکمرانو جو تمہارے نبی کے نہیں بن سکے وہ کبھی تمہارے نہیں بن سکتے' کبھی بھی نہیں بنیں گے' آج سازشیں ہیں' آج پروگرام ہیں' آج پلاننگ ہے' کبھی دینی مدرسوں کے خلاف' کبھی مذہبی تحریکوں کے خلاف' ان سازشوں پر انشاء اللہ العزیز ہمارے قائدین آنے والے ہیں وہ آپ کے سامنے ان پہلوؤں پر روشنی ڈالیں گے۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کل آپ کے سامنے اس مسئلے پر تفصیل کے ساتھ بات کریں گے' مولانا زاہد الراشدی صاحب' جس طرح کہہ رہے تھے' حکمران جب قرآن وسنت کو سپریم لاء قرار دینے کے لئے تیار ہو چکے ہیں اور انہوں نے اسمبلی سے یہ اقدام کروا بھی لیا ہے' ہم یہ کہتے ہیں چلو یہ اچھی شق آئین میں شامل ہو رہی ہے' اچھا قدم ہے' ہم تائید کرتے ہیں' لیکن اے کاش! میاں نواز شریف صاحب یہ قدم آپ اس وقت اٹھاتے جب ..... بھائی آپ کے ساتھ تھا' جب ولی خان آپ کے ساتھ تھا' جب بگٹی آپ کے ساتھ تھا' جب مینگل آپ کے ساتھ تھا' جنرل ضیاء کے پاس دو تہائی اکثریت موجود تھی' اگر وہ چاہتے تو قرآن وسنت کو سپریم لاء قرار دلوا سکتے تھے لیکن آج بھی ہم کہتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں

کہ میاں صاحب! آئین میں قرآن و سنت کو سپریم لاء قرار دینے کے بعد آئین سے غیر اسلامی دفعات کو خارج کرنے کے لئے بورڈ قائم کر دیجئے‘ علمائے حق کو بٹھا دیجئے‘ جناب میدان عمل میں اتر جایئے پھر ہم دیکھیں گے جو سیکولر قوت‘ جو بے دین قوت‘ شریعت کے خلاف میدان میں نکلے گی‘ میدان میں آئے گی‘ انشاء اللہ العزیز ہم ان کا مقابلہ کریں گے‘ انشاء اللہ‘ اونچی آواز سے انشاء اللہ کہیں۔ (نعرہ تکبیر‘ اللہ اکبر)

پاکستان تو بنا اسلام کے لئے ہے پچاس سال سے ہم اسلام اسلام سنتے آئے‘ ہمیں بجائے اسلام کے اسلام آباد کا تحفہ ملا‘ ہم نظام بدلنا چاہتے تھے۔ آپ نے صرف میخانے کا نام بدلا ہے لیکن صرف میخانے کا نام‘ آج تو پاکستان کا ہر شہری یہ چاہتا ہے پاکستان میں بھی انقلاب آنا چاہئے‘ کیسا انقلاب آنا چاہئے جو اسلامی انقلاب افغانستان میں طالبان نے برپا کیا ہے اور یاد رکھئے وہ وقت قریب آچکا ہے‘ انشاء اللہ العزیز پاکستان کی دہلیز پر بھی ایک انقلاب دستک دے رہا ہے اور یہ انقلاب کوئی سوشلزم کا انقلاب نہیں ہوگا‘ کوئی سیکولرزم کا انقلاب نہیں ہوگا‘ کوئی امپریلزم کا انقلاب نہیں ہوگا‘ اور یہ انقلاب علمائے اسلام اس ملک میں برپا کر کے دم لیں گے‘ (اونچی آواز سے انشاء اللہ کہیں)

میرے دوستو! آج سازشیں ہو رہی ہیں امریکہ کبھی حملے کرتا ہے اور بہانہ بناتا ہے اسامہ بن لادن کو‘ اسامہ کو پکڑنا چاہتے ہیں‘ نہیں نہیں یہ سازش ہے اسامہ بن لادن ان کو نہیں چاہئے‘ یہ اگر خوف زدہ ہیں یہ اگر پریشان ہیں یہ اگر پشیمان ہیں تو طالبان کے اسلامی انقلاب سے پریشان ہیں۔ ہیلری کسنجر سابق وزیر خارجہ امریکہ نے اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ امریکہ کو خطرہ روس سے نہیں ہے‘ امریکہ کو خطرہ چائنا سے نہیں ہے‘ امریکہ کو خطرہ یورپ سے نہیں ہے‘ امریکہ کو اگر خطرہ ہے تو وہ اسلام سے ہے‘ مسلمان سے ہے‘ لیکن یاد رکھیئے جس طرح رشیا ٹکڑے ٹکڑے ہوا تھا‘ وقت آچکا ہے انشاء اللہ اب امریکہ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوگا‘ انشاء اللہ۔

میرے محترم دوستو! اپنی صفوں کو درست کیجئے‘ اس انقلاب کی طرف بڑھئے اس انقلاب کے لئے محنت کیجئے‘ یہ انقلاب اب آیا کھڑا ہے‘ میاں صاحب اگر آپ اسلام کے نفاذ کے لئے مخلص ہیں‘ اگر آپ عملی طور پر اسلام لانا چاہتے ہیں تو ہمارے قائد محترم نے کہا ہے کہ عملی طور پر کوئی صورت آپ پیدا کیجئے‘ ہم آپ کا خیر مقدم کریں گے‘ میں آج یہ بھی یہاں مطالبہ کرنا چاہتا ہوں اگر آپ اسلام کے لئے مخلص ہیں تو سود کے حق میں سپریم کورٹ جو آپ نے اپیل کی ہوئی ہے اس کو واپس لیجئے۔ (نعرہ تکبیر‘ اللہ اکبر)

میرے محترم دوستو! اگر آپ واقعی اسلام کے نفاذ میں مخلص ہیں تو سود کے حق میں آپ نے جو اپیل کی ہوئی ہے اس کو فی الفور واپس لیجئے' اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نظام کو جب آپ سپریم لاء مانتے ہیں تو قرآن اعلان کرتا ہے سود سے باز آجاؤ' اگر نہیں باز آتے ہو تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ اعلان جنگ کیا جاتا ہے' آپ پھر جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ' اور تم امریکہ سے ڈرتے ہو یورپ سے ڈرتے ہو' خدا کا خوف کرو کیوں عذاب کو دعوت دیتے ہو۔ میں مطالبہ کرتا ہوں اس اپیل کو فی الفور واپس لیا جائے' آپ تائید کرتے ہیں۔ دونوں ہاتھ کھڑے کیجئے۔

میرے محترم دوستو! حضرت علامہ عبدالستار تونسوی صاحب تشریف لا چکے ہیں میں اب خطاب کو چھوڑتے ہوئے آخر میں ایک دو باتیں کہہ کر آپ سے اجازت چاہوں گا۔ آج یہ قافلہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی قیادت میں پورے ملک میں نہیں بلکہ مرزائیوں کا مقابلہ امریکہ میں بھی چل رہا ہے' افریقہ میں بھی چل رہا ہے' برطانیہ میں بھی چل رہا ہے' اور انشاء اللہ العزیز یہ قافلہ اور مقابلہ چلتا رہے گا' ہم ان علماء کے نام لیوا ہیں جن علماء میں انور شاہ کشمیری'' حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری'' حضرت مولانا محمد یوسف بنوری'' مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود'' مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی'' ان اکابر نے محنتیں کی تھیں' کوششیں کی تھیں' جدوجہد کی تھی' مرزائیوں کو کافر قرار دلوایا تھا اور انشاء اللہ العزیز ان کے مشن کو ہم ان اکابر کی قیادت میں جاری رکھیں گے' اور انشاء اللہ العزیز جاری رکھیں گے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین☆

خطاب! حضرت مولانا محمد عبدالستار تونسوی مدظلہ

الحمدلله وكفى والصلوٰة والسلام علىٰ سيدالرسل وخاتم الانبياء صلى الله عليه وعلىٰ آله واصحابه وبارك وسلم ۰ صلوة تكون للنجات وسيلة والدرجات كفيلا ۰ الهم صلى علىٰ محمدوعلى آل محمد وبارك وسلم ۰ امابعد! فاعوذ باالله السميع العليم من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم ۰ ومارسلنك الا رحمت اللعالمين☆

محمدؐ از میخواہم خدا را

خدا یا از تو عشق مصطفیٰؐ را

ایمان ما اطاعت خلفاء راشدینؓ

اسلام ما محبت آل محمد است

واجب الاحترام جناب صدر گرامی قدر شیخ المشائخ قطب الاقطاب حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' علمائے کرام' شرفائے ملت' دوستو اور عزیزو! رب العزت اس عاجز کو حق بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے' آمین۔ آپ حضرات کو کلمات حقہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ختم نبوت کا مسئلہ

دوستو! ختم نبوت کا مسئلہ دین کا بنیادی مسئلہ ہے ضروری مسئلے کے انکار کرنے سے بندہ کافر ہو جاتا ہے آپ حضرات ہمیشہ کے لئے یہ مسئلہ یاد رکھیں۔ علماء حضرات سے بھی دریافت کر لیں اس لئے چونکہ ختم نبوت کا مسئلہ دین کا ضروری مسئلہ ہے ساری کائنات کے مسلمانوں نے بالاتفاق یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو لوگ ختم نبوت کے منکر ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں تو اس جلسے پر تمام مسلمانوں کا آنا نہایت ہی ضروری ہے۔ یہ مسئلہ پبلک سے تعلق رکھتا ہے' دین کے مسئلے کے لئے آنا اور جانا یہ مستقل نیکی ہے وقت نہیں کہ میں تفصیل سے یہ بات بیان کروں۔ غزوہ تبوک کے موقعہ پر کعب بن مالکؓ ہلال بن امیہؓ مرارہ بن ربیعؓ یہ تین جوان پیچھے رہ گئے تھے ان کا جہاد پر جانے کا پروگرام تھا لیکن آج جاتے ہیں کل جاتے ہیں۔ اس طرح کچھ تاخیر ہو گئی جہاد نہ ہوا' حضور ﷺ اور تمام مجاہدین بغیر جہاد کئے واپس آ گئے اگر ہم لوگ ہوتے تو ہم یہ کہتے کہ جہاد نہیں ہوا شکر ہے ہم نہیں گئے تھے۔ لیکن وہ شاگردان رسول ﷺ تھے' تربیت یافتگان رسول ﷺ تھے ان کو بڑا افسوس ہوا جہاد نہیں ہوا' لیکن آنے جانے کی نیکی سے تو ہم محروم ہو گئے ہیں۔ حضرت کعب ابن مالکؓ استقبال کے لئے مدینہ منورہ سے باہر تشریف لائے بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے جب السلام علیکم کہا پاک پیغمبر ﷺ نے سلام کا جواب نہیں دیا' جب رحمت للعالمین ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے اعلان کیا کہ تین آدمی کعب ابن مالکؓ 'ہلال ابن امیہؓ 'مرارہ ابن ربیعؓ یہ جہاد پر نہیں گئے تھے میں محمد ﷺ اعلان کرتا ہوں کہ ان سے بائیکاٹ کر دو۔ حضرات آپ سوچیں کہ دین کے لئے جانا مستقل نیکی ہے تو پاکستان کے جو لوگ ختم نبوت کے قائل ہیں' آ سکتے ہیں ان تمام لوگوں کو اس جلسے میں شامل ہونا چاہئے' یہاں آ کر بیٹھنا یہ مستقل نیکی ہے مسائل سننا اپنی جگہ پر نیکی ہے۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم تو

پڑھے لکھے آدمی ہیں۔ ہم علماء ہیں‘ ہم تعلیم یافتہ ہیں‘ ہمیں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ پاک پیغمبر ﷺ نے صحابیؓ کو فرمایا کہ قرآن مقدس پڑھو میں سنوں‘ مجھے اللہ کا آرڈر آیا ہے کہ میں تم سے قرآن مجید سنوں۔ صحابیؓ عرض کرتا ہے کہ یارسول اللہ ﷺ اللہ نے میرا نام لے کر فرمایا پاک پیغمبر ﷺ نے فرمایا ہاں اللہ نے تیرا نام لیا ہے‘ پھر صحابیؓ نے قرآن مجید کی تلاوت شروع کی‘ وہ کہتا ہے میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو حضور ﷺ قرآن مقدس سن بھی رہے تھے اور رو بھی رہے تھے۔

حضرات! آپ لوگوں کو نعروں کا زیادہ شوق ہوتا ہے‘ مسائل کا شوق نہیں ہے۔ جناب رسالت مآب ﷺ صحابہؓ سے قرآن سنتے تھے۔ حضور ﷺ چودہ طبق دونوں جہانوں انبیاء اور رسل کے سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے پڑھ کر آئے ہیں پاک پیغمبر ﷺ بھی قرآن مجید سن رہے ہیں۔ تو آپ حضرات علماء ہیں یا مشائخ ہیں‘ چھوٹے ہیں یا بڑے ہیں‘ ختم نبوت کے اجلاس میں مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ اس میں شامل ہوں دوسرے لوگ جب پیر کے عرس پر جاتے ہیں تو وہ گائے بیل بھی ساتھ لے جاتے ہیں کہ لنگر شریف میں دیں گے۔ آپ تو ماشاء اللہ ”کلھم اجمعون“ کیونکہ آپ پکے عقیدے کے لوگ ہیں کوئی بیل ساتھ نہیں لائے ہوں گے‘ آخر لنگر میں جو کھانا پک رہا ہے وہ ٹھیک ہے یہ حضرات اپیل نہیں کرتے مجھ سے بھی خفا ہوں گے کہ تو نے کیوں ذکر کیا ہے میں بات کہہ رہا ہوں مانگ تو نہیں رہا لوگ اپنے مرکز کے ساتھ تعاون کرتے ہیں کئی بیل وہاں جمع ہو جاتے ہیں پیر صاحب پچاس ساٹھ ذبح کرتے ہیں باقی ان کو بیچ جاتے ہیں تو آپ حضرات بکرے لاتے‘ کوئی مرغے لاتے‘ کوئی گھی کا ٹین لاتے‘ تاکہ جو مہمانان رسول آئے ہوئے ہیں ان کے کھانا کے لئے کوئی انتظام کیا جائے‘ ٹھیک ہے‘ مبلغین حضرات کو تو انہوں نے روکا ہے کہ چندے کی اپیل نہ کرو‘ لیکن آپ کو دینے سے تو کسی نے نہیں روکا کہ تم بھی نہ دو‘ اللہ کے بندے کچھ تو کم از کم مسائل کی طرف توجہ دو‘ سارے حضرات آؤ باقاعدہ تعاون کا پروگرام بناؤ اور مبلغین حضرات جو تقریر کریں کم از کم موضوع کو تو دیکھیں کہ کس موضوع کا جلسہ ہے لیکن کوئی پتہ نہیں آپ کس کو کہیں‘ جناب رسالت مآب ﷺ کی ختم نبوت کے مسائل بیان کریں‘ اور ان کے فضائل بیان کریں‘ عقیدے و عمل کا مسئلہ بیان کریں‘ آج کس کس کو کہیں ہر آدمی آزاد ہے‘ باقی اگر خواہ مخواہ آپ نواز شریف کا نام لینا ثواب سمجھتے ہیں تو آپ ان سے مطالبہ کریں کہ احمدی ہم ہیں قادیانیوں کو احمدی کا لفظ استعمال کرنے کی ملک میں اجازت نہ ہو یہ مطالبہ آپ کریں کہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا ”انا محمد وانا احمد“ میں محمد ہوں میں احمد ہوں‘ میں عاقب ہوں ”والعاقب الذی لانبی بعدہ“ عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا‘ تو احمد حضور ﷺ کا نام

ہے 'ہم احمدی ہیں' ہم محمدی ہیں' ہم احمدی ہیں' یہ لفظ ہم کو استعمال کرنا چاہئے قادیانیوں کو اس کے استعمال کرنے کی اجازت نہ ہو۔ (نعرے)

بس آپ نعرے نہ لگائیں اور نہ لگوائیں' نہ آپ کے نعرے لگانے کا کچھ پتہ چلتا ہے نہ لگوانے کا ایسے نعرے مارتے ہیں۔ (نعرہ تکبیر 'اللہ اکبر) جو داڑھی منڈواتے ہیں وہ سنیں۔ یہ داڑھی بڑھانا پاک پیغمبر ﷺ کی سنت نہیں یہ اللہ کا آرڈر ہے جس نے آپ کو کہا ہے یہ حضور ﷺ کی سنت ہے اس نے آپ کو غلط کہا ہے اگر پاک پیغمبر ﷺ کی سنت ہوتی تو اس امت میں ہوتی سارے انبیاء علیہم السلام کی داڑھیاں بڑھی تھیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مرکز کا آرڈر ہے۔ آپ اپنے علماء کو بھی بتانا کہ عبدالستار تونسوی آیا تھا اس نے یہ کہا تھا کہ یہ حضور ﷺ کی سنت ہوتی تو یہ اس امت میں ہوتی سارے انبیاء علیہم السلام کی داڑھیاں بڑھی تھیں' جناب رسالت مآب ﷺ نے بھی فرمایا تھا کہ مجھے اللہ کا آرڈر ہے کہ میں اپنی داڑھی بڑھاؤں' یہ حضور ﷺ کی حدیث ہے یہ اسلام پیغمبر ﷺ کے اخلاق سے آیا ہے عمل سے آیا ہے' صداقت سے آیا ہے' لوگوں نے کھانے میں زہر ملایا جب گرفتار ہو کر بارگاہ نبوت میں پیش ہوئے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں معاف کرے میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔ پاک پیغمبر ﷺ تشریف لائے رحمت اللعالمین کے سامنے سارے کافر و مشرک تھے تو یہ اسلام جو آیا ہے پاک پیغمبر ﷺ کے اخلاق سے آیا ہے عمل سے آیا ہے' صداقت سے آیا ہے" یدخلون فی دین اللّٰہ افواجا "اللہ کے دین میں فوجیں در فوجیں داخل ہو رہی تھیں تو آپ حضرات سے میری درخواست یہ ہے کہ آئندہ سارے علاقے میں مبلغ بن جائیں' سارے مومنین کو جمع کر کے آپ یہاں لائیں اللہ جتنی توفیق دے خود بخود مرکز کے ساتھ تعاون فرمائیں یہ کام آپ حضرات کے ذمے ہے۔ یہاں آنا یہ مستقل نیکی ہے بیٹھنا مستقل نیکی ہے' یہ مسجد میں رمضان المبارک میں جو اعتکاف بیٹھتے ہیں شاید لوگوں کو پتہ نہ ہو اعتکاف صرف اللہ کی رضا کے لئے مسجد میں بیٹھنا ہے' قرآن پڑھنے کا جدا ثواب ہے' نوافل پڑھنے کا الگ ثواب ہے' ذکر اللہ کا جدا ثواب ہے اللہ کی رضا کے لئے مسجد میں بیٹھنا یہ ایک مستقل نیکی ہے باقی علماء حضرات اس سلسلے میں جو مسائل بیان فرمائیں آپ ان کو ذہن نشین کر لیں اور احباب تک ان کو پہنچائیں۔ پاک پیغمبر ﷺ کا آخری جملہ یہ ہوتا تھا۔" فلیبلغ الشاہد الغائب "جو لوگ نہیں آئے' آنے والے یہ پیغام ان تک پہنچا دیں۔ حضور ﷺ آخر میں یہ جملہ کہتے تھے میں نے تقریر سے پہلے یہ جملہ کہہ دیا اس کی ایک وجہ ہے' سنت کا تقاضا تو یہ تھا کہ میں آخر میں کہتا لیکن اس زمانے کے لوگ دین کی طرف متوجہ تھے اللہ کی ان پر خصوصی رحمت تھی وہ قرآن کے حافظ تھے

اور حدیث کے بھی حافظ تھے ساری نگاہ ان کی آخرت پر تھی' ہمارے دور کے لوگوں کی نگاہ کیونکہ دنیا پر ہے دینی مسائل ان کو نہیں آتے یہ دیکھو نعرے مارنے والے کس طرح نعرے لگا رہے ہیں۔ میرے پاس اکثر ٹائم نہیں ہوتا میں آج بھی ایک تاریخ چھوڑ کر یہاں حاضر ہوا ہوں۔ ان حضرات نے مجھے اجازت دی ہے کہ ہماری یہ مرکزی کانفرنس ہے تم یہیں چلے جاؤ ورنہ میں جب کبھی آتا ہوں کسی کانفرنس میں اکثر مبلغین کی تقریریں سننے کا تو مجھے موقع نہیں ملتا جب ایک آدھ جملہ میں سنتا ہوں موضوع کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا ایک دفعہ جھنگ میں ایک کانفرنس میں گیا دفاع صحابہؓ کانفرنس تھی ایک مبلغ کہہ رہے تھے۔ ضیاء الحق صاحب چھوکری آ رہی ہے وہ تم کو دیکھے گی۔ اس کا دفاع صحابہؓ کے ساتھ کوئی جوڑ ہے' کوئی سوچ نہیں کوئی سمجھ نہیں' اللہ کے بندے کم از کم سوچو' سمجھو' یہ عوام الناس علماء و خواص کس کام کے لئے آتے ہیں' سپیکر چلانے والے بھی بیدار رہیں انہیں نیند آجاتی ہے' ساری قوم سوئی ہوئی ہے میں سپیکر چلاؤں تقریر کروں یا تقریر میں تمہیں نعرہ سکھاؤں؟ مسئلہ بھی تمہیں نہیں آتا اللہ کے فضل سے باپ دادا مسلمان تھا ہم مسلمان بن گئے۔

قارون

تو میرے بھائی توجہ کرو ساری زمین کے لوگ قارون کے خلاف ہیں کہ قارون بے دین تھا لیکن آپ سوچیں قارون خدا کو مانتا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو تسلیم کرتا تھا جس طرح ہم کلمہ گو ہیں گویا کہ اس زمانے میں وہ کلمہ گو تھا لوگ اس کے کیوں خلاف ہیں؟ بے دین تھا۔ لوگ کہتے ہیں بے ایمان تھا' خدا کو مانتا ہے حضرت موسیٰ کی نبوت و رسالت کو مانتا ہے موسیٰ علیہ السلام کا چچازاد بھائی تھا آپ حضرات نے کبھی سوچا اللہ نے اس کو مال عطا کیا تھا اس کے پاس بڑا خزانہ تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ نے تجھے بڑی دولت عطا کی ہے اللہ کا حق ادا کرو۔ اس نے کہا میں نے یہ مال اپنی فہم و فراست سے جمع کیا ہے خدا کا اس میں کوئی حق نہیں بس یہی ایک لفظ کہا۔ کیونکہ دین کے لئے ضروری مسئلے کا منکر ہو گیا اللہ نے سارا خزانہ اس کے سر پر رکھ دیا' وہ زمین میں دھنس گیا۔

میرے پیارے عزیزو! سارے حضرات تمام مسائل سے پہلے یہ بنیادی مسئلہ ذہن نشین کر لو ایک دین کے ضروری مسئلے کے انکار کرنے سے بندہ کافر ہو جاتا ہے۔ قارون نے دین کے ضروری مسئلے کا انکار کیا تھا چنانچہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا' یہ قادیانی کیونکہ دین کے ضروری مسئلہ ختم نبوت کے منکر ہیں اس

لئے ساری کائنات کے مومنین کا یہ اجماعی فیصلہ ہے کہ قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ان کو رشتہ دینا جائز نہیں ان سے رشتہ لینا جائز نہیں، رشتہ لینا اور رشتہ دینا حرام ہے، کیونکہ یہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں صرف کلمہ پڑھنے سے بندہ مومن نہیں ہو جاتا اللہ رب العزت نے قرآن مقدس میں فرمایا" ومن الناس من یقول امنا باالله وباالیوم الآخر "کئی لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں ہمارا خدا پر ایمان ہے اور قیامت پر ایمان ہے" وماھم بمومنین "لیکن مومن نہیں پاک پیغمبر ﷺ نے فرمایا" لا یومن احدکم حتیٰ یکون ھواہ تبعاًلما جئت بہ "اس وقت تک تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا دل ودماغ وخیال میرے لائے ہوئے پروگرام کے مطابق نہ ہو۔ میری شریعت وسنت کے مطابق نہ ہو، مومن وہ ہے جس کی زندگی پاک پیغمبر ﷺ کے فرمان کے تابع ہو۔ ہمارے اس دور میں بڑی بیماری یہ ہے کہ ہمارے دور کے لوگ چاہتے ہیں دین ہمارے تابع ہو، مذہب ہمارے تابع ہو، مسئلہ ہمارے تابع ہو، عزیزان محترم یہ بات ذہن نشین کرلیں دین ہمارے تابع نہیں ہم دین کے تابع ہیں۔ نبی کی شریعت ہمارے تابع نہیں ہم شریعت کے تابع ہیں۔ اللہ کا قرآن ہمارے تابع نہیں ہم قرآن کے تابع ہیں۔ نبی آخرالزماں ہمارے تابع نہیں ہم نبی آخرالزماں کے تابع ہیں۔ دل مانے یا نہ مانے دماغ تسلیم کرے یا نہ کرے مومن کی شان یہ ہے کہ پاک محمد ﷺ کے ہر فیصلے پر گردن جھکائے۔ یہ ہمارے دور کے لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ مسئلہ ہمارا دل ودماغ نہیں مانتا، یہ مسائل ہمارے دل ودماغ کے بنائے ہوئے نہیں ورنہ آپ حضرات میں سے جو زیادہ تعلیم یافتہ ہو مجھے بتائے کیا بات ہے ہر نماز کی اذان ہے، عید نماز کی اذان کیوں نہیں، جب اذان ختم ہوتی ہے آپ آخری لفظ کہتے ہیں "لااله الا الله" آگے محمد رسول اللہ کیوں نہیں کہتے۔ میرے پیارے عزیزو ہمارے دین کے قوائد واصول خالق کے بنائے ہوئے ہیں۔

دین اسلام

ہمارا سارا دین خالق کا بنایا ہوا ہے مخلوق کا بنایا ہوا نہیں۔ اللہ رب العزت نے اپنے کلام مقدس میں فرمایا، میرے پاک پیغمبر ﷺ اپنی امت کو کہہ دیجئے: "ان کنتم تحبون الله فاتبعونی" خدا سے محبت کرنے والو میرے پیچھے آؤ" لقدکان لکم فی رسول الله اسوة حسنه "نبی کی ذات گرامی میں بہترین نمونہ ہے حضور ﷺ کارخانہ کائنات کے لئے نمونہ بن کے آئے، سرچشمہ ہدایت بن کے آئے" من یطع الرسول فقد اطاع الله "جن لوگوں نے رسول کی اطاعت کی خدا کی اطاعت کی، محمد مصطفیٰ ﷺ کا ہر فیصلہ خدا کا فیصلہ ہے آپ تمام مسائل میں حضور ﷺ کی اتباع کریں۔ جناب رسالت مآب ﷺ اپنے گھر

میں تشریف لائے حضرت خدیجہؓ مغموم بیٹھی تھیں' حضور علیہ ﷺ نے پوچھا خدیجہؓ پریشان کیوں ہو' عرض کرتی ہیں یارسول اللہ ﷺ میرا چھوٹا بچہ فوت ہو گیا ہے میں سوچ رہی ہوں خدا جانے میرے بچے کا کیا حال ہوگا۔ حضور علیہ ﷺ نے فرمایا خدیجہؓ پریشان نہ ہو' میں نے تیرے بچے کو بہشت میں دیکھا ہے۔ حوران بہشت خدمت کر رہی ہیں۔ اگر تیری تسلی نہ ہو تو میں محمد ﷺ رب سے دعا مانگوں کہ تجھے تیرا بچہ بہشت میں دکھا دیں۔ حضرت خدیجہؓ فرماتی ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ میرے دیکھنے میں تو غلطی ہو سکتی ہے لیکن آپ ﷺ کا فرمان غلط نہیں ہو سکتا۔ تو میرے بھائی یہ ہے ایک مومن کا دین۔

قادیانی

سارے مومن مسلمان مل کے حکومت سے مطالبہ کریں کہ قادیانیوں کو احمدی کہنے کی اجازت نہ ہو' آپ اس مطالبہ پر متفق ہیں جو متفق ہیں بالا تفاق ہاتھ کھڑے کریں (نعرے) مرزا کا دل و دماغ صحیح نہیں تھا' آخر آپ لوگ سوچیں کہ قادیانیوں نے ایسے آدمی کو رسول اور نبی مانا ہے جس کا دماغی توازن بھی ٹھیک نہیں ہے۔ جو تا بھی نہیں پہچان سکتا تھا' گڑ کی ڈلی اور مٹی کے ڈھیلے کا امتیاز نہیں کر سکتا تھا' اللہ نے اسی کو نبی اور رسول بنانا تھا' صدیق اکبرؓ کو نہیں بنایا' فاروق اعظمؓ کو نہیں بنایا' عثمان غنیؓ کو نہیں بنایا' علی المرتضیٰؓ کو نہیں بنایا' مہاجرین واولین میں سے بھی کسی کو نہیں بنایا حالانکہ پاک پیغمبر ﷺ نے ان کے فضائل ومناقب صاف صاف بیان فرمائے تھے۔ پاک پیغمبر ﷺ نے فرمایا اللہ نے مجھے دو وزیر آسمان پر عطا کئے ہیں دو وزیر زمین پر عطا کئے ہیں۔ آسمان والے وزیر جبرائیل ومیکائیل ہیں زمین والے وزیر ابوبکرؓ وعمرؓ ہیں۔ اگر نبوت کا سلسلہ جاری ہوتا تو اللہ پاک ان کو نبی اور رسول بناتے لیکن حضور ﷺ نے تو صاف صاف فرمادیا: "لو کان بعدی نبی لکان عمر" میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا لیکن نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے پاک پیغمبر ﷺ کی نبوت قیامت تک رہے گی "لا نبی بعدی" میرے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا' آپ حضرات لوگوں سے سنیں گے وہ تاویلیں کرتے ہیں مناظرے کرتے ہیں' تاویل سے دعویٰ ثابت نہیں ہوتا۔

عقیدہ ختم نبوت

مناظرے سے دعویٰ ثابت نہیں ہوتا' دعویٰ ثابت کرنے کے لئے صاف صاف دلیل ہونی چاہئے' خاص کر دین کا مسئلہ صاف صاف قرآن میں ہو۔ جس طرح جناب رسول اللہ ﷺ کی رسالت اور ختم نبوت کا مسئلہ صاف صاف قرآن میں ہے صاف صاف حدیث میں ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا "انا

خاتم النبیین لانبی بعدی ’’خبردار میرے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا میں خاتم النبیین ہوں۔انبیاء کا سلسلہ میرے ساتھ ختم کردیا گیا ہےاب قیامت تک حضور ﷺ کی نبوت رہے گی‘حضور ﷺ کی رسالت رہے گی‘پاک پیغمبر ﷺ نے فرمایا’’اول الانبیاء آدم آخرھم محمد‘‘ پہلے نبی آدم تھےاور آخری نبی میں محمد ﷺ ہوں‘پاک پیغمبر ﷺ نے فرمایامیں آخری نبی ہوں تم آخری امت ہو‘صاف آیاہے کوئی تاویل میں نہیں کررہا‘مراد نہیں لے رہا حضور ﷺ پاک کا ارشاد ہے‘میں تمام لوگوں کی طرف نبی اور رسول بن کر آیاہوں‘میرے بعد انبیاء کا سلسلہ ختم ہوگیا ہے قیامت تک محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت اور رسالت رہے گی‘یہ حوالہ جات آپ ذہن نشین کرلیں‘نبی خدا سے دین لیتا ہے اللہ رب العزت نے فرمایامیں نے تمہارا دین کامل مکمل کردیا ہے۔ حضور ﷺ ساری کائنات کے لئے رسول ہیں’’ وما ارسلنك الا کافة اللناس‘‘اے محمد ﷺ ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کے لئے’’ ومآارسلنك الا رحمت للعالمین‘‘ساری کائنات کے لئے آپ رحمت بن کے آئے ہیں’’ انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا‘‘ میں تمام لوگوں کے لئے اللہ کا رسول بن کر آیاہوں‘پاک پیغمبر ﷺ ساری کائنات کے نبی ہیں۔جب حضور ﷺ کی نبوت کا آف تاب آگیاہے اب کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں۔قیامت تک محمد رسول اللہ کی نبوت رہے گی حضور ﷺ کی رسالت رہے گی‘حضور ﷺ کی شریعت رہے گی‘حضور ﷺ کا کلمہ رہے گا‘جو آدمی نبوت کا دعویٰ کرے گا اسلام سے خارج ہوجائے گا‘حضور ﷺ نے فرمایا تیس دجال کذاب آئیں گے‘نبوت کا دعویٰ کریں گے :’’انا خاتم النبیین لانبی بعدی‘‘خبردار میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوگا‘صاف صاف ارشادات ہیں میں کوئی تاویل نہیں کررہا‘مراد نہیں لے رہا‘آپ اپنے بچوں کو یہ ارشادات سنائیں اور ان کو بتادیں کہ حجۃ الوداع کا موقعہ‘عرفات کا میدان‘عصر کا ٹائم‘اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے’’الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا‘‘میں نے تمہارا دین پورا کردیا ہےاور اپنی نعمت پوری کردی پاک پیغمبر ﷺ کی شریعت مطہرہ کامل مکمل ہے اللہ نے فرمایاہر شئے کا بیان ہم نے کردیا‘ہم نے کتاب میں کوئی کمی نہیں کی حضور ﷺ کی نبوت ساری کائنات کے لئے ہے کامل مکمل دین آچکا ہے‘نئے مسئلے کی ضرورت نہیں ہے‘پاک پیغمبر ﷺ کی شریعت واضح ہے حضور ﷺ کی شریعت کا مسئلہ تیمم سے لےکر وضو تک۔

مرزائی اب یہ کہتے ہیں کہ مرزا ظلی نبی ہے ‘بروزی ہے‘تشریعی ہے‘غیر تشریعی ہے‘کوئی کہتا ہے :

ے محمد جس نے دیکھنے ہوں اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں
منم مسیح زماں منم کلیم خدا
منم محمد احمد کہ مجتبیٰ باشد

مرزائی کہتے ہیں غلام احمد قادیانی جو ہے یہ محمد مصطفیٰ ہے (نعوذ باللہ) ایسا مخبوط الحواس ہے کہیں کچھ کہتا ہے کہیں کچھ کہتا ہے اس مخبوط الحواس کے پیچھے آپ لوگ جا رہے ہیں میرے خیال میں اس مسئلے کے لئے سوچنا بھی گناہ ہے' صحابہؓ کے سامنے جب اسود عنسی' مسیلمہ کذاب کا مسئلہ آیا تو کسی نے مناظرہ نہیں کیا تلوار اٹھائی قتل کے سوا ان کا کوئی اور فیصلہ نہیں ہوا' تو آپ صحابہؓ کے شیدائی ہیں آپ یہ مسئلہ ذہن نشین کرلیں ان پر زیادہ دلائل بیان کرنے کی ضرورت بھی نہیں' مناظرہ کرنے کی ضرورت بھی نہیں' پاک پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ کی یہی سنت ہے باقی وہ (مرزائی) آئیں تو آپ ان سے کہیں کہ قرآن مقدس میں کہیں بھی مرزا قادیانی کی نبوت کے بارے میں کہیں بھی کوئی ثبوت دکھادیں حضور ﷺ کی حدیث میں صاف صاف الفاظ موجود ہیں۔ تاویل نہ کریں مراد نہ لیں۔

مہدی اور مسیح

وہ کبھی کہتے ہیں یہ مرزا مہدی ہے' حالانکہ حضور ﷺ نے فرمایا مہدی" من اولاد فاطمه" مہدی میری فاطمہؓ کی اولاد سے ہوں گے' مرزا غلام احمد قادیانی بی بی فاطمہؓ کی اولاد سے نہیں ہے یہ تو صاف مسئلہ ہے کبھی کہتے ہیں یہ عیسیٰ ابن مریم ہے حضور ﷺ نے واضح طور پر فرمادیا" ینزل عیسیٰ بن مریم " عیسیٰ بن مریم آسمان سے آئیں گے " فیتزوج "اور شادی کریں گے " ویولدله "اور ان کے بچے پیدا ہوں گے " ویمکث خمسه اربعین سنة"اور پنتالیس سال زمین پر رہیں گے " ثم یموت "پھر وفات پائیں گے " فیدفن معی فی قبری "میرے ساتھ میرے روضہ میں دفن ہوں گے :

"فاقوم انا وعیسیٰ بن مریم بین ابی بکرؓ وعمرؓ یوم القیامه"

میں اور عیسیٰ ابن مریم قیامت کے دن ابوبکرؓ و عمرؓ کے درمیان کھڑے ہوں گے واضح ہے۔

کوئی میں نے مراد آپ لوگوں کی سامنے نہیں لی کوئی تاویل نہیں کی' پاک پیغمبر ﷺ کی نبوت موجود ہے

سارے کہہ دیں حضور ﷺ کی نبوت موجود ہے جو آہستہ آہستہ کہے گا وہ بیمار ہوگا زور سے کہو' پاک پیغمبر ﷺ کی نبوت اور رسالت (لوگوں نے زور سے کہا) موجود ہے' نبی کی شریعت لوگوں نے کہا موجود ہے حضور کا کلمہ لوگوں نے کہا موجود ہے۔

حیات النبی ﷺ

پاک پیغمبر ﷺ حیات النبی ہیں قیامت تک محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت رہے گی اس لئے پاک پیغمبر ﷺ کی ازواج کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت نہیں ہے۔پاک پیغمبر ﷺ حیات النبی ہیں' باقی آپ حضرات محسوس بھی نہ کریں یہ میرا مسئلہ نہیں ساری زمین کے حنفی' شافعی' مالکی' حنبلی' عرب و عجم کے علماء مکہ مکرمہ مدینہ منورہ کے علماء ساری کائنات کے علماء کا اتفاق ہے کہ پاک پیغمبر ﷺ حیات النبی ہیں حضور ﷺ کے مزار اقدس پر صلوٰۃ و سلام پڑھا جائے حضور ﷺ سنتے ہیں کہ وہ ہمارے پاک پیغمبر ﷺ حیات النبی ہیں آپ کی نبوت قیامت تک رہے گی (نعرے) باقی یہ کتاب آپ حضرات کے لئے میں مدینہ طیبہ سے لایا ہوں اس کتاب میں لکھا ہوا ہے تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ عبدالستار تونسوی نے یہ کہہ دیا ہم نہیں مانتے میری بات سنیں میں عالم نہیں ہوں نہ زہد کا دعویٰ ہے نا تقویٰ کا' نہ امامت کا ہے نہ مسلمانوں میں زیادہ درجے کا مسلمان ہوں' ہاں ایک دعویٰ میرا ضرور ہے کہ دین میرا سچا مذہب' مسئلہ میرا سچا' آسمان زمین ٹکڑے ٹکڑے ہوسکتا ہے میرے دین کا مسئلہ جھوٹا نہیں ہوسکتا' یہ میرا کمال نہیں میرے پاک پیغمبر ﷺ کی شریعت اور سنت کا کمال ہے' میں چٹھی رساں ہوں اپنے پاک پیغمبر ﷺ کا پیغام پہنچارہا ہوں بس' اور میں ملک میں کہا کرتا ہوں کہ جس طرح پاکستان میں ہم اپنی طرف سے روپیہ نہیں بنا سکتے جو آدمی روپیہ اپنی طرف سے بنائے حکومت پاکستان کا غدار' جو کلمہ محمد ﷺ کا پڑھے مسئلہ اپنی طرف سے بنائے نبی آخرالزماں کا غدار' پاکستان میں سکہ وہی چلے گا جس پر حکومت پاکستان کی مہر ہے جو کلمہ محمد کا پڑھے گا مسئلہ وہی چلے گا جس پر نبی آخرالزماں کی مہر ہے (نعرے) میرے مشائخ کے اس مسئلے پر نبی آخرالزماں کی مہر ہے شیخ القرآن والحدیث سید انور شاہ کشمیریؒ علماء کے فرمان کے مطابق جن کو اسی ہزار کتاب حفظ تھی انہوں نے لکھا ہے کہ پاک پیغمبر ﷺ کے روضہ اقدس پر صلوٰۃ و سلام پڑھا جائے حضور ﷺ سنتے ہیں کئی ہزار علماء کے بھی استاد ہیں ہم لوگ روز اپنے علم کو دیکھتے ہیں اپنے زہد و تقویٰ کو دیکھتے ہیں اپنے مطالعہ کو دیکھتے ہیں ہماری کیا پوزیشن ہے ان اکابر کے مقابلے میں اور اس محدث کبیر نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے آئیں گے حج اور عمرہ کریں گے" ولیاتین علیٰ قبری" میری قبر پر آئیں گے مجھ کو

سلام کہیں گے میں عیسیٰ علیہ السلام کے سلام کا جواب دوں گا' عیسیٰ علیہ السلام کا مسئلہ بھی ساتھ آگیا' یاد رہے گا آپ کو۔ یہ حضور علیہ کا فرمان ہے۔ آج لوگ کہتے ہیں کہ یہ ضعیف حدیث ہے اس محدث کبیر نے لکھا ہے حاکم نے اس حدیث کو بیان کیا جس کی تصریح کی ہے کہ یہ صحیح حدیث ہے یہ ضعیف حدیث نہیں ہے اور ساتھ ساتھ ساری کائنات کے علماء اس مسئلہ پر متفق ہیں یہ کتاب میں آپ حضرات کو دکھارہا ہوں مدینہ طیبہ سے لایا ہوں اس میں لکھا ہے :" نحن نومن ونصدق به انه صلى الله عليه وسلم حيي يرزقه في قبري "ہم ایمان لاتے اور تصدیق کرتے ہیں اس بات کی کہ پاک پیغمبر علیہ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں ساری کائنات کے مسلمان اس مسئلہ پر متفق ہیں (نعرے) ساری کائنات کے علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے اگر یہ عربی والی عبارت آپ کو سمجھ نہیں آتی یہ دارالعلوم دیوبند کے شیخ التفسیر کی کتاب ہے یہ عالم ساری زندگی دارالعلوم میں قرآن کی تفسیر پڑھاتے رہے آپ سے اور مجھ سے قرآن زیادہ سمجھ آتا ہوگا' یہ بزرگ دن رات قرآن پڑھا رہے ہیں دارالعلوم دیوبند کے شیخ التفسیر نے لکھا کہ اہل سنت والجماعت کے تمام سلف وخلف کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں آگے لکھتے ہیں مشغول عبادت ہیں عرب وعجم کے حضرات متکلمین محدثین ومفسرین اولیاء اس موضوع پر مستقل رسالے لکھتے چلے آئے ہیں' ساری کائنات کے سارے اگلے پچھلے سنی اس مسئلے پر متفق ہیں۔ جو یہ عقیدہ نہیں رکھتا وہ سنی نہیں ہے۔ وہ معتزلہ جماعت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے جو عذاب قبر کے قائل بھی نہیں ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے بھی قائل نہیں ہیں اہل اسلام سے کئی مسائل پر انہوں نے اختلاف کیا ہوا ہے لہذا سارے مومن مسلمان یاد رکھیں پاک پیغمبر علیہ جو کہ حیات النبی ہیں قیامت تک آپ کی نبوت ورسالت باقی رہے گی کلمہ باقی رہے گا آپ کا ترکہ وارثوں میں تقسیم نہیں ہوگا لوگ جو ہیں جانتے ہیں اس بات کو کہ صدیق اکبرؓ نے فدک کا باغ اسی طرح تقسیم کیا تھا جس طرح حضور علیہ کرتے تھے فاروق اعظمؓ نے اسی طرح تقسیم کیا جس طرح حضور علیہ کرتے تھے۔ عثمان غنیؓ نے اسی طرح تقسیم کیا جس طرح حضور علیہ کرتے تھے۔ علیؓ حیدر کرار نے اسی طرح تقسیم کیا جس طرح حضور علیہ کرتے تھے۔ علی المرتضیٰؓ چوتھی جگہ پر اسی لئے آئے اصحاب ثلاثہ ہی کی تصدیق کرنے کے لئے آئے۔ اگر حضرت علیؓ پہلا خلیفہ بن جاتے پھر ابوبکرؓ وعمرؓ عثمانؓ کی تصدیق کون کرتا؟ اللہ رب العزت میرے پیر علی کو پہلا خلیفہ بنا سکتے تھے جس طرح اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے بچایا جس اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے گھر سے واپس کرایا میرے پیر علیؓ کو وہ خدا پہلا خلیفہ بنا سکتا تھا لیکن اصحاب ثلاثہ کی تصدیق وتوثیق کون

کرتا اللہ کو منظور تھا ابوبکرؓ وعمرؓ عثمانؓ کو خلیفہ بناؤں علیؓ کو ساتھ بٹھاؤں تاکہ کہنے والے یہ نہ کہیں اصحاب ثلاثہ نے فدک کا فیصلہ اپنی مرضی سے کیا علیؓ کی موجودگی میں کیا علیؓ کے مشورہ سے کیا۔ مولا علیؓ حیدر کرار نے فدک اسی طرح تقسیم کیا جس طرح ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ نے تقسیم کیا۔ ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ نے فدک اسی طرح تقسیم کیا جس طرح محمد مصطفیٰ ﷺ نے کیا۔ محمد رسول اللہ ﷺ سارے انبیاء کے بعد آئے سب انبیاء کی تصدیق کرنے آئے میرے پیر علیؓ چوتھی جگہ پر آئے اصحاب ثلاثہ کی تصدیق کے لئے آئے تو آپ حضرات جب طلباء کو پڑھائیں تو ان کو یہ بتائیں کہ صدیق اکبرؓ فدک اس طرح تقسیم کر گئے جس طرح حضور ﷺ کرتے تھے' فاروق اعظمؓ اس طرح تقسیم کر گئے جس طرح حضور ﷺ کرتے تھے' غنی اسی طرح تقسیم کرتے تھے جس طرح حضور ﷺ کرتے تھے شاید مشکوٰۃ کے حاشیہ پر کچھ غلط لکھا ہوا ہو۔ آپ اس کے پیچھے نہ جائیں حیدر کرار نے فدک اسی طرح تقسیم کیا جس طرح نبی ﷺ کرتے تھے چارے خلفاء پاک پیغمبر ﷺ کے نقش پر چل کر گئے۔

حیات النبی ﷺ پر اجماع

حضور ﷺ حیات النبی ہیں سارے مومنین اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے حتیٰ کہ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان نے یہ لکھ دیا ہے۔ پاک پیغمبر ﷺ حیات النبی ہیں روضہ اطہر پر صلوٰۃ وسلام پڑھا جائے تو حضور ﷺ خود سنتے ہیں۔ یہ شیخ القرآن کی سوانح حیات ہے۔ اگر مجھ پر اعتبار نہ ہو تو تقریر کے بعد خود یہ حوالہ پڑھیں یہ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ کی سوانح حیات ہے یہ مضمون شیخ القرآن کے سامنے اس کے رسالہ تعلیم القرآن میں چھپا تھا ان کی وفات کے بعد بھی یہ سوانح حیات میں چھاپا گیا ہے لکھا ہے کہ پاک پیغمبر ﷺ کے روضہ اطہر پر صلوٰۃ وسلام پڑھا جائے تو خود وہ سنتے ہیں شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ کے بھی دستخط ہیں دارالعلوم دیوبند کے قاری محمد طیبؒ کے بھی دستخط ہیں قاضی نور محمدؒ خطیب جامع مسجد قلعہ دیدار سنگھ کے بھی دستخط ہیں مولانا محمد علی جالندھریؒ کے بھی دستخط ہیں۔

مولانا محمد علی جالندھریؒ

مولانا محمد علی جالندھریؒ یہ ایسی شخصیت تھے جالندھریؒ میرے خیال میں ایسا خطیب شاید ہمارے زمانے میں زمین پر نہیں تھا ایسی فہم وفراست کے مالک تھے۔ مولانا محمد علی جالندھریؒ بڑے زیرک تھے مفکر تھے اللہ نے آپ کو فہم وفراست عطا کی تھی اور سمجھانے کا ایسا ملکہ عطا کیا تھا میرے خیال میں اللہ پاک

نے کسی خطیب کو ایسا ملکہ عطا نہیں کیا ایسے مخلص ترین حضرات کو آپ چھوڑ کر ادھر اودھر جاتے ہیں بھائی یہ لفظ تو کم از کم یاد کر لیں زمین و مکان کے کیس کے لئے آپ ماہر وکیل تلاش کرتے ہیں اپنی جان کی بیماری کے لئے ماہر حکیم و طبیب کے پاس جاتے ہیں اور میری درخواست یہ ہے آپ اپنے ایمان کو بچانے کے لئے ان اکابر مشائخ و بزرگان دین کے پاس آئیں امیر شریعت تو سارے ملک کے علماء کے استاد تھے بڑے خطیب تھے حضرت جالندھری ؒ بڑی فہم و فراست کے مالک تھے اور ہمارے شیخ المشائخ قطب الاقطاب حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم آپ حضرات کے سامنے موجود ہیں فقیہہ العصر بڑے محقق عالم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ بھی تشریف لائے ہیں اگر کوئی آپ لوگوں کو اشکال ہے ان لوگوں سے آپ پوچھیں ان کے زہد و تقویٰ سے فائدہ اٹھائیں ان کی بصیرت سے فائدہ اٹھائیں جس طرح زمین و مکان کے کیس کے لئے ماہر وکیل تلاش کرتے ہیں جان کی بیماری کے لئے ماہر ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں میں آپ سے درخواست کر رہا ہوں اپنے ایمان کو بچانے کے لئے ان بزرگوں کے پاس آئیں ان کی فہم و فراست سے فائدہ اٹھائیں ان سے پوچھ کر جائیں ایسی سوچ رکھنے والے آدمی جن کی ساری زندگی اسلام کی خدمت میں گذری ہے آپ ان سے تحقیق کریں آپ کو لوگوں نے تو ٹکڑے ٹکڑے سنائے مرزا قادیانی تو خود کہتا ہے کہ میرا دل دماغ بیمار ہے ذیابیطس کی بیماری میں مبتلا ہے جوتے کو نہیں پہچان سکتا ایسے آدمی کو آپ نبی تسلیم کر رہے ہیں علماء نے لکھا ہے کہ مرزا تو شریف آدمی بھی نہیں تھا دل و دماغ سے سوچیں کہاں جا رہے ہیں میں آپ حضرات کا خیر خواہ ہوں آپ سے یہ درخواست کر رہا ہوں کہ ماہرین شریعت کی تحقیق سے فائدہ اٹھائیں۔ نئے مسئلے نہ بنائیں۔

علمائے دیوبند کا عقیدہ

آپ حضرات تو کہتے ہیں کہ ہم دیوبندی ہیں مشائخ دیوبند کے ساتھ تعلق ہے ساری کائنات کے دیوبندی علماء کا متفقہ فیصلہ آپ حضرات کے سامنے آگیا آپ کو تو اس کے بعد سوچنے کی ضرورت بھی نہیں ہے قاری محمد طیب ؒ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم تھے اور ان کے یہ اصل الفاظ کتاب میں چھپے ہیں وفات کے بعد نبی کریم ﷺ کے جسد اطہر کو برزخ میں حیات حاصل ہے اور حیات کی وجہ سے روضہ اطہر پر حاضر ہونے والوں کا آپ ﷺ صلوٰۃ و سلام سنتے ہیں۔ قاری محمد طیب ؒ مہتمم دارالعلوم دیوبند شیخ القرآن والحدیث کئی ہزار علماء کے استاد تھے مولانا سید انور شاہ کشمیری ؒ فرماتے ہیں کہ پاک پیغمبر ﷺ حیات النبی ہیں اور آپ

کے روضہ اطہر پر پڑھا جانے والا صلوٰۃ و سلام آپ سنتے ہیں بلکہ میں نے عرض کیا ساری کائنات کے حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی عرب و عجم کے علماء ساری کائنات کے علماء کا یہ فتویٰ ہے حتیٰ کہ شیخ محمد ابن عبدالوھاب نے بھی عقائد کی کتاب میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ "حیی فی قبرہ" اپنی قبر مبارک میں بھی زندہ ہیں" یسمع سلاما وسلم علیہ" نبی کی قبر پر سلام پڑھا جائے تو حضور ﷺ سنتے ہیں یہ علماء دیوبند اہل سنت تھے ساری کائنات کی خوبیاں علماء دیوبند کے عقائد میں موجود ہیں ہمارے ہر مسئلے پر پاک پیغمبر ﷺ کی مہر اور تصدیق ہے ہمارا کلمہ طیبہ نبی والا ہماری اذان نبی والی ہماری نماز نبی والی ہمارا وضو نبی والا ہمارے مسائل تقریباً اہل سنت کے دین کے مسئلے پیدائش سے لے کر کفن دفن تک پر پاک پیغمبر ﷺ کی تصدیق اور مہر موجود ہے علماء دیوبند اہل سنت ہیں علماء دیوبند کا دین اصلی مذہب اصلی مسلہ اصلی۔ ہمارا ہر مسئلہ پاک پیغمبر ﷺ کے ہاں سے آیا ہے ختم نبوت کے مسئلے پر کہ پاک پیغمبر ﷺ نے فرمایا "لا نبی بعدی" خبردار میرے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا تو آپ یہ ساری کائنات کے علماء کا جن مسائل پر اتفاق ہو چکا ہے آپ ان مسائل کو مانتے ہیں یا نہیں مانتے جو حضرات مانتے ہیں ہاتھ اٹھائیں آپ حضرات کو نعروں کا شوق ہوتا ہے میرا خیال ہے کہ میں آپ کو ایک پھیرا دلوا دوں (نعرہ تکبیر) بیان تو میرا ہوا ہے آپ کا تو نہیں ہوا آپ آئندہ سال بکرے لائیں گے گھی لائیں گے آٹا لائیں گے، ویسے میں آپ حضرات کو مشورہ دے رہا ہوں یہ پیروں کے ماننے والے لوگ ایسے پیر کی خدمت میں تحفے لنگر کے لئے لاتے ہیں آخر یہاں جو کھانا پک رہا ہے یہ خرچ اس پر ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا خیر بہر حال یہ ضروری نہیں ہے بعد میں جماعت کے لوگ کہیں کہ یہ ذکر تو نے کیوں کیا یہ ذکر میں اپنی ذمہ داری پر کرتا ہوں تو آپ آئندہ آئیں گے انشاء اللہ کے اوپر آپ زیادہ زور نہ دیں شاید کسی مولوی نے آپ کو بتایا ہوگا اگر آپ کو یہ کہیں کہ شام کو ہمارے ہاں دعوت ہے کھانا کھانے کے لئے آئیں ہم نے کباب پکار کھے ہیں آپ کہتے ہیں انشاء اللہ آئیں گے آپ کہتے ہیں تسلی رکھیں ہم ضرور آئیں گے سارے حضرات دل سے وعدہ کرو آئندہ جلسے پر آؤ گے دوستوں کو بھی ساتھ لاؤ گے کوشش کرو گے جو لوگ لائیں گے ہاتھ اٹھائیں باقی یہ مسائل کے سلسلے میں مجھے یہاں بعض دوستوں نے کہا ہے کہ کیونکہ ختم نبوت کا جلسہ ہے ہم اور ہمارے عقیدے کے مطابق ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں آپ ہی کے متعلق کچھ بیان کر دوں میری رائے یہ نہیں ہے سارے اہل سنت کا یہ اجماعی عقیدہ ہے اگر آپ سنی ہیں تو اس عقیدے پر آپ ڈٹ جائیں یہ آپ حضرات مانتے ہیں کہ حضور ﷺ وفات کے بعد قبر مبارک میں آپ کا روح آپ کے جسم مبارک کے ساتھ ہمیشہ ہے جو مانتے ہیں ہاتھ اٹھائیں (نعرہ امام اہل سنت حضرت

تونسوی زندہ باد) یعنی سارے لوگ مر کر چلے جائیں اور میں یہاں رہ جاؤں اللہ کے بندے یہ کیسے نعرے لگا رہے ہو میں نے وہ نعرے بھی آپ حضرات کو بتانے ہیں پھر ایک مسئلہ کرنا ہے ابھی نماز سے دس منٹ باقی ہیں زور سے نعرہ لگائیں نعرہ تکبیر اللہ اکبر نعرہ رسالت محمد رسول اللہ تدبر معاویہؓ کئی لوگ کہیں گے کہ معاویہؓ کو کیوں ساتھ ملا دیا ہے میں نے نہیں ملایا نبی پاک ﷺ نے ملایا ہے ساری کائنات کو چھوڑ کر نبی ﷺ نے صدیقؓ کی بیٹی سے شادی کی فاروقؓ کی بیٹی سے شادی کی حضرت معاویہؓ کی بہن سے شادی کی میرے پیر حسینؓ نے حضرت معاویہؓ کی بھانجی کے ساتھ شادی کی اس کتاب میں لکھا ہوا موجود ہے کتاب سٹیج پر موجود ہے لیکن آپ حضرات چونکہ مسئلے پکاتے نہیں شوق نہیں ہے آپ کو یہ ایران کی چھپی ہوئی کتاب ہے کہ حضرت حسینؓ نے حضرت معاویہؓ کی بھانجی سے شادی کی تھی جس کا نام سیدہ لیلیٰ تھا یہ بیٹی تھیں سیدہ میمونہؓ کی سیدہ میمونہؓ بہن ہیں حضرت معاویہؓ کی بیٹی ہیں حضرت ابوسفیانؓ کی حضرت معاویہؓ کی ایک بہن پاک پیغمبر ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں حضرت معاویہؓ کی دوسری بہن سیدہ میمونہؓ حضرت حسینؓ کی ساس ہیں حضرت علی اکبر کی نانی ہیں یہ ایران کی کتاب کے صفحہ ۳۳۵ پر یہ حوالہ موجود ہے (نعرہ) یہ آدمی عادت سے مجبور ہے ایک بچہ نے ماں کو کہا اماں روز تو مجھے گالیاں دیتی ہے میں گھر سے نکل جاؤں گا ماں نے کہا او حرامی کب میں نے تجھے گالیاں دی ہیں اللہ کے بندے وقت گزر گیا پھر تم کہو گے ہماری نماز خراب کر دی ہے۔ نبی نے فرمایا ہے موت مومن کے لئے تحفہ ہے موت مومن کے لئے خوشبودار پھول ہے جس وقت مومن پر موت آتی ہے مومن کو اللہ کا دیدار نصیب ہوتا ہے مومن کہتا ہے کاش آج سے کئی سال پہلے مجھے موت آتی مجھے اللہ کا دیدار پہلے ہوتا موت مومن کو اصلی جگہ پر پہنچاتی ہے موت مومن کو وہیں داخل کراتی ہے موت کے سوا بہشت میں داخلہ ناممکن ہے اب تمہاری دعا قبول ہو جائے سارے مر کر چلے جائیں میں یہیں رہ جاؤں دعا کریں کہ اللہ پاک مجھے کلمہ حق بیان کرتے ہوئے شہادت کی موت نصیب فرمائے کئی لوگ کہیں گے کہ آپ جو کہتے ہیں کہ حیات النبی ہے حضور ﷺ کی وفات اور موت کا تو تو قائل نہیں۔ میں حضور ﷺ کی وفات کا قائل ہوں ”حیی قیوم“ اکیلا خدا ہے سارے انبیاء فوت ہو گئے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی آئیں گے اور وہ بھی وفات پائیں گے۔ پاک پیغمبر ﷺ کی وفات ہوئی انتقال پر ملال ہوا حضور ﷺ کو غسل دیا گیا حضور ﷺ کو کفن پہنایا گیا حضور ﷺ کا جنازہ پڑھایا گیا حضور ﷺ کی قبر مبارک تیار کی گئی حضور ﷺ کو دفن کیا گیا حضور ﷺ کا روضہ اطہر مدینہ طیبہ میں ہے ہزاروں کی تعداد میں لوگ حضور ﷺ کے روضہ اطہر پر درود و سلام پڑھتے ہیں ”حیی قیوم“ اکیلا خدا ہے

نبی کی وفات حق ہے لیکن فوت ہونے کے بعد قبر مبارک کے اندر روح مبارک کا آپ کے جسم کے ساتھ تعلق ہے یہ دوسرا مسئلہ ہے کہ قبر کے اندر آپ ﷺ کی روح مبارک کا جسم مبارک کے ساتھ تعلق ہے۔

کوئی مولوی تمہارے سامنے بیان کرے کہ" کل نفس ذائقة الموت ۰ کل من علیها فان ۰ انك میت وانهم میتون" یہ تمہیں بتا رہا ہوں کہ ہم حضور ﷺ کی وفات کے قائل ہیں۔پاک پیغمبر ﷺ کی وفات ہوگئی ہے" حیی قیوم "اکیلا خدا ہے' عیسیٰ علیہ السلام بھی آئیں گے اور فوت ہوں گے۔ حضور ﷺ کے ساتھ دفن ہوں گے۔ یہ دوسرا مسئلہ ہے کہ قبر مبارک کے اندر آپ ﷺ کی روح مبارک کا جسم مبارک کے ساتھ تعلق ہے۔ لیکن یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے جب حضور ﷺ کی وفات ہوگئی ہے تو آپ زندہ کیسے ہیں یہ قرآن میں لکھا ہے " ولا تقولو لمن یقتل فی سبیل الله اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون" جو میری راہ میں قتل ہو جائیں انہیں مردہ مت کہو زندہ ہیں۔ میں خدا گواہی دے رہا ہوں شہید زندہ ہے قتل کا خدا خود فرما رہے ہیں کہ جو میری راہ میں قتل ہو گئے ہیں " ولاتحسبن الذین قتلو فی سبیل الله امواتا"جو اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے انہیں مرا ہوا شمار مت کرو یہ خیال دل میں مت لے آؤ کہ شہید مر گیا بلکہ شہید زندہ ہے اللہ فرماتے ہیں جو میری راہ میں قتل ہو گیا اسے مرا ہوا مت کہو ایک آیت رہتی ہے جس کا میں آپ کو ترجمہ سنا کر ختم کرتا ہوں یہ دیکھو یہ آدمی ابھی آرہا ہے گویا یہ مجھے بلانے آیا ہے کہ بس کرو چلیں۔ واہ قوم کی قسمت مسلمان دین سے تھک چکا ہے جیسے اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے

:"انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین والتشهدا والصالحین" میں خدا کی نبیوں پر نعمت ہے صدیقین پر نعمت ہے شہداء پر نعمت ہے' صالحین پر نعمت ہے' اللہ نے شہیدوں کے لئے فرمایا ہے کہ ان کو مرا ہوا مت کہو شہید تیسرے درجہ پر ہے جو تیسرے درجہ پر ہے اسے زندہ کہہ رہے ہیں اور جو پہلے درجے پر ہیں یعنی نبی ان کو مردہ کہہ رہا ہے۔ حدیث میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا" الانبیاء احیاء فی قبورهم "نبی اپنی قبروں کے اندر زندہ ہیں پاک پیغمبر ﷺ نے فرمایا مسلم شریف کے اندر ہے کہ معراج کی رات میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے قریب سے گذرا تو" قائم یصلی "موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر کے اندر نماز پڑھ رہے تھے۔ نبی کا فیصلہ سچا کہ جھوٹا' سچا۔ماشاءاللہ اللہ آپ کی جان' پاکستان' ایمان کی حفاظت کرے۔ آمین۔

خطاب! حضرت مولانا عبدالواحد صاحب

نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذباللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیات اعمالنا من یھدہ اللّٰہ فلا مضللہ ومن یضلل اللّٰہ فلا ھادی لہ ۰ امابعد ۰ وقد قال تبارک وتعالیٰ فی الکلام المجید والفرقان الحمید ان اللّٰہ وملآئکۃ یصلون علی النبی یایھاالذین آمنو صلواعلیہ وسلموا تسلیما۰ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انا خاتم النبیین لانبی بعدی۰

ہمارے علمائے کرام اور دین پہ اپنا جان قربان کرنے والا طالب علم اور مسلمانو! افغانستان کے اندر ہمارے وہ شاگردوہ نوجوان سر پہ کفن باندھ کر میدان میں آگئے سب کہو سبحان اللہ۔۔۔۔۔۔ سبحان اللہ۔۔۔ ۔۔۔اور انہوں نے اپنی ماں کو رولایا اپنے باپ کو بے اولاد بنادیا انہوں نے سب کچھ چھوڑ دیا انہوں نے اپنے وطن کو الوداع کہہ دیا انہوں نے اپنی جانوں کو الوداع کردیا اور اپنے خون کا نذرانہ اپنے مولا کے سامنے پیش کردیا۔ میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں ہمارے بلوچستان کے اندر ایک مولانا شہید شمس الدینؒ تھا اس نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کردیا۔ آپ کی زندگی کس لیے ہے کیا آپ ایک روپے کے اندر ان کافروں کے ساتھ کھاتے ہو۔ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں اور میں حق جانب ہوں کہ تمام بلوچستان کے اندر الحمدللہ قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہے۔ سونے کا وقت گیا اب جاگنے کا وقت آیا ہے آپ ساری باتیں چھوڑ کر میدان میں آئیں اور کفن پہن کر میدان میں آؤ' اب ہمارے میدان میں آنے کا وقت آگیا ہے' اب دیکھنے کا وقت نہیں نہ ہی باتوں سے کام چلے گا اب ژوب کے اندر ہمارے بلوچستان کے ساتھی موجود ہیں الحمدللہ وہاں قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہے۔ وہاں ذکری مسئلہ چل رہا ہے وہاں انہوں نے کعبہ بنادیا ہے وہاں لوگ رمضان المبارک کی ستائیس تاریخ کو حج کرتے ہیں میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرے پنجاب کے بھائیو' میرے سندھ کے بھائیو' کس لئے آپ زندگی مانگتے ہیں حضور ﷺ کے سامنے بدر کے میدان میں ایک عورت روتی ہوئی آئی' دو سال کا دودھ پیتا بچہ گود میں لے کر آئی اور حضور ﷺ سے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے چھوٹے بچے کو جہاد کے لئے قبول فرمالیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ چھوٹا بچہ ہمارے کس کام آئے گا؟ اس نے کہا حضرت

محمد ﷺ کافروں کی طرف سے جو تیر آئے گا جائے آپ ﷺ کی طرف آنے کے میرے بچے کو اس کے سامنے کر دیا جائے تاکہ میں فخر کروں کہ میرا چھوٹا بچہ بھی شہید ہو گیا ہے۔

میرے بھائیو! ایمان کے لئے سب کچھ قربان کرنا پڑے گا اسلام کے لئے سب کچھ قربان کرنا پڑے گا حضور ﷺ کی ناموس کے لئے اگر جان کا نذرانہ' اولاد کا نذرانہ' اور خاندان اور مال کا نذرانہ ہو یہ سب کچھ پیش کرنا پڑے گا۔ (نعرہ تکبیر' اللہ اکبر)

عزیز بھائیو! گلہ تو آپ ہی سے ہے کسی اور سے نہیں ہے' امریکہ کے اندر کسی کافر نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا' روس کے اندر وہ روس جو کسی دور میں دنیا میں سپر پاور کہلاتا تھا اور جب اس نے سرزمین افغانستان پر اپنی فوجیں اتار دیں تو افغانستان اور پاکستان کے غیور علماء نے جہاد کا اعلان کیا تو دنیا کے لوگ کہتے تھے کہ یہ علماء دیوانے ہو گئے ہیں آگ کے ساتھ تماشا کر رہے ہیں۔ کہاں گئی وہ آگ سب کہو الحمد للہ۔۔۔۔۔ الحمد للہ۔۔۔۔۔ سارے روس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ ان کا سفینہ طوفانی ہو گیا ان کا بیڑا خود بخود غرق ہو گیا۔ آپ دیکھ لیں ہمارے بلوچستان میں دو تین ہفتے پہلے ایک دل ہلا دینے والا اور رُلا دینے کا واقعہ ہوا ظالموں نے دو لاکھ روپے ایک ظالم کو دے کر اور اس کو کہا جاؤ اس کو لے کر گاؤں میں گئے مسجد کو تالا لگا ہوا تھا مسجد کا دروازہ توڑ کر اندر سے قرآن کریم اور حدیث کی کتابوں کو نکالا اور جلا دیا۔ قرآن کریم اور احادیث کو جلایا گیا یہ ملک اسلامی ہے' اب نواز شریف اسلامی شریعت لے کر سامنے آرہا ہے سب کہو سبحان اللہ۔۔۔۔۔ سبحان اللہ۔

وآخر دعوانا الحمدللہ رب العالمین۔

خطاب! حضرت مولانا فتح محمد صاحب

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم ۔ امابعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ هوالذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولوکره المشرکون ۔ وقال اللہ تعالیٰ ۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ۔ صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسوله النبی الکریم ۔

واجب الاحترام قائد تحریک ختم نبوت مشائخ عظام اور علمائے کرام اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ کرم ہے

کہ آج اس سال پھر ہم ایک مرتبہ اس سٹیج کے تحت تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شریک ہیں۔ تحفظ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کا ایک نبیادی عقیدہ ہے یہ عقیدہ آج کا قائم کردہ نہیں ہے یہ اس وقت سے قائم ہے جب نبی کریم ﷺ نبوت لے کر آئے اور اس کے محافظین اول صحابہ کرامؓ تھے' اور تابعین تھے' پھر محدث فقہا اور آج تک کے علماء حق جو ہیں وہ اس عقیدہ کا تحفظ کرتے آئے ہیں۔ یہ ان تمام حضرات کی خوش قسمتی ہے جنہوں نے اس فرض مقدس کو ادا کرنے کی کوشش کی اور آج کے دور کا یہ ادارہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی یہ تحریک جو انگریز کے زمانے سے شروع ہے اور انگریز کے نظام کو للکارتی رہتی ہے وہ انگریز جو قادیانیت کا خالق تھا جس نے قادیانیت کو اس ملک کے اندر بسایا' جہاد کو حرام کیا اور مسلمانوں کے عقائد کے خلاف سازش کر دی۔ اس وقت بھی ہماری اس تحریک کے لئے علمائے کرام جنہوں نے پوری قوت اور جواں مردی کے ساتھ انگریز کو یہاں سے نکالا' ان کا مقابلہ کیا قادیانیوں کا مقابلہ کیا اور ان کے سامنے نہیں جھکے۔ پھر پاکستان بن گیا پاکستان کے بننے کے بعد یہ تحریک اسی قوت کے ساتھ کام کرتی رہی۔ اگرچہ بد قسمتی سے جو لوگ اس ملک کے حکمران بنے ان کے اندر غیرت ایمانی نہیں تھی۔ یہ ملک اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نام پر بنا ہے۔ اس میں ایسے کسی عقیدے کی آبیاری نہ ہونے دیں جو اسلام کے بنیادی عقائد کے برعکس ہو۔ انگریز نے قادیانیوں کو دودھ دے کر اسے پالا اسے توانا کیا جو کچھ انگریز کہتا رہا وہ قادیانی کرتے رہے۔ پھر وہ وقت آیا کہ تحریک ختم نبوت کی کوششوں سے قربانیوں سے اللہ تعالیٰ نے اس فتنہ قادیانیت کا قلع قمع کرنے کا سامان پیدا کر دیا۔ ایک تحریک (ربوہ) اسٹیشن سے شروع ہوئی جو پورے ملک کے اندر چھا گئی اور نظام مصطفیٰ ﷺ کی تحریک چلی اس نے حکمرانوں کا بیڑہ غرق کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے قادیانیت کا بیڑہ غرق کر دیا۔ یہ سب اس تحریک ختم نبوت کی کوششوں سے ہوا' لیکن افسوس کہ جو بات ملک کے قانون اور دستور کے اندر لکھی گئی جو بات ممبروں سے منوائی گئی جو حکمران اپنی زبان سے اس کے نعرے لگاتے رہے آج اس نظام کو عملی جامہ نہیں پہنایا گیا جس میں اللہ تعالیٰ کے احکام اس کے اصولوں کے خلاف اس ملک کے اندر داخل نہیں کئے گئے جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: " الیوم اکملت لکم دین کم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلا م دینا" یہ ختم نبوت کا نام ہے حضور ﷺ جب دنیا میں تشریف لائے اس دین کو اس نظام کو لائے کہ جس نظام کے بعد اور نظام نہیں ہے۔ وہ کھلی کتاب کی طرح نوع انسانی کے لئے ہے۔ وہ کامل دین ہے۔ نبی اکرم ﷺ جس دین کو جس نظام زندگی کو لائے ہیں وہ کامل ہے اس کے خلاف کوئی ایسا نظام قابل برداشت نہیں ہے۔ آج پھر اہل ایمان ایک معرکے سے دوچار ہیں اور وہ معرکہ یہ ہے۔ اس ملک

میں اسلامی نظام آئے گا یا انگریز کے وارث اپنے نظام کو جس کو انگریز ورثہ میں چھوڑ گیا ہے اپنائیں گے۔

حضرات! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو اس لئے بھیجا تھا کہ ان کی ہدایت ان کا دین حق ان کے نظام پر غالب ہو اور اس ملت کا وہی فرض ہے جو حضور ﷺ نے اپنی زندگی میں ادا کیا تھا: ”كذالك جعلنا كم امة وسطالتكونوشهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا“ تم نوع انسانی کے سامنے اللہ تعالیٰ کے دین کی شہادت پیش کرو اس نظام کو فطری نظری عملی ہر طرح سے پیش کرو جیسے حضور ﷺ نے پیش کیا تھا اور اسلام کو قائم کیا تھا۔ وہ فریضہ آج ہمارا ہے۔ اگر ہم ختم نبوت کا عقیدہ رکھتے ہیں اگر ہم سمجھتے ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد اور کوئی نبی نہیں ہے اور کوئی تعلیم برحق نہیں ہے تو پھر ہمارا حق بنتا ہے ہمارے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اٹھیں ہمارے ایمان کی غیرت بیدار ہو اور ہم ملک کے اندر کسی دوسرے نظام کو کسی دوسرے دین کو کسی دوسرے عقیدے کو کسی دوسری سیاست کو کسی دوسری معیشت کو نہ چلنے دیں۔ کھڑے ہو جائیں اور کہیں اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا ہمیں اور کوئی دین نہیں چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں جو عقیدہ ہم نے اپنایا ہے اس کے تقاضے پورے کرنے کی اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے۔ آمین!

واخر دعوانا ان الحمدللّٰہ رب العالمين •

خطاب! حضرت مولانا عبدالمالک صاحب

نحمده ونصلى علىٰ رسوله الكريم • اما بعد فاعوذ باالله من الشيطان الرجيم • بسم الله الرحمن الرحيم • ماكان محمد ابا !حدمن رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين وكان الله بكل شئى عليما • وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ولى خمسة الاسماء • انا محمد انااحمدوانا الماحى الذى يمح الله بهاالكفر وانا الحاشر الذى يحشر الناس على تداميه وانا العاقب الذى لانبى بعده •

حضرت پیر طریقت شیخ العلماء شیخ المشائخ حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم' جناب صاحبزادہ طارق محمود صاحب' جناب حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب' قائدین کرام علمائے عظام' مشائخ ملت دین کے مجاہدو ختم نبوت کے غازیو' السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

یہ اجتماع عظیم اجتماع ہے یہ علم کا اجتماع ہے ایمان کا اجتماع ہے یہ عمل کا اجتماع ہے یہ دعوت کا اجتماع ہے یہ تحریک کا اجتماع ہے یہ جہاد کا اجتماع ہے یہ جذبات ایمانی کے اندر جوش پیدا کرنے والا اجتماع ہے

یہ اسلامی تحریک کا اجتماع ہے یہ محدث دہلوی شاہ ولی اللہؒ سے لے کر تحریک کا ایک سلسلہ ہے یہ وہ اجتماع ہے جس سے کبھی سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ خطاب کیا کرتے تھے۔ یہ وہ اجتماع ہے جس سے کبھی سید محمد یوسف بنوریؒ خطاب کیا کرتے تھے۔ یہ وہ اجتماع ہے جس سے کبھی مولانا محمد علی جالندھریؒ اور قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ خطاب کیا کرتے تھے۔ یہ وہ تحریک ہے جو ایک صدی چلی اور ایک صدی چل کر کے کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ اس تحریک نے ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ آخر الانبیاء ہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ ان نبیوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے غلبہ عطا فرمایا جن کو اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی۔ آپ ﷺ اس دنیا سے اس حالت میں تشریف لے گئے کہ جو دین ان پر نازل ہوا قرآن پاک نازل ہوتا رہا پھر رسول اللہ ﷺ اس حال میں تشریف لے گئے کہ قرآن پاک کی تنزیل بھی مکمل ہو گئی محمد رسول اللہ ﷺ وہ نبی ہیں جو کامیاب ہیں وہ نبی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان کامیابیاں عطا فرمائیں۔ غلبہ عطا فرمایا افضل الانبیاء ہیں اور افضل الرسل ہیں خاتم النبیین ہیں رسول اللہ کے ہم پر بے شمار احسان ہیں محمد رسول اللہ ﷺ محمد بھی ہیں احمد بھی ہیں "الماحي الذي يمح الله من الكفر۔ قیامت کے روز حضور ﷺ آگے ہوں گے اور سارے انسان آپ کے پیچھے ہوں گے آپ امام ہوں گے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قیامت کے دن میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا۔ قیامت کے روز میں تکبر کے طور پر نہیں کہتا شکر کے طور پر کہتا ہوں۔ میرے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کا جھنڈا ہوگا اور میں اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گا۔ جو کسی نے کبھی نہیں کی ہو گی اور میں نے بھی پہلے نہیں کی ہو گی اسی وقت مجھے القا ہو گی اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یا محمد ﷺ "**ارفع راسک**" محمد اپنا سر اٹھاؤ اس وقت اس دنیا میں بھی اس مقام تک پہنچے جہاں تک کوئی نہ پہنچا لیکن آپ ﷺ کی یہ شان بھی ہے کہ جس طرح آپ ﷺ افضل البشر ہیں آپ ﷺ کی امت بھی افضل الامم ہے۔ جس طرح محمد ﷺ کی اونچی شان ہے "نصرت باالروح" میری مدد کی گئی۔ اس طرح محمد ﷺ کی امت کو بھی حصہ ملا ہے محمد ﷺ کی امت بھی فائق امت ہے علم کے لحاظ سے بھی فائق ہے ہدایت کے لحاظ سے بھی فائق ہے اور عمل کے لحاظ سے بھی فائق ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کس حصوں میں ضرورت ہے تو سارے شعبوں میں ہر دور کے اندر اس شعبوں کے اندر اس کے پاسبان ہوں گے کاملین ہوں گے ایسے لوگ ہوں گے جو میدان کے اندر آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ حضور ﷺ کی امت ہدایت یافتہ امت ہے حضور ﷺ کی امت ایسی امت ہے کہ جس میں کسی نبی کی ضرورت ہی نہیں ہے نبی کی ضرورت تو تب ہو جب یہ امت علمی لحاظ سے عملی لحاظ سے دعوت کے لحاظ سے ہدایت کے لحاظ سے

کسی شعبے میں محمد رسول اللہ ﷺ کی نیابت نہ کر سکتی ہو خلافت نہ کر سکتی ہو یہ بات نہیں ہے آپ ﷺ کی امت کی خصوصیت کی وجہ سے نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے اب دعوت کا کام اس امت نے سنبھال لیا ہے۔ صحابہ کرامؓ اس امت کو ملے وہ اتنے بڑے عالم کہ ان کے علم کے مقابلے میں کوئی ان کے آگے نہ ٹھہر سکا۔ عمل میں ان کے مقابلے میں کوئی نہ ٹھہر سکا۔ قوت میں ان کے مقابلے میں کوئی نہ ٹھہر سکا۔ وہ آگے بڑھتے چلے گئے طوفان بن کر سیلاب بن کر دنیا پر چھا گئے اور ہر دور کے اندر یہ امت میدان کے اندر یہ امت اپنا کردار ادا کرتی رہی ہے اس امت میں امام ابو حنیفہؒ پیدا ہوئے اس امت میں امام مالکؒ امام شافعیؒ امام احمد بن حنبلؒ پیدا ہوئے اس امت نے مجددین پیدا کئے اس امت نے علمائے دیوبند پیدا کیے شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے تحریک شروع ہوئی مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، علامہ انور شاہ کشمیریؒ، شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ، حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور آج کے دور میں دنیا بھر کے اندر مجاہدین اسلام دین کے جذبہ سے سرشار علماء آج بھی دنیا کے اندر موجود ہیں، اور امت اس مشن کو مکمل کرے گی جو مشن اس امت کے سپرد ہے اور وہ مشن کیا ہے وہ مشن ہے کفر کو مٹانا وہ مشن ہے امت مسلمہ کو متحد کرنا وہ مشن ہے قرآن و سنت کو نافذ و جاری کرنا اور وہ مشن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کا اقتدار ساری روئے زمین پر پہنچے گا۔

حضرات محترم! یہ ختم نبوت کے مجاہدین یہ دین کے متوالے یہ اسلام کے سپاہی یہ علمائے امت یہ دینی جماعتیں اور آج پاکستان اور دنیا بھر کے اندر پھیلی ہوئی اسلامی تحریک انشاء اللہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کو پہنچائے گی پاکستان میں نظام شریعت آئے گا افغانستان میں جو طالبان نے اسلام نافذ کیا ہے انشاء اللہ قائم رہے گا بلکہ دنیا کے دوسرے ملکوں کے اندر جیسے برطانیہ انشاء اللہ برطانیہ کے اندر بھی اسلامی حکومت قائم ہوگی امریکہ بھی اسلامی قلعہ بنے گا۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی پوری ہوگی۔ عیسیٰ بن مریم کا نزول ہوگا حکمران بنیں گے عدل قائم کریں گے، صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور یاجوج ماجوج کا دور ختم ہو جائے گا اور روئے زمین میں اسلام کی اشاعت ہو جائے گی کفر کو مٹا دیا جائے گا محمد رسول اللہ ﷺ کا اسم مبارک الماحی جو سچا اسم مبارک ہے وہ مکمل طور پر نافذ ہوگا دین غالب ہو جائے گا آپ کے راستے میں دنیا کی کوئی طاقت نہیں ٹھہر سکے گی اسلامی تحریک کے قافلے اسلام آباد نہیں واشنگٹن کی طرف رواں دواں ہیں۔ انشاء اللہ دین غالب ہوگا اللہ تعالیٰ اس تحریک کو اس جہاد کو اللہ تعالیٰ قائم و دائم رکھیں۔ آمین!

واخر دعوانا ان الحمدللّٰہ رب العالمین۔

خطاب! حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب

اعوذ باللہ من الشطن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ اللھم انصر الاسلام والمسلمین بنصرت امیرا المومنین ملا محمد عمر مجاہد المتوکل علی اللہ اکبر حفظھااللہ تعالی۔ اللھم صلی علیٰ محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلیٰ آل ابراہیم انك حمید مجید ۔

تیرے بہتے ہوئے خون کے قطروں سے آتی ہے صدائے الا اللہ
احیائے دین مبین کیلئے تجھ سا یہ تسلسل ہے واللہ
باطل کے پاس وسائل ہیں تیرا حامی وناصر ہے اللہ
قلت و کثرت شرط نہیں ہر فتح پر قادر ہے اللہ
اعمال پہ نظریں رکھ اپنی تیرے حال کا ناظر ہے اللہ
تو جب بھی پکارے برائے مدد' امداد کو حاضر ہے اللہ

ختم نبوت کے نوجوانو اور میرے اکابر بزرگو! اللہ رب العزت کے نبی نے دو اعلان کیے' پہلا اعلان یہ کیا" انا خاتم النبیین لانبی بعدی" نبوت ختم ہوگئی دوسرا اعلان کیا" الجہاد ماض الی یوم القیامۃ" جہاد جاری رہے گا۔ نبی نے امت کو مسئلہ بیان کیا پہلے نبی دین کا تحفظ اپنے خون کے نذرانے سے کرتا تھا جسکی طائف کی وادیاں گواہ ہیں بدر کے میدان گواہ ہیں۔ احد کے میدان گواہ ہیں نبی نے خون دیا دین زندہ ہوا۔ ابو جہل کا فتنہ مٹ گیا۔ نبی نے خون دیا اپنے دندان مبارک شہید کرائے۔ اللہ نے کفر کو توڑ دیا۔ پہلے خون نبی نے دیا انقلاب آیا۔ اب خون مجاہد نے دیا انقلاب آچکا ہے۔ دنیا دیکھ رہی ہے انقلاب اٹھا ہے کابل سے اٹھا ہے دنیا میں چھا جائے گا۔ دنیا کے لوگو تم یاد رکھو لو' امریکہ تو بھی یاد رکھ لے' اپنی قوت پہ نازنہ کرنا ایک دور تھا ماسکو سے اٹھنے والا انقلاب گورباچوف چالیس لاکھ فوج پہ حکمرانی کر رہا تھا۔ اس کو قوت پہ ناز تھا۔ اس نے حماقت کی۔ اس نے بزدلی کی۔ اس نے بے غیرتی کی۔ اس نے ماسکو سے سیکڈ میزائل پھینکے۔ افغانستان کی سرزمین پہ قرآن کے ٹکڑے کیے اللہ نے سویت یونین کو توڑ دیا۔ کلنٹن آج تو نے وہی جرم کیا ہے تو نے کروز

میزائل ہماری اسی سرزمین پہ مارے کروز کے ٹکڑے کیے وہ دور آنے والا ہے جس طرح سوویت یونین کے ساتھ ٹکڑے ہوئے کلنٹن تیری ریاستوں کے 53 ٹکڑے ہوں گے۔

ختم نبوت کے جیالو! یہ بات سن لو بڑی تحریکیں وہ انقلاب نہیں لاتیں جو تلوار کی نوک لاتی ہے' نہیں یقین آتا تو نبی کی زندگی کو دیکھ لو۔ اسما یہودی عورت آئی نابینا صحابی کی تلوار انقلاب لاتی ہے۔ ابو جہل کا فتنہ اٹھا ہے معاذؓ معصوم بچے کی تلوار کی نوک نے فتنے کو ختم کر دیا۔ مسیلمہ کذاب نے نبوت پہ حملہ کیا اور ایک غلام حضرت وحشیؓ نے تلوار کی نوک سے اسی فتنے کو زمین میں برباد کر دیا ختم نبوت کے خلاف ایک فتنہ قادیانی اٹھا' وہ انگریز کا دور تھا مسلمان غلام تھے ورنہ فتنہ مٹ جاتا۔ تو بھی سن لے برطانیہ کی بلوں میں گھس کے انقلاب کے نعرے لگانے والے احمدیہ کے نام پہ اسٹیشن کو جاری کرنے والے مرزا طاہر تو سن لے۔ وہ دن آنے والا ہے افغانستان سے اٹھنے والا انقلاب ماسکو کو بہالے جائے گا۔ امریکہ کے ٹکڑے کرے گا برطانیہ پر حکمرانی کرے گا' او مرزا طاہر تو بھی سن لے یا تیری گردن جھکے گی یا ہمارے قدموں میں غلام بن کر آئے گا۔ اس کیلئے ایک بات میں سب حضرات سے کہنا چاہتا ہوں۔ میں اس لیے نعرے روک رہا ہوں کہ میں نے اپنے قائدین اپنے اکابر کی منتیں کر کے صرف پانچ منٹ پہلے لیے ہیں۔ میں نے آخر میں بیان نہیں کیا کہ میرے دوستو' میں نے لمبا سفر کرنا ہے۔ میں نے اس لیے پہلے آپ دیکھ رہے تھے میں یہی کہہ رہا تھا کہ مجھے پہلے آپ وقت دے دیں تاکہ میں سفر کو جاری کروں۔ ہمارا سفر لمبا ہے۔ آج ملک میں سفر ہے کل کو ہماری گاڑیوں نے ماسکو جانا ہے ان گاڑیوں نے واشنگٹن جانا ہے اور دوستو یقین کر لو۔ یہ خطیبانہ انداز نہیں۔ اس کے پیچھے سولہ لاکھ شہدا کا خون ہے ملا کی اذان اور ہوتی ہے مجاہد کی اذان اور ہوتی ہے۔ ہم جو کہتے ہیں کر گزرتے ہیں اور تم سن لو قادیانیو' وہ دن آنے والا ہے میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں زبان سے دعویٰ نہیں کرتا۔ حقائق بتانا چاہتا ہوں اگر آج ہمارے امیر مرکزیہ اعلان فرمائیں' قادیانیت کا قبرستان بنانا ہمارا کام ہے۔ اعلان وہ کریں گے قبرستان ہم بنا دیں گے۔ ہم تو وہ ہیں جو تحریک چلا رہے ہیں۔ ہم نے پرامن تحریک چلائی ہے اپنے قائدین کے حکم پہ حکمرانو تمہارے ظلم سہہ لیے ہیں اس لیے کہ ہم مجاہد ہیں میدان جنگ کے طریقے سمجھتے ہیں۔ اپنے دشمن کو خوش بھی نہیں کرنا چاہتے جیسے ہمارے اکابر کہہ رہے تھے میں سپاہ صحابہؓ کے نوجوانوں سے یہ بات ضرور کہوں گا اور منت کے ساتھ کہوں گا۔ ہمیشہ سٹیج کے تقدس کی نزاکت کا خیال کیا کرو آپس میں ٹکراؤ گے تو دشمن خوش ہو گا۔ آپس میں مت ٹکراؤ۔ افغانستان کے سولہ لاکھ شہید تمہیں پیغام دے رہے تھے :-

؎ شہداء نے پکارا ہے تم کو فردوس کے بالا خانوں سے
ہم راہ وفا میں کٹ آئے تمہیں دیر ہے ابھی تک جانے سے
اے آگ نہ سمجھو کود پڑو گلزار اسے تم پاؤ گے
کیوں کٹ مرتے ہیں شمع پہ یہ پوچھو ذرا پروانوں سے

شہداء کا پیغام جو اصل میں کہنا چاہتا ہوں' شہداء نے خون دے کے تمہیں یہ پیغام دیا:۔

؎ جذبہ ہے جو سینے میں کچھ کانٹے بھی چبھ جاتے ہیں
اپنوں کے نشتر سہہ لینا ٹکرانا فقط بیگانوں سے

میں یہ بات یوں نہیں کہتا سپاہ صحابہؓ کے نوجوانو ہم نے اس مشن پہ تم سے زیادہ قربانی دی ہے ہم یوں نہیں کہ حکمرانوں سے ڈرتے ہیں۔ اللہ کی قسم نہ پہلے ڈرتے تھے نہ آج ڈرتے ہیں مگر ہم مجاہد ہیں ہم میدان جنگ کی حکمتوں کو بھی سمجھتے ہیں۔ حالات کو تم کیوں نہیں سمجھتے؟ انقلاب افغانستان میں آیا ہے ایران کو مروڑ اٹھا ہے ہم کہتے ہیں تہران تو سن لے مروڑ تجھے اٹھا ہے دست تجھے لگے' اناس کی گولیاں کھائے جاؤ۔ تیری سلوار کبھی صاف نہیں ہوگی۔ میں یہ بات کہہ رہا ہوں میں یہ بار بار کہتا ہوں۔ ہم سمجھتے ہیں میدان جنگ کوائے نوجوانو ہماری جنگ آج مرزائی سے ہے یہ اسٹیج قادیانیوں کے خلاف ہے اور انشاء اللہ ختم نبوت کے سٹیج سے قادیانیت کا جنازہ اسمبلی سے اٹھا ہے۔ وہ دور آنے والا ہے جب ان کے جنازے میدان جہاد سے نکلیں گے۔ اس کے لئے میں اپنے تمام نوجوانوں سے گزارش کروں گا کہ آج ہم ایک بات کا میرے دوستو عزم کرلیں اور اپنے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ کے سامنے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اعلان کردیں کہ جب بھی حکم دیں گے ہم حاضر ہیں ہم نہ ایران سے ڈرتے ہیں نہ روس سے ڈرتے ہیں اور ہم یہ اعلان کررہے ہیں:۔

؎ یہ عظمت باطل دھوکہ ہے
یہ سطوت کافر کچھ بھی نہیں
یہ مٹی کے کھلونے ہیں سارے
یہ کفر کے لشکر کچھ بھی نہیں
اللہ سے ڈرنے والوں کو باطل سے ڈرانا مشکل ہے
گر خوف خدا ہو دل میں یہ راہ امریکہ کچھ بھی نہیں

اغیار سے کہہ دو پیش کرے اخلاص مروت کی دولت
کردار سے قومیں بنتی ہیں افکار کے چکر کچھ بھی نہیں
اسلام اگر منظور نہیں قرآن اگر دستور نہیں
پھر لعنت اس آزادی پر یہ ملک و لشکر کچھ بھی نہیں

وآخر دعوانا ان الحمدللّٰہ رب العالمین ۔

خطاب ! حضرت مولانا عبدالغفور جھنگوی صاحب

نحمدہ ونصلی علی رسلہ الکریم امابعد!

محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
مقام نبی تو مقام نبی ہے صحابہ کی خاطر بھی ہم جان دیں گے
ہتھیلی پہ سر کو لئے پھر رہے ہیں امانت ہے ان کی بصدیار دیں گے

سب حضرات درود شریف پڑھ لیں۔ ایک گذارش ہے کہ آپ نعرہ خطیب کی تقریر کی مناسبت سے لگائیں کوئی ایسا نعرہ مت لگائیں جو خطیب کی تقریر سے مناسبت نہ رکھتا ہو۔ قابل قدر علمائے کرام ومعزز سامعین بالخصوص میرے اور آپ کے روحانی پیشوا تحریک ختم نبوت کے امیر جناب حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم ودیگر سامعین کرام ختم نبوت کا عقیدہ تمام مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے اور نظریہ ہے اور اس پر مسلمانوں کا ایمان ہے کہ محمد ﷺ کے بعد قیامت کی صبح تک کوئی بھی ظلی اور بروزی نبی نہیں آسکتا۔ مسلمانوں کا یہ ایمان ہے کہ آپ ﷺ پر نبوت کا دروازہ بند ہے آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا آپ ﷺ کے بعد کوئی رسول بن کر نہیں آئے گا۔ نبوت کا دروازہ بند ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ کی شریعت کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں آئے گی آپ ﷺ کے دین کے بعد کوئی نیا دین نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کے نظریہ کے بعد کوئی نظریہ نہیں آئے گا اور یہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ پر وحی کا دروازہ بند ہے اب جبرائیل علیہ السلام کسی پر وحی لے کر نازل نہیں ہوں گے۔ یہ تمام مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے۔ اب اگر کوئی آدمی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ محمد ﷺ کے بعد اور کوئی ظلی یا بروزی نبی ہو سکتا ہے وہ کافر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی مبعوث فرمائے' ان کو معصوم بنایا اللہ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کو نبوت ورسالت دی وہ اللہ کی معصوم شخصیات تھیں۔ آمنہ کے لخت جگر مدینہ کے در یتیم سرتاج الرسل امام القبلتین محمد ﷺ اللہ کے خزانہ میں یہ آخری نبی تھے۔ اس لئے اللہ رب العزت نے اعلان کردیا کہ میرے پیغمبر تیرے بعد کوئی رسول نہیں ہوگا تیرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تیرے بعد کوئی پیغمبر بن کر نہیں آئے گا تیرے اوپر رسالت ختم ہے تیرے اوپر نبوت ختم ہے تیرے اوپر وحی کا دروازہ بند ہے تیرے بعد نہ کوئی نبی آسکتا ہے نہ کوئی رسول آسکتا ہے نہ پیغمبر آسکتا ہے نہ وحی آسکتی ہے نہ جبرائیل وحی لے کر کسی کے اوپر نازل ہوسکتا ہے بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ اللہ نے کہا میرے پیغمبر تو آخری معصوم ہے میں تجھے بھیج کر یہ اعلان کرتا ہوں:

"الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا"

اے میرے پیغمبر! تو آخری معصوم ہے تو آخری پیغمبر ہے تو آخری رسول ہے تیرے بعد کوئی رسول نہیں آئے گا تیرے اوپر میں نے دین کو مکمل کردیا ہے دین کو اکمل کردیا ہے دین کو کامل کردیا ہے اب نیا دین نہیں آئے گا اب نئی شریعت نہیں آئے گی کوئی نیا رسول نہیں آئے گا یہ ہم سب کا عقیدہ ہے آپ ﷺ کے بعد رسول کوئی نہیں آپ ﷺ کے بعد نبی کوئی نہیں آپ ﷺ کے بعد جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر کسی کے اوپر نازل نہیں ہوگا۔ ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جو شخص آپ ﷺ کے بعد کسی اور کو رسول مانتا ہے وہ اسلام سے خارج ہے۔

واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

خطاب! حضرت مولانا فیروز خان صاحب

الحمدللہ وکفیٰ والصلوٰة والسلام علیٰ عبادہ الذین صطفی۔ امابعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ صدق اللہ مولانا العظیم۔

میرے قابل صد احترام بزرگو' علماء کرام' مشائخ و دیگر حضرات! اس نوجوان مجاہد کی تقریر سن کر دلی اطمینان ہوا کہ انشاء اللہ ہمارے سارے مسائل حل ہوں گے آج اس قدر گئے گزرے دور میں ایسی تقریریں ہم سے نہیں ہوتیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان سے ایسی تقریریں نہ ہوتی تو میں مایوس ہوجاتا کہ

ہمارے جوانوں میں جذبہ نہیں ہے اور نظر آتا ہے کہ یہ پورے طور پر جذبہ ہے' انتہائی پر عزم نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اجر کو بڑھائے اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بزرگوں کے طریق کے مطابق چلنے کی توفیق دے۔ جس طرح میرے اس نوجوان نے کہا کہ مجاہد جہاد کے طریقوں اور حکمتوں کو جانتے ہیں ہمیں حکمت بھی جاننی چاہئے سٹیج کو اسی اعتبار سے استعمال کرنا چاہئے جو کچھ کہا اس میں ایک بات بھی غلط نہیں ہے باتیں سب ٹھیک ہیں۔ ایمان سب کا وہی ہے کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں۔

بہر حال اس وقت اب ختم نبوت کے بارے میں علمائے کرام خطاب کر رہے ہیں خطاب کریں گے صرف چند الفاظ میں آپ سے گفتگو کروں گا۔ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بھیج کر کے یہ دین مکمل کیا۔ ابھی آدم پیدا ہی نہیں ہوا تھا اس وقت بھی خاتم النبیین تھے اب سمجھ نہیں آتی۔۔۔۔۔۔کہ تمام جتنے نبی ہیں ان کی نبوت کا تو اللہ تعالیٰ کے ہاں پہلے سے لکھا جا چکا تھا۔ حضور ﷺ کی نبوت کا خصوصیت سے کیوں ذکر ہوا؟ تو توجہ سے چند منٹ میری بات سنئے آپ حضرات کے لئے' علماء کے لئے نہیں بلکہ ان سے تو استفادہ ہی کروں گا میں' تو معلوم یہ ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کے بعد ختم نبوت کا کوئی امکان ہی نہیں ہے اس لئے کہ نبوت کی ابتداء حضور ﷺ سے ہوئی کہ اور ہمیشہ یہ دستور رہا ہے کہ جس درخت کی ابتداء جس بیج سے ہوتی ہے انتہا اسی پر ہوتی ہے ہمیشہ جو اول ہوتا ہے وہی آخر ہوتا ہے اگر آپ دیکھیں کہ گندم کا دانہ زمین میں ڈالیے تو دانہ کچھ دنوں بعد غیب ہو جاتا ہے کہیں نظر نہیں آتا وہ ڈھل کر کے پودے میں بدل جاتا ہے۔ آہستہ آہستہ آخر میں آپ دیکھیں گے وہ سارے درمیان میں سے گھاس پھوس بن کر کے اڑ جاتے ہیں صاف ستھرا دانہ بچ جاتا ہے تو حضور ﷺ ہی کی نبوت سے سب نبیوں کو یہ نبوت ملی ہے حضور ﷺ کی نبوت اصلی ہے' اصلی بایں معنی کہ سب سے اول ہے' مجھ پر ایک آدمی نے اعتراض کیا کہ باقی نبیوں کی نبوت عارضی ہے میں نے کہا جی عارضی نہیں ہے آپ میری بات سمجھے نہیں ہیں۔ یہ ایک چراغ ہے اس چراغ سے اب دوسرا چراغ جلائیں گے ہر چراغ کی روشنی اپنی ہے ہر چراغ کی روشنی اصلی ہے لیکن اس چراغ سے روشنی لی ہے' اس معنی میں "ھوالاول" "سب سے اول میں وہ ہیں۔" "اعطیت علم الاولین والآخرین" کا یہی مفہوم ہے کہ سب سے پہلی نبوت جو ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ کو ملی ہے عالم ارواح میں اور سب سے آخر دنیا میں وہی آئے انہوں نے اس کی تکمیل کی ہے درمیانی عرصے کے اندر آپ دیکھئے مختلف علاقوں میں مختلف قوموں میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام آئے ہیں قرآن کو اٹھا کر دیکھئے ہر بستی کے لئے الگ الگ نبی کا نام لیا گیا لیکن محمد ﷺ کے بارے میں یہ نہیں کہا گیا کہ مکے کے لئے بھیجا ہے یا مدینے کے لئے بھیجا ہے بلکہ "یا

ایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا" تمام انسانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ پھر ختم نبوت کی دلیل قرآن میں موجود ہے۔ کسی نبی کی اس وقت ضرورت پڑتی ہے کہ اس کی کتاب یا وہ خود موجود نہ ہو انبیاء بنی اسرائیل میں بار بار آتے رہے اس لئے کہ توریت میں گڑبڑ ہوتی رہی اور وہ اس کو درست کرتے رہے۔ لیکن دشمن دوست سب اس بات کے معترف ہیں جو محمد ﷺ کو خدا کا نبی نہیں مانتا وہ بھی یہ اقرار کرتا ہے کہ جو محمد ﷺ نے کتاب امت کے حوالے کی تھی جیسی چھوڑ کر گیا تھا آج بھی ویسی ہے اس میں ایک زبر زیر کا فرق نہیں آیا۔ اس دنیا کو اعتراف ہے کہ محمد ﷺ کے سوا کسی کی کتاب دنیا میں آج موجود نہیں ہے 'کسی کے پاس مذہب ہے ہی نہیں 'اگر مذہب دنیا میں ہے تو صرف مسلمان کے پاس مذہب ہے' اس لئے ساری دنیا اس کے خلاف کھڑی ہو گئی ہے کہ اگلا دور مذہب کا آرہا ہے ہمارے پاس تو مذہب ہے ہی نہیں مذہب مسلمانوں کے پاس ہے تو نبی علیہ السلام کے پاس جو اعزاز ہے وہ کامل اور مکمل ہے ہمارے پاس موجود ہے۔ اب کسی نئی نبوت کی ضرورت نہیں ہے اب کس کی ضرورت ہے مجاہدین کی ضرورت ہے ایسے مجاہدین کی ضرورت ہے جو اس کو نافذ کریں ہر صدی میں اللہ تعالیٰ ایسی جماعت پیدا کر دیتا ہے جو دین کی تجدید کرتی ہے دین کی تبلیغ کرتی ہے دین کو پھیلاتی ہے اب مرزا صاحب اگر کہیں اپنے آپ کو نبی' ناراض نہ ہونا مولانا محمد حیات صاحبؒ فرماتے تھے کہ میں اسے مرزا صاحب ہی کہا کرتا ہوں وہ مرزا صاحب کہہ کر کام چلاتے تھے اگر مرزا صاحب کوئی نئی چیز لائے ہو؟ تو پھر میں کسی مسلمان کو نہیں کہتا کہ اس پر غور کرے کوئی سکالر غیر مسلم غور کرتا کہ کوئی نئی بات لایا ہے جو قرآن میں موجود نہیں ہے۔ وہ کہتا ہے نئی بات بھی کوئی نہیں لایا میں 'میرا دین بھی وہی ہے جو قرآن ہے' سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر آیا کیوں؟۔ آخر مقصد کیا ہے' تو مقصد واضح ہو گیا صرف انگریز کی غلامی کرانی ہے اور اس قوم کے دلوں سے جذبہ ایمانی نکالنا ہے جرات وحمیت نکالنی ہے اور خود کاشتہ پودا بن کر اس کے قدموں میں گویا کہ اپنا سر رکھنا ہے جس طرح آج بھاگا طاہر وہیں برطانیہ میں اس کو پناہ ملی 'اور مشہور مثال ہے پنجابی میں کہ :"جھتے دی کھوتی اتھے جا کھلوتی" یہ جہاں کی نبوت تھی وہیں جا کر کے کھڑی ہو گئی۔

میرے بھائیو! اس وقت خصوصیت کے ساتھ میں ختم نبوت کے ذمہ دار حضرات کی توجہ دلاتا ہوں اس طرف اور پہلے بھی وہ کام کر رہے ہیں اور بہت اچھا کر رہے ہیں۔ جس قدر قادیانی لوگوں کو ویزے کا لالچ دے کر کہ دوسرے ملکوں میں تمہیں نوکریاں ملیں گی مرزائی بنا کر ان کے دستخط کرا لیتے ہیں۔ ان کا پیچھا کیا جائے اور مسلمانوں میں یہ تعلیم عام کی جائے یہ صرف وہ لوگ جو ختم نبوت کے مبلغ ہیں یہ

صرف ان کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے اس لئے عرض کر رہا ہوں یہاں سینکڑوں آدمی سننے آئے ہیں ہر آدمی یہ محسوس کر لے اپنے اردگرد ماحول کو دیکھے کہ اگر کہیں قادیانی کی سازش ہو رہی ہے تو بطور مسلمان فوراً اس فتنہ کے خلاف ایکشن لیں۔ میں ایک بات عرض کیا کرتا ہوں کہ میرے پاس کئی دوست آکر کہتے ہیں جی فلاں مرزائی کے گھر ڈش انٹینا لگا ہوا ہے تو میں ایک ہی حل بتاتا ہوں کہ جرات کا مظاہرہ کر کے توڑ دیں یہ سب کچھ کہتے ہیں جی یہ تو کیس بن جائے گا جب ان مرزائیوں کو تبلیغ کی شرعاً و قانوناً اجازت نہیں تو پھر یہ سب کچھ کیوں ہے ہم اتنی بزدلی سے کام نہ لیں۔ یہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے تو ختم نبوت والے حضرات جو کچھ کر رہے ہیں اس وقت ماشاء اللہ ایک اچھا خاصا کام ہو رہا ہے ہمیں کچھ سیالکوٹ والوں کو شکایت تھی کہ مبلغ تھوڑے ہیں اب مستقل ایک مبلغ ہے اور نوجوان ہے اور بڑا اچھا کام کر رہا ہے۔

میرے بھائیو' میرے نوجوانو! خصوصیت کے ساتھ آپ لوگ یہ علم حاصل کریں آپ ہی نے یہ کام کرنا ہے اور میرے بھائیو اس وقت جو ملک میں فتنہ فساد ہو رہا ہے جو قتل و غارت ہو رہی ہے سنی شیعہ کے ذمے لگا رہے ہیں شیعہ سنی کے ذمے لگا رہے ہیں۔ بے شک سنی ہو یا شیعہ ہو لیکن اس قتل و غارت میں کوئی جماعت ملوث نہیں ہے اس قتل و غارت میں خالصۃً قادیانی ملوث ہیں سارے مسلمانوں کو اکسا کر کے کسی کو شیعت پر اکسا کر کے کسی کو سنیت پر اکسا کر کے لڑاتے ہیں۔ شیعوں سے ہمارا وہی اختلاف ہے جو ہمارے دوستوں نے کہا لیکن یہ کسی نے نہیں کہا کہ اگر اختلاف ہے تو گولی سے مارو ہم تو قادیانیوں کے بارے میں بھی نہیں کہتے ہم کہتے ہیں کہ قانونی کارروائی کی جائے اور اس پر نظر رکھی جائے یہ جتنے دہشت گردی کے واقعات ہوئے ہیں' ان کے پیچھے اگر آپ کھوج لگائیں گے تو لازماً قادیانی نظر آئیں گے جس طرح مرزا طاہر پیشن گوئیاں کرتا رہتا ہے جس طرح مرزے کی کوئی پیشن گوئی میرا دعویٰ ہے صحیح ثابت نہیں ہوئی اس طرح اس کی بھی جھوٹی ثابت ہوں گی۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا کہنا یہ چاہتا ہوں کہ اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے نوجوانوں کو تیار ہونا چاہئے آج ختم نبوت کے مبلغ بہت اچھا کام کر رہے ہیں کتابیں چھپی ہوئی ہیں آج کسی آدمی پر یہ مخفی نہیں کہ یہ کافر ہیں لیکن یہ طریقہ کہ کافروں سے نمٹیں کس طرح ؟ اس سوال پر غور کرنا چاہئے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین ۔

خطاب! حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر

الحمدلله وحده والصلواة والسلام علی من لانبی بعده. رب شرح لی صدری ویسرلی امری واحلل عقدة من للسانی یفقهوا قولی. اللهم صلی علی سیدنا محمدوعلیٰ آل سیدنا محمد وبارك وسلم علیه. یارب صل وسلم دائماً ابدا. علی حبیبك خیر الخلق كلهم.

محترم بھائیو' عزیزو! اللہ تعالیٰ کا ہمارے اوپر احسان ہے کہ اس نے اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی شان اور عظمت اور آپ ﷺ کے منصب ختم نبوت کو بیان کرنے اور سننے کے لئے ہمیں یہاں اپنے گھر بیٹھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ بیان کرنے والوں کو صحیح بیان کی اور ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ گیارہ بج گئے ہیں' بڑے بڑے خطیب اور مقرر حضرات کی لمبی فہرست ہے اور اگر میں موضوع کو کھلے دل سے بیان کرنا شروع کردوں تو بھائی آزمائش ہوگی۔ اس لئے میں تقریر لمبی نہیں کروں گا۔ اب تک جتنی تقریریں ہوئی ہیں' بہت پرجوش ہوئی ہیں اور پھر آپ کے نعرے یہ اور بھی جوش میں اضافہ کردیتے ہیں۔ میرے جیسے بوڑھے آدمی کو تو ڈر لگتا ہے کہ کہیں اس جوش کا اثر میرے اوپر بھی نہ ہوجائے اور میں بھی کہیں اپنا سارا زور نہ لگادوں۔ ختم نبوت کے ایک خادم کی بات یاد آتی ہے ہمارے بزرگوں میں حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ اپنے دور کے سب سے بڑے عالم سمجھے جاتے تھے اور ان کو چلتا پھرتا کتب خانہ کہا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو باطنی کمال اتنا عطا فرمایا تھا کہ ان کے اندر کی روشنی ان کے چہرے سے جھلکتی تھی جیسے صحابہ کرامؓ کے متعلق قرآن کریم نے تعریف فرمائی ہے:

"سیما هم فی وجوههم من اثر السجود"

حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ نے لکھا ہے کہ اس آیت کی تفسیر میں ہے کہ جب کسی مجمع میں کوئی صحابیؓ بیٹھا ہوتا تھا تو وہ اپنے چہرے کے نور سے پہچان لیا جاتا تھا۔ حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ کی ایک بات عرض کرتا ہوں کہ ملتان اسٹیشن پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ایک ہندو ریلوے کا ملازم سامنے سے گزرا چہرے پر نظر پڑی' نظریں جم کے رہ گئیں۔ وہیں کلمہ لا اله الا الله محمد رسول الله پڑھ کے مسلمان

ہو گیا۔ انگریز کا زمانہ تھا ایک مسلمان عورت نے ریاست بہاولپور میں دعویٰ دائر کیا تھا کہ میرا شوہر مرزائی ہو گیا ہے۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا ہے لہٰذا میرا نکاح ختم کر دیا جائے یہ مقدمہ بہاولپور بہت لمبی داستان ہے اس کی میں تفصیل میں نہیں جاتا۔ تو جب اس مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی تو مرزائیوں نے اپنی پوری قوت جمع کر دی بہاولپور میں اور بہاولپور کے علماء نے دارالعلوم دیوبند میں خط لکھا کہ آپ حضرات اسلام کی نمائندگی اور ترجمانی کے لئے تشریف لائیں۔

حضرات گرامی! حضور ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ کے ساتھ جو ایک مسلمان کو عقیدت ہوتی ہے وہ کھینچ کے لائی تو یہاں ہم حاضر ہیں اسی ایک نیت اور ارادے کے ساتھ۔ اور پھر ایک بات عرض کر دوں حضرت انور شاہ کشمیریؒ نے صرف خود مرزائیت کی تردید نہیں کی تھی بلکہ علماء کو بھی متوجہ کیا جب کمزور ہو گئے ایک قدم نہیں چل سکتے تھے خدام کو فرمایا میری چارپائی کو اٹھا کر دارالعلوم دیوبند میں لے چلو اور جب وہاں لے گئے تو سارے علماء کو اکٹھا کیا گیا فرمایا میں چل نہیں سکتا کمزور ہوں چارپائی اٹھوا کر تمہارے پاس آیا ہوں یہ بات کہنے کے لئے کہ جو چاہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی مجھے شفاعت نصیب ہو وہ رسول اللہ ﷺ کی عزت اور عظمت کی حفاظت کرے اور فتنہ مرزائیت کو مٹانے اور مسلمانوں کو اس سے بچانے کی کوشش کرے۔

حضرت شاہ صاحبؒ کا فتویٰ یہ ہے جو تمام علماء کا مرکز تھا اور جس کی نظیر آج کے دور میں دنیا میں نظر نہیں آتی وہ فرماتے تھے کہ تمام کفروں سے بڑھ کر مرزائیوں کا کفر ہے جھوٹے مدعی نبوت کا کفر ہے۔ اور فرماتے تھے کہ فرعون اور ہامان کے کفر سے بھی جھوٹے مدعی نبوت اور اس کے ماننے والے کا کفر زیادہ ہے آپ حضرات جانتے ہیں کہ فرعون نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا یا نہیں ؟۔ خدائی کا دعویٰ کرنے والے کے مقابلے میں جھوٹے مدعی نبوت کے کفر کو حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ بڑا کفر قرار دے رہے ہیں اور فرماتے کہ سب کفروں سے بڑھ کر بڑا کفر ہے میں زیادہ تفصیل میں نہیں جا سکتا یہ عرض کرتا ہوں کہ میرے دوستو! کہ نعرے میں اور اپنی تقریر میں یہ سوچ لینا چاہیئے کہ ہماری بات سے جس کو ہم اپنی بات سے فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں اس کو فائدہ پہنچ رہا ہے یا نہیں۔ کہیں نقصان تو نہیں پہنچ رہا۔ اللہ میرے ان الفاظ کو قبول فرمائے اور اس جماعت کو کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین

واخر دعوانا الحمدللہ رب العالمین•

خطاب! حضرت مولانا احمد میاں حمادی صاحب

خطبہ مسنونہ حمد و صلواۃ کے بعد فرمایا!

میرے محترم دوستو! ہماری موجودگی میں ایک شخص نہیں دو چار پانچ دس پندرہ نہیں پورے ملک کے اندر ہزاروں کی تعداد میں ایک منظم شیطانوں کی جماعت ہے جن کا عقیدہ ہے اور پرچار کر رہے ہیں اور تبلیغ کر رہے ہیں کہ نعوذ باللہ محمد رسول اللہ ﷺ کا دعویٰ غلط تھا یہ اسلام صحیح نہیں ہے بلکہ قادیانیت حقیقت میں اسلام ہے' اور ہم چپ ہیں یہ کیسی مسلمانی ہے؟ میں معذرت کے ساتھ ادب کے ساتھ ان حضرات سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ صدیق اکبرؓ سے لے کر ادنیٰ درجے کے صحابیؓ کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی عزت کے بارے میں یہ معاملہ پیش ہو' صدیق اکبرؓ کیا فرمائیں گے کہ صحابہؓ کی عظمت کا خیال کیا' رسول اللہ ﷺ کی عظمت کا خیال نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کے ساتھ صحابہؓ کی عظمت کا رشتہ ہے "محمد رسول اللہ والذین معه اشداء علی الکفار" رسول اللہ ﷺ درخت ہیں صحابہؓ شاخیں ہیں اگر درخت کی جڑیں کاٹی جائیں شاخیں ہری نہیں ہو سکتیں' موٹی سی بات ہے سمجھتے کیوں نہیں۔ میرے محترم دوستو یہ اونچی نیچی بات نہیں ہے یہ حقیقت ہے جس پر آپ کو غور کرنا پڑے گا' آپ کو ماننا پڑے گا۔ آپ کس شہر میں ہیں کن شیطانوں کے شہر میں ہیں اور کس طرح ختم نبوت کے رضاکاروں کو شکار بناتے ہیں' ہم سے آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی' اللہ کا ڈر کریں' رسول اللہ ﷺ کی عظمت اللہ کو سب سے زیادہ عزیز ہے' آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جن جن باتوں کی خبر دی ہے ان میں سے ہر ایک کی گامے مرزا غلام احمد قادیانی دجال نے تکذیب کی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا میری اولاد میں سے میرے نام کا ہم نام' میرے والد کا نام اس کے والد کا نام ہوگا' میری والدہ کا نام اس کی والدہ کا نام ہوگا' امام مہدی اس کی بیعت ہوگی' حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان وہاں ان کو دیکھا جائے گا' اور کفار کے خلاف جنگیں ہوں گی۔ یہ تمام تر تفصیلات ہیں جن پر امت کا اتفاق ہے کسی مسلمان کا اختلاف ہو تو میں نہیں کہہ سکتا۔ ۱۳۰۰ سو سال گزرنے کے

بعد ایک کانا (مرزا) کہتا ہے کہ وہ محمد بن عبداللہ ماں کا نام آمنہ بیعت ہوئی بیت اللہ میں۔ وہ تو میں ہوں حالانکہ اس گدھے کو بیت اللہ کی ہوا بھی نہیں لگی یکسر رسول اللہ ﷺ کے فرمان کو جھٹلا دیا اور آج تک قادیانی اس پر بضد ہیں کہ (مرزا قادیانی) امام مہدی ہے رسول اللہ ﷺ کو جھٹلانے والی ایک جماعت آپ کے ہمارے سامنے موجود ہے' میں آپ سے عرض کر کے ادب کے ساتھ پوچھنا چاہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی ہمیں محبت رسول اللہ ﷺ کی غلامی ہمیں یہ اجازت دیتی ہے کہ ان شیطانوں کے ہوتے ہوئے بھی ہم متحد نہ ہوں۔ ان شیطانوں کے ہوتے ہوئے ان کے خلاف آواز نہ اٹھائیں۔ یہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی غلامی اجازت دیتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال یہودی ہوگا اس کی ایک آنکھ انگور جیسی نکلی ہوئی ہوگی دوسری آنکھ ملیا میٹ ہوگی' رنگ گندمی ہوگا بال تھوڑے سے پیچیدہ ہوں گے یہ اس کی تمام تفصیلات ہوں گی جن کے بیان کرنے کا وقت نہیں۔ یہ خبیث (مرزا دجال) رسول اللہ کی بات کو جھٹلاتا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے رسول اللہ ﷺ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے' یہ مرزا کہتا ہے کہ عیسیٰ بن مریم میں ہوں' وہ مسیح ابن مریم ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ کی بات کی تکذیب ہے۔ آپ کی ہماری موجودگی میں آپ کے ہمارے ملک میں ہمیں ہنسنا زیب دیتا ہے' ہمیں خوش ہونا زیب دیتا ہے؟ کچھ اللہ کا خوف کریں مرنا سب کو ہے عظمت رسول اللہ ﷺ کی بات ہے یہ سیاست نہیں ہے' یہ تنظیمی بات نہیں ہے' عظمت رسول کی بات ہے۔ مسلک کی بات نہیں ہے کس جگہ ہم آتے ہیں' کہاں بیٹھتے ہیں' پورے ملک میں اشتہارات جاتے ہیں کہ تمام مکاتب فکر کے علماء آئیں گے' ختم نبوت کا جلسہ ہوگا' اور قادیانیوں کے بارے میں بتایا جائے گا۔ بھائی ہمیں تو چاہو ابھی گلے لگا لو۔ آسمان والا بڑا ہے عرش والا بڑا ہے اس نے انتقام لیا خدا کی قسم پھر کوئی بچ نہیں سکے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یاجوج اور ماجوج نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے اور وہ پوری دنیا میں پھیل جائے گی یہ ساری باتیں رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہیں۔ مرزا کہتا ہے یہ یاجوج ماجوج جھوٹ ہے ہر بات پر ہمارے نبی کی تکذیب ہر بات پر ہمارے نبی کی تحقیر۔ ہم ادھر ادھر کھیلیں کود یں ہم ایک جگہ ایک پلیٹ فارم پر متحد نہ ہو سکے۔

میرے عزیزو! ہم کچھ نہیں کہہ سکتے اللہ کے سامنے جواب دہی کو اپنے ذہن میں بٹھاؤ' ایسی ذلت ہندوؤں پر مسلط نہیں ہوئی جتنی ذلت ہماری ہو رہی ہے' ہندوؤں کو وہاں کسی نے کان میں یہ بات کہہ دی کہ

بابری مسجد جہاں ہے وہاں رام کا جنم ہوا ہے وہاں رام پیدا ہوا ہے' حکومت سپریم کورٹ تک سب بھاگتے رہے' لیکن ہندوؤں نے بابری مسجد کو گرادیا۔ ہندو غیر مسلم' جس کے خدا کا انکار کرتے ہیں جس کے خدا کا ہم دودھ نکال کر پیتے ہیں جس کو ہم کھائیں جس کا وہ پیشاب پئیں۔ کوئی مناسبت نہیں ہے مسلمان کے پاس تو بڑی طاقت ہے مسلمان تو بڑی غیور قوم ہے کوئی انسان اپنے استاد کی بے عزتی برداشت نہیں کرتا۔ جس نے قرآن پڑھایا ہو جس نے پرائمری پڑھائی ہو خواہ مخواہ ایک آدمی کھڑا ہو جائے وہ کہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ (نعوذباللہ)

ہم کیسے مسلمان ہیں رسول اللہ ﷺ کے دشمن پھلتے جاتے ہیں پھولتے جاتے ہیں ان کو وزارتیں ملتی ہیں مشیر بنتے ہیں مسلط کئے جاتے ہیں۔ سندھ کی وزارت پانچ وزارتیں سندھ کے فرعون نے ممتاز بھٹو نے سندھ کی پانچ وزارتیں کنور ادریس کو دے دیں قادیانیوں کو دے دیں' اور پورا سندھ ہل گیا اسلام آباد میں مظاہرے ہوئے پورے ملک میں احتجاج ہوا ایک منٹ بھی اس بد عاش کو نہیں ہٹایا گیا' یہ ہماری زندگی ہے ہمیں خیال نہیں آیا جو رسول اللہ ﷺ کو گالی دے جو رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کرے جو رسول اللہ ﷺ کی توہین کرے وہ بڑھتے جائیں' وہ منظم ہوتے جائیں' اک گھڑی بھی یہ شیطان کم نہیں کرتے قادیانی کہتے ہیں قادیان برحق ہے' اصل اسلام یہی ہے۔ خدا کی قسم آج میرے دین کو جن لوگوں نے بگاڑا ہے میں قیامت کے دن ان سے حساب لوں گا۔ اللہ کی بارگاہ میں فریاد کروں گا۔ کوئی بات ہے باپ کے سامنے بیٹے کی تعریف زیب دیتی ہے' باپ کا حق ہے' آقا کے سامنے غلام کی تعریف اچھی لگتی ہے' سب کچھ ہورہا ہے ہم چپ ہیں' اور ہم سوچ بھی نہیں سکتے کنور ادریس قادیانی یو پی ایل سے ماہانہ ایک لاکھ روپیہ وصول کررہا ہے کس خوشی میں آپ نے سنا کہ اس نواز شریف کا مشیر قادیانی ہے یہ اسلام لائے گا۔ فاروق لغاری نے کہا کرو قادیانی کی حمایت۔ اللہ نے کہا تجھ پر لعنت مسلط کروں گا ایسے نکل گیا کہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ اور ممتاز بھٹو جس کی سندھ میں ایک سیٹ بھی نہیں ہے ایس پی ڈی سی کو زور دے کر کہا اور بیٹے کو جتوایا۔

میرے محترم دوستو! اللہ کے خوف سے ہمیں بچنا چاہئے رسول اللہ ﷺ کا ہم پر حق ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی عزت کے ساتھ کھیل رہے ہیں اور ہمیں رواداری کا درس دیتے ہیں اللہ کے لئے مجھے اتنا عرض کرنا ہے کہ اس سٹیج کے تقدس کا خیال کریں۔ یہ ختم نبوت کا اسٹیج ہے پورا ملک بھرا پڑا ہے کہیں پابندی نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو پورے ملک میں پابندی ہوتی کسی سٹیج پر آپ کو کوئی نہیں روکتا' اس سٹیج کی مجبوری ہے

آپ کے جی میں جو آئے کہیں دوسری سٹیج پر آپ کو کوئی نہیں روکے گا' خدا کے لئے رسول اللہ ﷺ کی عزت کا خیال کریں' دشمن کا تعاقب کریں وہ بڑھتا جارہا ہے۔ ہمارے اور آپ کے انتشار کی وجہ سے دشمن مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جارہا ہے۔ پاکستان میں آپ ہم جو چاہیں نہیں کر سکتے قادیانی جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ مجھے حضرت پیر شریف والوں کا یہ مقولہ یاد ہے انہوں نے کہا علماء کرام قادیانی فتنہ کے خلاف متحد ہو جاؤ' ورنہ وہ وقت آئے گا کہ قادیانی تمہاری عورتوں کو تمہارے گھروں سے اٹھا کر لے جائیں گے۔ پھر مجھے وہ منظر یاد آیا ایک اسرائیلی بدمعاش ایک عرب عورت کا سر پکڑ کر دیوار سے مارتا رہا؟ اس لئے رسول اللہ ﷺ کی عظمت کا ہم ساتھ دیں گے تو ہماری عظمت رہے گی۔ رسول اللہ ﷺ کی غلامی ہم اپنائیں گے تو اللہ ہمیں اس دنیا میں بھی سرخرو کریں گے اور آخرت میں بھی سرخرو ہوں گے۔ ورنہ: " الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ " تم مدد نہیں کرو گے اللہ اس کا مددگار رہے گا۔ پہلے بھی اس کی مدد کر چکا ہے چودہ سو سال مدد کی محمد ﷺ کو مٹانے والے مٹ گئے یہ کافر مرزائی بھی مٹ جائیں گے لیکن آپ کا کردار دیکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے' ہم تمام باتوں کو بھول کر رسول اللہ ﷺ کی عظمت و ناموس کے لئے متحد ہو کر ان مرزائیوں کا خانہ خراب کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

خطاب! حضرت مولانا میاں محمد افضل صاحب

الحمدللہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام علی رسوله الکریم ۔ امابعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ وان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم واللہ غفور الرحیم ۔

حضرات گرامی! آپ لوگ مبارک باد کے مستحق ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کی ختم نبوت کے لئے اکٹھا کر دیا۔ آپ کے سامنے چند منٹ بات کر کے اجازت چاہوں گا کہ نبوت کی گاڑی جس وقت آدم علیہ السلام سے چلی' چلتے چلتے جب محمدی اسٹیشن پر جا کر رک گئی اس وقت رب کریم نے ارشاد فرمایا: " الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا " کہ کائنات کے لوگو سن لو اس بات کو آج کے دن میں نے پیارے پیغمبر ﷺ پر دین اسلام کو اس دین کو جس کے

بارے میں اللہ نے خود بھی کہہ دیا" ان الدین عنداللہ الاسلام "اس دین کو کامل کر دیا ہے اور یہی محمدی اسٹیشن ہے اگر کوئی گاڑی پشاور سے لے کر کراچی پہنچتی ہے اس سے آگے گزرنے کی کوشش کرے گی سمندر میں غرق ہو جائے گی جب اس اسٹیشن پر محمدی اسٹیشن پر پہنچنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا اے میرے پیغمبر اپنی زبان سے یہ الفاظ کہہ دو کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا اور کوئی نبی نہیں ہوگا تو اپنی زبان سے یہ الفاظ کہہ دو' مہر لگادی گئی اب اس کے بعد اگر کوئی اپنی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو سمجھ لو اس بات کو کہ وہ اسی سمندر میں غرق ہو جائے گا تباہ و برباد ہو جائے گا اور آج ختم نبوت کے پاس جتنے کارکنان اور رہنما موجود ہیں ان کی موجودگی میں تاریخ کا یہ حوالہ دے کر آپ کے سامنے یہ بات دہرانا چاہتا ہوں۔ ۱۸۷۸ء کے اندر جب اسی مرزا قادیانی نے جس کا میں سمجھتا ہوں کہ اسی پاک محفل کے اندر نام لینا بھی نہیں چاہئیے اس کمینے کا نام بھی تو ہین ہے یہاں لینا' اس لئے ۱۸۷۸ء میں اس بدبخت نے جب اپنے پر نکالنے شروع کیے دوسری قسم کی ایسی باتیں شروع کر دیں جس سے محسوس ہوتا تھا کہ یہ بدبخت کچھ کرنے والا ہے اس وقت علماء کرام نے ایک قدم لے کر اس کا محاسبہ کرنا شروع کیا اور انہوں نے کہا اس بدبخت کا قلع قمع کرنا چاہئیے۔ ذرا سی بات ہوئی اس وقت جو ہے اس نے سوچا علماء کرام میرے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور انہوں نے ایک قدم لے لیا ہے اب وہ کہہ چکے ہیں :" قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین "ہمارا سب کچھ اللہ کے لئے ہے ہم ایسے نبی کے لئے جان کا نذرانہ پیش کر دیں گے اس لئے جب انہوں نے مرزا کا محاسبہ کرنا شروع کیا' اس نے کہنا شروع کر دیا اور اسی بات کے پیش نظر اس نے کہا کہ کوئی شخص محمد ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ بہت بڑا لعنتی شخص ہے' اس کے الفاظ موجود ہیں۔ اس وقت اس نے یہ بات کہی لیکن ۱۹۰۱ء کے اندر اسی بدبخت نے جب نبوت کا دعویٰ کر دیا اس وقت علماء کرام نے اس سے کہا کہ بدبخت شرم کر حیا کر ' کل تک تم لعنتی تھے اس کے ماننے والوں سے آج بھی پوچھا جائے جو شخص اپنی زبان سے اپنے آپ کو خود لعنتی کہتا ہے اس شخص کی نبوت کو کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے ایسے شخص کے اوپر تو قیامت تک لعنتیں برستی رہیں گی اور جس نبی ﷺ کے لئے ختم نبوت کی کانفرنس ہو رہی ہے :

"وما ارسلناک الا کافۃ للناس ۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ"

جتنی باتیں کہتے جائیں یہی بات جو میں نے آپ کے سامنے سورۃ آل عمران کی ۱۳۱ ویں آیت پڑھی اسی کا ترجمہ سن لیں۔ نبی علیہ السلام کی ختم نبوت اور پیغمبر کی اتنی بڑی اہمیت ہے جس کی اہمیت رب کریم خود بیان کر رہے ہیں اس قرآن کے اندر جس قرآن کے بارے میں رب کریم نے ابتداء میں کہہ دیا :

" ذالك الكتاب لاريب فيه هدى للمتقين"

کا ئنات کے لوگو یہ میرا قرآن ایک ایسی کتاب ہے جس قرآن کے اندر ایک لفظ کے اوپر ایک زبر کے اندر' زیر کے اوپر بھی شک وشبہ کی گنجائش نہیں 'اس قرآن کے لئے کیا کہا گیا :"قل ان کنتم تحبون اللہ "کیسی پیاری بات کہی اے میرے پیغمبر قل اپنی زبان سے کہو یہ بات کہہ دو کہ کا ئنات کے لوگو!اگر تم مجھ سے محبت کرنا چاہتے ہو"ان کنتم تحبون اللہ "اگر اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو اس کی ایک ہی صورت ہے"فاتبعونی یحببکم اللہ "تم میری پیروی شروع کردو میری اتباع کرو' — پیغمبر کی زبان سے اللہ خود ہی کہلوا رہے ہیں اے میرے پیغمبر ان کو کہو تم میری پیروی کرو میری پیروی سے ہوگا کیا؟ " یحببکم اللہ "اللہ تم سے محبت کرنا شروع کردے گا اب یہ اتنی بڑی بات کا ئنات کی تمام کتابوں کی سردار کتاب وہ کتاب جو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ سے اتاری۔ جس کے ایک زیر زبر پر شک نہیں اس کے اندر پیارے پیغمبر کی ختم نبوت کا ذکر اس کے اندر پیغمبر کی شان کا ذکر پوری کتاب ہی شان کے اوپر اب جہاں اتنی باتیں آگئیں ہیں اس کتاب کے اوپر تو اس مرزا قادیانی سے یو چھیں تو سہی کیا تیرے بارے میں بھی کوئی ایسی بات اتری ہے۔اس لئے اس لعنتی جو اپنے آپ کو خود لعنتی کہتا ہے جس کو اتنی ہوش نہیں کہ یہ جو ہے کبھی گڑ کی جگہ مٹی کی ڈلی کھالیتا ہے کبھی کچھ کرلیتا ہے اس بچارے کے بارے میں اس لئے ہم اس لعین کو یہاں اس کا نام بھی نہیں لینا چاہتا اتنی بات کہہ کر کیونکہ مقررین بہت ہیں آپ سے اجازت چاہوں گا۔

وماعلینا الاالبلاغ •

خطاب ! سردار محمد خان لغاری جمعیت علماء پاکستان

نحمده ونصلى على رسوله الكريم • امابعد فاعوذ باالله من الشيطان الرجيم • بسم الله الرحمن الرحيم • ياايهاالذين آمنو اتقو الله وكونو معاالصادقين • صدق الله العظيم •

واجب الاحترام 'صدر جلسہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم 'علمائے کرام وختم نبوت کے جانثار سپاہیو! آج ایک عرصے کے بعد یہاں حاضری کا موقع نصیب ہوا ہے اور وہ بھی اس وقت جب مقررین کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جلدی اپنا بیان ختم کریں تا کہ دوسرے مقرر کو موقع دیا جائے۔

برادران محترم! مسلمانوں کا یہ عظیم اجتماع جو اس شہر کے اندر سالہا سال سے منعقد ہو رہا ہے اس پر فتن دور کے اندر بڑی بات ہے۔ آج بعض قوتیں بعض طاقتیں نہیں چاہتیں کہ مسلمان مل کر کسی جگہ پر بیٹھیں اور دین متین کی گفتگو سنیں طرح طرح کی سازشیں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کی جا رہی ہیں۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ ہم کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے بیٹھے ہوئے ہیں اور سمجھتے یہ ہیں کہ میں تو بچا ہوا ہوں باقی کائنات کا حشر ہو گا یا ہو رہا ہے مجھے اس سے کیا؟

برادران محترم! ذرا غور فرمایئے کہ آج میں بھی ایک دینی جماعت سے تعلق رکھتا ہوں۔ ہماری جماعت کے بھی تین ٹکرے ہو چکے ہیں اس طرح جمیعت علمائے اسلام بھی ٹکڑوں میں بٹ گئی ہے اور ابھی میرے دوست اہل حدیث یہاں پر تشریف فرما تھے ان کی ٹکڑیاں اور بھی زیادہ ہیں۔ حضرت مولانا زبیر ظہیر صاحب فرما رہے تھے کہ انیس ٹکڑیاں ہیں حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ ہم اسلام کے نام پر سارے مجتمع ہوتے اور اگر یہ کیفیات پیدا ہو جاتیں تو آج پاکستان کے اندر حکومت مولوی کی ہوتی کسی داڑھی منڈے کی نہ ہوتی لیکن افسوس کہ ایسا نہ ہو سکا اپنوں کی سازشیں حکومتوں کی سازشیں مارشل لاؤں کی سازشیں اور آخری وار جو ضیاء الحق نے جماعتوں پر کیا کہ شاید ہی کوئی جماعت ثابت بچی ہو لیکن اس کے باوجود میں مایوس نہیں ہوں۔ ہمیں اپنی صف بندی کرنی چاہیے اس لئے کہ ہمارے دشمن متحد ہو چکے ہیں ان کے پاس پیسہ بھی ہے سرمایہ بھی ہے اور وہ چیزیں بھی ہیں جن کی آج اس دور کے اندر ضرورت ہے ہمارے پاس ایمان کی طاقت ہے ہمارے پاس ایمان کی قوت ہے لیکن اگر متحد نہ ہوئے اور انتشار کا شکار رہے تو یقین فرمایئے پھر منزل دور ہوتی جائے گی اگر تحریک پاکستان کے بعد علمائے کرام اکٹھے ہو کر نفاذ شریعت اور نفاذ مصطفیٰ کے لئے جدوجہد کرتے تو آج پاکستان کے اندر اسلام کا پرچم لہرا رہا ہوتا۔ اگر افغانستان کے اندر مولوی متحد ہو کر اسلام نافذ کر سکتا ہے تو کیا پاکستان کا مولوی اسلام نافذ نہیں کر سکتا؟ ارے پاکستان کے مولوی کا شاگرد وہاں پر اسلام کے لئے متحد ہو جائے تو افغانستان کی ریاست کو اسلامی ریاست میں تبدیل کر دیتا ہے لیکن پاکستان کے اندر استاد متحد نہیں ہوتے اس لئے یہاں پر اسلام کی منزل اور دور ہو جاتی ہے۔

جناب محترم! ہمیں اس ملک کے اندر جسے قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا تھا اور جس ملک کی بنیادوں کے اندر پیر جماعت علی شاہ” کا خون شامل ہو جس ملک کی بنیادوں کے اندر علامہ عبدالحامد بدایونی کا خون ہے جس ملک کی بنیادوں کے اندر شاہ عبدالعلیم صدیقی کا خون ہے جس ملک کی بنیادوں کے اندر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کا خون ہے کیا ہم اس ملک کو لادین طبقے کے حوالے کر دیں ہمیں اس ملک کو اپنے ہاتھ میں لینا

ہو گا' اور اس کے لئے بنیادی شرط یہ ہے کہ ہم اتحاد پیدا کریں اور اگر اتحاد پیدا نہ کیا تو پھر اغیار کی سازشیں رنگ لاتی رہیں گی ذرا ختم نبوت کی تحریک کی طرف دیکھئے اس تحریک کے اندر پہلے زیادہ فرقے ہوا کرتے تھے اور آج کم ہوتے جارہے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ اگر یہ ہوا چلتی رہی' لوگوں کے اندر تشدد کی تحریکیں اس طرح جنم لیتی رہیں تو کل کو کوئی اور فرقہ بھی یہاں پر آنا چھوڑ دے گا۔ نہیں' ختم نبوت کی تحریک کے اندر جن بزرگوں نے کام کیا تھا بلا تخصیص مسلک کے انہوں نے مرزا قادیانی کے خلاف بھرپور انداز میں جدوجہد کر کے ثابت کر دیا تھا کہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ قادیانی کے خلاف متحد ہو کر تحریک چلائے گا اور جب تک اس کو اس ملک کے اندر اور اس کی ذریت کو ملک کے اندر غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا جاتا چین سے کوئی نہیں بیٹھے گا۔ الحمدللہ ۵۳ء کی تحریک سے لے کر ۷۴ء کی تحریک تک سارے لوگوں نے متحد ہو کر کام کیا اور ان کے اتحاد کا یہ نتیجہ تھا اس کی برکت تھی کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قادیانیوں کے گرو مرزا قادیانی نے جب ڈھونگ رچایا مسیحیت کا اپنے عیسیٰ ہونے کا ڈھونگ رچایا تو آؤ اس وقت کو دیکھیں میرے بزرگ بھی پیش پیش تھے آپ کے بزرگ بھی پیش پیش تھے اور لوگ بھی پیش پیش تھے کسی نے یہ نہیں کیا کہ سستی اور کاہلی سے کام لے بلکہ اس وقت قلم کے ذریعے جہاد کر کے ثابت کر دیا کہ ہم مرزا قادیانی کے خلاف متحد ہیں۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی ان کے بیٹے اور ان کے باپ مولانا نقی احمد خان ان کی کتابیں مرزا قادیانی کے دور کے اندر چھپ کے مارکیٹ میں آچکی تھیں اور اسی طرح حضرت غوث گولڑہ پیر سید مہر علی شاہ" آپ کی کتابیں بھی اس کے دور کے اندر اس کی زندگی کے اندر میدان میں آچکی تھیں۔ اور اسی طرح دیوبندی مکتب فکر سے بھی کئی بزرگوں کی کتابیں لکھی جاچکی تھیں اور پھر قادیان کے اندر سب سے پہلے حضرت مولانا نواب الدین" نے قادیان کی اس مسجد کے اندر جہاں مرزا قادیانی بیٹھ کر اپنی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرتا تھا مرزا قادیانی کے ساتھ جس شخص نے مناظرہ کیا اس کی زندگی میں اس کی مسجد کے اندر جا کر کیا تھا وہ مولانا نواب الدین" تھے اور انہوں نے اس کو جھوٹا کر کے اس کے مسلک کو جھوٹا کر کے مناظرہ جیت کر ثابت کر دیا تھا کہ ان کا دین ان کا مذہب اور یہ شخص جھوٹوں کا پلندہ ہے اور اس کے پاس جھوٹ کے سوا اور کوئی چیز نہیں۔ سچا نبی جب آتا ہے وہ سچ لے کر آتا ہے۔ جناب مصطفی ﷺ جب کائنات میں تشریف لائے پہاڑ کی چوٹی پہ کھڑے ہو گئے اور پہاڑ کوئی اتنا بڑا نہیں تھا کہ دوسری طرف کے لوگ نظر نہ آسکیں۔ میرے اور آپ کے آقا ﷺ اس پہاڑ پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمارہے ہیں کہ تم پر وہ قافلہ جو ہے وہ حملہ کرنے والا ہے' لوگ پہنچ جاتے ہیں نظر آرہا ہے کہ کچھ بھی نہیں ہے لیکن اس میں جو لوگ

بھی تھے ان کا عقیدہ یہ تھا کہ ہماری آنکھیں دھوکہ کھا سکتی ہیں محمد ﷺ کی زبان دھوکہ نہیں کھا سکتی اس لئے حضور ﷺ کا ارشاد گرامی حق ہے 'سچ ہے' جو آپ ﷺ فرمارہے ہیں وہ صحیح ہے اور ہماری آنکھوں کو دھوکا ہو سکتا ہے۔

آپ ﷺ نے اعلان نبوت کے وقت سب سے پہلی بات جو قوم کے سامنے ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ آپ میرے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ میرے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے سب نے یک زبان ہو کے کہا تھا کہ ہم آپ ﷺ کو صدیق مانتے ہیں آپ ﷺ کی سچائی کی گواہی دیتے ہیں آپ ﷺ سچے نبی ہیں آپ ﷺ جو کچھ منہ سے بولتے ہیں وہ حق ہوتا ہے وہ سچ ہوتا ہے اور یہی نبی کی خصوصیت ہے کہ بولتا ہے تو سچ بولتا ہے اور یہاں اس برصغیر کے اندر انگریز نے ایک شخص کو کھڑا کر دیا۔ مسلمانان ملت کو منتشر کرنے کے لئے انہوں نے سب سے پہلے جس آدمی کو کھڑا کیا وہ غلام احمد قادیانی تھا اور اس نے آکر لوگوں کے اندر نفرت کے بیج بوئے اور انگریز کو بھی معلوم تھا کہ اگر ہم نے مصطفیٰ پاک ﷺ کی عظمت کے ماننے والوں کے اندر حضور پاک ﷺ کی ذات مقدس کے بارے میں جھوٹا پروپگنڈہ نہ کیا تو یہ قوم نبی کی عظمت سے دور نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ انہوں نے اس آدمی کو تیار کیا اور وہ اپنی زبان سے اپنی کتابوں کے اندر خود کہتا ہے کہ میں انگریز کا ''خود کاشتہ پودا'' ہوں اور وہ خود کہتا ہے کہ میں نے انگریز سرکار کی تعریف کے اندر اتنی کتابیں لکھی ہیں کہ پچاس المماریاں اس سے بھر جائیں۔ جو آدمی اپنے منہ سے یہ اقرار کر رہا ہے کہ میں عیسائیوں کا ایجنٹ ہوں میں حکومت کا ایجنٹ ہوں کیا اس کی نبوت کو بھی کوئی حق مان سکتا ہے۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ کوئی اس مرزا قادیانی کو عقل مند بھی نہیں کہے گا۔ نبیوں نے تو اپنے اپنے دور کے اور خود میرے آقا ﷺ نے جب آپ ﷺ تشریف لائے تو آپ نے ایران اور روم کی بڑی بڑی ریاستوں سے ٹکر لی اور دونوں کے خلاف مسلمانوں نے جہاد کیا یہ تو کہتا ہے کہ جہاد ہی حرام ہے اور اس کے ماننے والے آج تک جہاد کو حرام کہتے ہیں۔

مسلمانو! صدیق اکبرؓ نے نبی پاک ﷺ کے اس دنیا سے جانے کے بعد سب سے پہلا جو جہاد کیا تھا وہ کن کے خلاف تھا؟ مسیلمہ کذاب کے خلاف تھا' اور جھوٹے نبوت کے دعویدار کے خلاف تھا اور اس کو اس کے انجام تک پہنچا کر میرے صدیق اکبرؓ نے دم لیا۔ آج مرزا قادیانی کی ذریت اس ملک کے خلاف سازشیں کر رہی ہے۔ مسلمان قوم کے خلاف سازشیں کر رہی ہے آپ کی حکومت کہتی ہے کہ ہم شریعت بل لا رہے ہیں ہم بھی کہتے ہیں کہ آپ لے آؤ اچھی بات ہے۔ شریعت پاس ہو جائے سینٹ میں بھی اللہ کرے یہ بل منظور ہو جائے شریعت کو دیکھیں ہم لیکن ایک بات یاد رکھ لو کہ شریعت کے آنے کے بعد نواز شریف

صاحب کان کھول کر سن لو جب شریعت نافذ ہو گئی تو ہمارا سب سے پہلا مطالبہ ہو گا کہ پاکستان کے اندر یہ جو مرزائی مرتد قادیانی یہاں پر رہتے ہیں ان کے خلاف جہاد حکومت پر فرض ہو جائے گا اور اگر تم نے ان کے خلاف جہاد نہ کیا تو پھر ہم پر یہ فرض ہو گا کہ تمہارے خلاف جہاد کریں۔

حضرات محترم! گزارش یہ ہے کہ ہم اپنی صفوں کے اندر اتحاد و اتفاق پیدا کریں۔ مذہبی جماعتوں کے اندر یہی ایک سٹیج باقی رہ گئی ہے جس پر ابھی تک تمام مسالک کے لوگ آکر بیٹھ بھی جاتے ہیں اور ایک دوسرے سے مل بھی لیتے ہیں اور کسی متفقہ مسئلے پر گفتگو بھی کر لیتے ہیں۔ اگر آپ نے اس سٹیج کا ساتھ دیا اس تنظیم کا ساتھ دیا تو یقیناً اتحاد بڑھتا جائے گا اور اگر آپ کی طرف سے حوصلہ افزائی نہ ہوئی تو پھر ہو سکتا ہے کہ چند چہرے جو آج آپ کو ایک سٹیج پر نظر آتے ہیں شاید یہ بھی آپ کو نظر نہ آئیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے اور آپ کو نبی پاک ﷺ کے گستاخوں کے خلاف جہاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین وما علینا الا البلاغ۔

خطاب! حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی صاحب

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۰ امابعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۰ بسم اللہ الرحمن الرحیم۰ قل یایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۰ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی عبداللہ وخاتم النبیین ۰ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اول الانبیاء آدم وآخر ھم محمد ﷺ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کنت اول النبیین فی الخلق وآخر ھم فی البعث۰

؎ سبحان اللہ ذات مصطفیٰ کا حسن لاثانی
کہ جس میں یکجا جمع ہیں تمام اوصاف انسانی
نبیوں میں نبی ایسا کہ خاتم الانبیاء ٹھہرا
حسینوں میں حسین ایسا کہ خود محبوب خدا ٹھہرا
نہ جب تھا نہ اب ہے نہ ہوگا میسر
شریک خدا اور جواب محمد ﷺ

ربوہ کے اندر یہ سالانہ اجتماع عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ہو رہا ہے۔ اس کی

صدارت امام الاولیاء حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر صدارت فرمارہے ہیں۔ ختم نبوت کا مسئلہ دین کا اساسی بنیادی مسئلہ ہے' عقیدہ کا مسئلہ ہے ہم سب کا عقیدہ ہے کہ ہمارے پیغمبر ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ سب کہہ دیں ہمارے پیغمبر ﷺ ۔۔۔۔۔۔ خاتم النبیین ہیں۔۔۔بلند آواز سے کہہ دیں ہمارے پیغمبر ﷺ ۔۔۔۔۔۔ خاتم النبیین ہیں۔ سارے ساتھی ذوق سے کہہ دیں ہمارے پیغمبر ﷺ ۔۔۔۔۔۔۔ خاتم النبیین ہیں۔ میں نے تقریر نہیں کرنی وقت بہت گزر چکا ہے ابھی بھی علماء تقریر کرنے والے موجود ہیں۔ یہ تمہارے عشق کا امتحان ہے تم تھکے ہو کہ پکے ہو۔۔۔۔۔۔ پکے ہیں' سچے ہو کچے ہو۔۔۔۔۔۔ سچے ہیں' جاگ رہے ہو بھاگ رہے ہو۔۔۔۔۔۔ جاگ رہے ہیں' جو کہتے ہیں ہم جاگ رہے ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔

میں صرف ایک حدیث پڑھوں گا اور اس کے بعد دیگر علماء کرام کا بیان ہوگا۔ کیونکہ یہ سٹیج ختم نبوت کا ہے اور عنوان بھی ختم نبوت ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ خدا رب العالمین ہے کعبہ ھدی اللعالمین ہے۔ قرآن ذکر اللعالمین ہے' ہمارا پیغمبر خاتم النبیین ہے' ربوبیت میں خدا یکتا ہے نبوت میں محمد مصطفیٰ ﷺ یکتا ہیں۔ لیکن اتنی بات ہے کہ نبی کی شان پوری کائنات سے اعلیٰ مگر خدا سے کم ہے یہ عقیدہ اپناؤ' یہ عقیدہ دنیا تک پہنچاؤ' وہ خالق ہے یہ مخلوق' وہ مالک ہے یہ مملوک ہیں۔ وہ رازق ہے' یہ مرزوق ہیں' یہ عابد ہیں وہ معبود ہے' یہ حامد ہیں وہ محمود ہے' وہ خدا ہے یہ مصطفیٰ ہیں' وہ رب العلی ہے' یہ محبوب خدا ہیں' وہ رب غفار ہے یہ مدینہ کا تاجدار ہے' وہ رب قہار ہے' یہ پوری کائنات کا سردار ہے' اس کی خلقت ہے اس کی امت ہے' اس کی عبادت ہے' اس کی اطاعت ہے' اس کی رحمت ہے اس کی شفاعت ہے' اس کا راج ہے اس کا معراج ہے' جہاں جہاں اس کی خدائی ہے محمد ﷺ کی وہاں وہاں مصطفائی ہے۔

ختم نبوت پر صرف ایک مثال سنیں۔ تم اپنے گھر میں گائے بھینس رکھتے ہو اس کو گھاس کھلاتے ہو مقصود گھی ہے۔ پانی پلاتے ہو' مقصود گھی ہے' آٹا ڈالتے ہو' مقصود گھی ہے' دودھ نکالتے ہو' مقصود گھی ہے' دودھ کو گرم کرنے کے لئے چولہے پر رکھتے ہو' مقصود گھی ہے' پھر اس دودھ میں دہی لسی ڈالتے ہو مقصود پھر بھی گھی ہے' اس کو بلوتے ہو مقصود پھر بھی گھی ہے' مکھن نکل آیا' دیگچی پر رکھا مقصود گھی ہے۔ یہ گھی تصور میں پہلے تھا خیال میں پہلے تھا مگر حاصل بعد میں ہوا۔ محمد ﷺ کی نبوت تصور میں پہلے تھی' محمد ﷺ وجود میں بعد میں آئے' مگر یاد رکھیں گھی سے مٹھائی بنے گی' لڈو تیار ہوں گے' حلوہ شریف بھی تیار ہوگا' اس سے قورمہ بھی تیار ہوتا ہے' زردہ بھی پلاؤ بھی تیار ہوتا ہے' گھی سے ہر مٹھائی تیار ہوگی مگر گھی سے گھی نہیں تیار

ہو گا' میرا پیغمبر آیا' پیغمبر کی نبوت کی نگاہ ابو بکرؓ پر پڑی صدیق اکبرؓ بنا' عمرؓ پر پڑی' فاروق ؓ بنا' عثمانؓ پر پڑی ذوالنورینؓ بنا' علیؓ پر پڑی حیدر کرار بنا' ابن عباسؓ پر پڑی رئیس المفسرین بنا' ابن مسعودؓ پر پڑی فقیہہ امت بنا' حضرت بلالؓ پر پڑی موذن مسجد مدینہ بنا' حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح پر پڑی امین امت بنا' حضرت حمزہؓ پر پڑی سید الشہدا بنا' حضرت حنظلہؓ پر پڑی غسیل الملائکہ بنا(بھئی دو سبحان اللہ) مگر دیکھ لیں نبوت سے صداقت آئے گی' عدالت آئے گی' سخاوت آئے گی' شجاعت آئے گی' ریاضت آئے گی' جمال آئے گا' کمال آئے گا' تجمل آئے گا' تحمل آئے گا' صبر آئے گا' رضا آئے گی' فقر آئے گا' تسلیم آئے گی' غنا آئے گا' مگر نبوت سے نبوت نہیں آئے گی۔ ربوبیت خدا پر ختم ہے' نبوت محمد مصطفی ﷺ پر ختم ہے۔ ہمارا نظریہ ہے پیغمبر ﷺ خاتم النبیین' ہمارا پیغمبر ﷺ خاتم النبیین ہے۔ جن کو بچی محبت ہے زور سے کہے ہمارا پیغمبر ﷺ خاتم النبیین ہے' ذرا گرج کر کہو تا کہ مرزائیت کے ایوانوں میں لرزہ ہو' ہمارا پیغمبر ﷺ ۔۔۔۔۔خاتم النبیین ہے۔ کسی نے کہا مرزا قادیانی نبی ہے' ہم نے کہا غبی ہے' کسی نے کہا رسول ہے' ہم نے کہا بالکل فضول ہے' کسی نے کہا ہر وزی ہے ہم نے کہا پرلے درجے کا موذی ہے' کسی نے کہا ظلی ہے' ہم نے کہا یہ شیخ چلی ہے' ہمارا نبی اعلیٰ ہے کہہ دو ہمارا نبی۔۔۔۔۔اعلیٰ ہے۔ زمین و آسمانوں سے اعلیٰ ہے' لوح و قلم سے اعلیٰ ہے' عرش و کرسی سے اعلیٰ ہے' ملائکہ فرشتوں سے اعلیٰ ہے' حور و غلمان سے اعلیٰ ہے' جس طرح زمین سے آسمان بلند ہے اس طرح پورے جہاں سے محمد ﷺ کا شان بلند ہے' ہم پیغمبر ﷺ کا شان مانتے ہیں' پیغمبر ﷺ کی صورت بھی نرالی' پیغمبر ﷺ کی سیرت بھی نرالی' پیغمبر ﷺ کی صورت بھی شان والی' پیغمبر ﷺ کی سیرت بھی شان والی۔ اس (مرزا غلام احمد قادیانی) کی صورت دیکھی ہے چشم گل ایک آنکھ نہیں ہے' چہرہ دیکھو تے آجائے' مگر پیغمبر ﷺ کا چہرہ نورانی ہے حدیث میں آتا ہے:

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں میں نے چاندنی رات میں محمد ﷺ کا نورانی چہرہ دیکھا ایک نگاہ چاند پر ڈالتا دوسری نگاہ محمد ﷺ کے نورانی چہرہ پر ڈالتا مجھے محمد ﷺ کے چہرے کی نورانیت چاند سے بھی زیادہ نظر آئی۔ ختم نبوت پر قرآن گواہ ہے' ختم نبوت پر رب رحمان گواہ ہے' ختم نبوت پر محمد ﷺ کا فرمان گواہ ہیں' ختم نبوت پر صحیح انسان گواہ ہیں' ختم نبوت پر زمین و آسمان گواہ ہیں' ختم نبوت پر حیوان گواہ ہیں' ختم نبوت وہ ہے کہ جس کی گواہی کتاب اللہ نے دی ہے' حدیث رسول نے بھی دی ہے اور میرے اللہ نے بھی دی ہے۔

ایک حدیث ہے طبرانی اوسط میں: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں حضور ﷺ بیٹھے تھے ایک اعرابی آگیا کہنے لگا:

"لا یومن بك کا رسول اللہ حتیٰ یومن بك ھذا ذب"

حضرت میں آپ پر ایمان نہیں لاؤں گا' جب تک یہ گوہ آپ پر کلمہ نہ پڑھے' یہ آپ کی تصدیق نہ کرے' یہ آپ پر ایمان نہ لائے' پورے ملک سے آنے والے علماء' طلباء' دینی احباب' صحابہؓ فرماتے ہیں ہم حیران تھے کہ جانور کس طرح گفتگو کرے گا' یہ گوہ کس طرح جواب دے گی' میرے پیغمبر ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے نورانی بیان نکلا' حضور ﷺ نے فرمایا اے ذب بتلا میرے بارے میں' میں کون ہوں۔ صحابہؓ کہتے ہیں: "فقال بلسان عربی مبین" وہی گوہ عربی میں گفتگو کرنے لگی' ایسی فصیح بلیغ عربی اس نے ذکر کی کہ اس کی عربی کو ہر ایک نے سمجھ لیا۔ کہنے لگی: " لبیك وسعدیك یارسول رب العالمین" حضرت میں حاضر ہوں مجھ سے پوچھو' حضور ﷺ نے فرمایا: "من تعبد" بتلا کس کی تصدیق کرتی ہے؟ کس کی عبادت کرتی ہے' کہنے لگی: " الذی فی السماء عرشه وفی الارض حکمه وفی البحرسبیله وفی الجنة رحمة وفی النار عذابه" میں اس اللہ کی عبادت کرتی ہوں کہ اس کا عرش آسمان پر ہے' اس کا حکم زمین پر چلتا ہے' دریاؤں میں اس نے راستے بنا دیئے' اس کی رحمت کا منظر جنت ہے اس کے عذاب کا منظر جہنم ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: " من انا" ذرا میرے بارے میں بھی بتلا' صحابہؓ فرماتے ہیں وہی گوہ عربی میں بات کرنے لگی کہنے لگی: " انت رسول رب العالمین وخاتم النبیین" کہنے لگی آپ ﷺ اللہ کے پیغمبر اور آخری نبی ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے ہمارا پیغمبر خاتم النبیین ہے' کہہ دو ہمارا پیغمبر ۔۔۔۔۔۔ خاتم النبیین ہے۔ میرے پیغمبر کی صورت بھی نرالی ہے سیرت بھی نرالی ہے' حضرت علیؓ سے کہا گیا ذرا مجھ سے وہ نقشہ بھی سن لو' حضرت کی موجودگی میں ذکر کر رہا ہوں ختم نبوت کی بات ہے بہت سی باتیں آپ نے سن لی ہیں مگر میرا نظریہ ہے اہل علم جہاں موجود ہوں وہاں زبان پر یا اللہ کا قرآن ہو یا محمد کا فرمان ہو۔ میرا دل قرآن وحدیث کا خزینہ ہو۔ حضرت علیؓ سے کہا گیا حضور ﷺ کا قد مبارک کیسا تھا' کہہ دو سبحان اللہ ۔۔۔۔۔۔ سبحان اللہ۔ فرمایا: حضور کا قد مبارک بالکل بڑا نہیں تھا' آپ ﷺ کا قد مبارک بالکل چھوٹا نہیں تھا' حضور کا قد مبارک بالکل درمیانی تھا' صحابہؓ فرماتے ہیں آپ ﷺ کے قد مبارک میں بھی حسن وجمال نظر آتا تھا' حضرت علیؓ سے کہا گیا حضور ﷺ کی زلف مبارک کیسی تھی فرمایا: پیغمبر کے بال مبارک سخت گھنگریالے بھی نہیں تھے اور آپ ﷺ کے بالوں میں چھڑک اور کھلا پن بھی نہیں تھا' صحابہؓ فرماتے ہیں حضور ﷺ کی زلف مبارک میں ہلکا سا گھنگرالہ پن تھا۔ جو عقیدت کے ساتھ پیغمبر کی زلف پر نگاہ ڈالتا محمد ﷺ پر فدا ہو جاتا تھا' حضرت علیؓ سے کہا گیا حضور ﷺ کا سر مبارک کیسا تھا فرمایا: آپ ﷺ کا سر مبارک نہ بالکل بڑا نہ بالکل چھوٹا تھا' حضور ﷺ کی پیشانی مبارک کیسی تھی فرمایا: پیغمبر کی پیشانی مبارک

کشادہ تھی، حضور ﷺ کی آنکھ مبارک کیسی تھی فرمایا: آپ ﷺ کی آنکھ مبارک کا چیر لمبا حضور ﷺ کی آنکھ مبارک میں سیاہی زیادہ تھی، صحابہؓ فرماتے ہیں کسی آنکھ میں اتنا حسن نہیں تھا جتنی پیغمبر ﷺ کی آنکھ مبارک حسین تھی، حضور ﷺ کی پلکیں مبارک کیسی تھیں، فرمایا: لمبی تھیں، حضور ﷺ کے ابرو مبارک کیسے تھے فرمایا: آپ ﷺ کے ابرو مبارک بھرے ہوئے درمیان میں جگہ خالی جب پیغمبر ﷺ ناراض ہوتے تو آپ کا چہرہ جلال سے چمک اٹھتا تھا، حضور ﷺ کی ناک مبارک کیسی تھی فرمایا: ہلکی بلندی کی طرف مائل، صحابہؓ فرماتے ہیں دور سے آتے پیغمبر ﷺ کی ناک مبارک پر نگاہ ڈالتے نور کی کرنیں نکلتی تھیں، حضرت علیؓ سے کہا گیا حضور ﷺ کا منہ مبارک کیسا تھا فرمایا: پیغمبر ﷺ کا منہ مبارک کشادہ تھا، آپ ﷺ کے دندان مبارک کیسے تھے فرمایا: آپ ﷺ کے دندان مبارک میں ہلکی کشادگی تھی، صحابہؓ فرماتے ہیں برف کے اولے میں اتنی ٹھنڈک نہیں ہوتی تھی جتنی پیغمبر ﷺ کے لعاب مبارک میں ٹھنڈک ہوتی، حضرت علیؓ سے کہا گیا حضور ﷺ کے رخسار کی کیفیت کیا تھی، کہہ دو سبحان اللہ، محبت سے کہہ دو سبحان اللہ ------ سبحان اللہ، دنیا کہتی ہے علماء کے پاس کیا ہے، علماء کے پاس سبحان اللہ کی تلوار ہے، علماء کے پاس اللہ اکبر کی تلوار ہے، میں کہتا ہوں آج جو افغانستان میں انقلاب آیا ہے وہ بھی اللہ اکبر کے ذریعہ سے آیا ہے، اللہ کے نام کے ذریعے آیا ہے، امریکہ چاہتا ہے افغانستان ختم ہو جائے، ملت اسلامیہ کو ختم کر دیا جائے مگر غائب سے آواز آرہی ہے:

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا
توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا
اے آسماں باطل سے دبنے والے نہیں ہم
سوبار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

حق مٹانے والے مٹتے رہیں گے، اللہ کا قرآن بھی رہے گا محمد ﷺ کا فرمان بھی رہے گا، اسلام کا اعلان کرنے والا مسلمان بھی رہے گا، افغانستان بھی رہے گا، طالبان بھی رہیں گے، تو آج یہ ایک بات سن لو ہم میں کوئی اختلاف نہیں ہے جمیعت علماء اسلام ہے، سپاہ صحابہؓ ہے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہے، تنظیم اہل سنت ہے، مجلس احرار اسلام ہے، یہ ساری جماعتیں ہیں، تبلیغی جماعت ہے، حرکت الانصار

ہے 'حرکت المجاہدین ہے' یہ تقسیم کار مختلف ہے کام تقسیم ہیں مقصد سب کا ایک ہے کہ دین بلند ہو جائے' اسلام کا جھنڈا بلند ہو جائے' اس لئے میں تم سے وعدہ لیتا ہوں کہ آپ لوگ ختم نبوت کا کام کرنے کے لئے تیار ہو۔ حضرت امیر مرکزیہ کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہو' جو کہتے ہیں ہم تیار ہیں وہ سیدھے ہاتھ کھڑے کریں۔ (نعرہ تکبیر 'اللہ اکبر) ہم ایک ہیں کہہ دو ہم۔۔۔۔۔۔ایک ہیں' کہہ دو ہم۔۔۔۔۔۔۔۔ایک ہیں' پھر کہہ دو ہم۔۔۔۔۔ایک ہیں۔ ہم میں کوئی اختلاف نہیں ہے ہم ایک ہیں۔ کام مختلف ہے کسی کو مغالطہ لگا کہ شاید اختلاف ہے اختلاف نہیں ہے' آج ڈرامہ کھیلا جاتا ہے پہلے بھی مداری آتے رہے اب بھی مداری ڈرامہ کھیل رہا ہے' مولویوں کو بھی شکار کیا جا رہا ہے کہتے ہیں اسلام آگیا' اسلام آگیا' اسلام آگیا۔ اسلام اس وقت آئے گا جب حدود شریعہ نافذ ہوں گی' جب سود ختم ہوگا' کیوں اس بات پہ آپ ہمارے ساتھ متفق ہیں؟ اسلام کے نظام کے لئے کوشش کرنے کے لئے تیار ہیں' باقی امریکہ روس کچھ نہیں کر سکتا' کسی کو سامان پر ناز کسی کو مکان پر ناز کسی کو دکان پر ناز کسی کو ایران و ہندوستان پر ناز' ہمیں اللہ کے قرآن پر ناز ہے' محمد ﷺ کے فرمان پر ناز ہے' ابھی میں نے آج طالبان کا بیان پڑھا کہ امریکہ ایران خبردار! سرمایہ سے کچھ نہیں بنتا سب کچھ نصرت الٰہی سے ہوتا ہے اور میں سمجھتا ہوں ان کے پاس کیا تھا؟ کچھ نہیں تھا ایک اللہ کا نام تھا سب کہہ دو اللہ۔۔۔۔۔۔ اللہ' درد دل سے کہہ دو۔۔۔۔۔۔ اللہ۔۔۔۔۔۔۔ اللہ محبت سے کہہ دو۔۔۔۔۔۔اللہ' ختم نبوت کے کام کی توفیق دینے والا کون ہے۔۔۔۔۔۔اللہ' اس پیغمبر ﷺ کی غلامی کرو جس کی صورت بھی شان والی۔ حضرت علیؓ سے کہا گیا حضور ﷺ کے رخ انور کیسے تھے فرمایا: رحمت عالم ﷺ کے چہرہ کو دیکھتے تو معلوم ہوتا سورج آسمان سے دور تک پیغمبر کے رخ انور میں گردش کر رہا ہے' ایک صحابیؓ کہتے ہیں جیسے چودھویں کی رات کا چاند چمکتا ہے' اس طرح اندھیرے میں محمد ﷺ کا چہرہ چمکتا ہے' حضرت علیؓ سے کہا گیا حضور ﷺ کے ہاتھ اور قدم مبارک کیسے تھے فرمایا: ہتھیلی اور قدم مبارک گول تھے۔ حضور ﷺ کی انگلیاں مبارک کیسی تھیں فرمایا: حضور ﷺ کی انگلیاں مبارک لمبی تھیں۔ حضور ﷺ کے جوڑ مبارک کیسے تھے' حضور ﷺ کے جوڑ مبارک مضبوط تھے' حضور ﷺ کے بدن مبارک پر بال بھی تھے یا نہ' فرمایا: بدن پر زیادہ بال نہیں تھے' لیکن سینے سے ناف تک بالوں کی ایک دھار بنتی تھی۔ حضرت علیؓ سے کہا گیا حضور ﷺ کے بدن کی پشت مبارک کیسی تھی فرمایا: ایسی نرم تھی کہ جس طرح تیل لگا ہو' پانی ڈالتے تو بہہ جاتا تھا' حضور ﷺ کے تلوے مبارک کیسے تھے' حضور ﷺ کی ایڑی مبارک کیسی تھی' فرمایا: گوشت تھوڑا تھا۔ حضور ﷺ کی پنڈلی مبارک کیسی تھی فرمایا: آپ ﷺ کی پنڈلی مبارک میں باریکی تھی۔

حضور ﷺ کا سینہ مبارک کیسا تھا فرمایا: کسی کے دل میں اتنی سخاوت نہیں تھی جتنی محمد ﷺ کے دل میں تھی۔ فرمایا: کسی کی طبیعت میں اتنی نرمی نہیں تھی جتنی محمد ﷺ کی طبیعت میں نرمی تھی۔ علماء سے آپ سنتے ہوں گے کہ حضور ﷺ عید کے دن عید گاہ جارہے تھے۔ راستے میں ایک یتیم بچہ کھڑا رو رہا تھا۔ حضور ﷺ نے پوچھا بیٹا کیا بات ہے۔ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میں یتیم ہوں میرا باپ فوت ہوگیا ہے اور میری ماں بھی فوت ہوگئی ہے۔ آج باپ ہوتا تو میرے لئے بازار سے کپڑے لاتا' میری ماں ہوتی تو مجھے نہلاتی اور کپڑے پہناتی' سرمہ لگاتی اور مجھ سے پیار کرتی۔ حضور ﷺ یہ سن کر فرمانے لگے بیٹا پریشان نہ ہو میں محمد ﷺ تیرا باپ ہوں اور عائشہ صدیقہ تیری ماں ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ

ابھی آپ سن رہے تھے کہ ربوہ کا نام کیا رکھا جائے۔ لوگوں نے کہا صدیق آباد' جمادی الثانی کا مہینہ بھی صدیق اکبرؓ کی یاد تازہ کرتا ہے اور صدیق بھی وہ جس نے ختم نبوت کے لئے سب کچھ قربان کردیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کو حضور ﷺ فرمانے لگے کہ اے عائشہؓ ذرا آسمان پر نگاہ ڈالو اور ستاروں کی چمک دمک کو دیکھو۔ فرمایا کہ جس طرح آسمان پر ستارے بے شمار ہیں اس طرح زمین پر عمرؓ کی نیکیاں بے شمار ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ عمرؓ کا اتنا مقام ہے تو میرے ابا ابوبکرؓ کا کیا مقام ہے؟ حضور ﷺ فرمانے لگے عمرؓ کی ساری نیکیاں ابوبکرؓ کی غار ثور کی نیکی کا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔ اس لئے قرآن نے حضرت ابوبکرؓ کو ثانی اثنین کہہ دیا ہے۔ کہہ دو سبحان اللہ۔۔۔۔۔۔۔ سبحان اللہ۔ ثانی کا معنیٰ دوسرے نمبر والا اور اول کا معنیٰ پہلے نمبر والا۔ خدا تمہیں مکہ مکرمہ' مدینہ منورہ لے جائے' کہہ دو آمین۔ خدا مکہ اور مدینہ کا تمہیں منظر دکھائے وہاں جاکر پتہ چلتا ہے طواف میں اول مصطفیٰ ﷺ ہے ثانی ابوبکرؓ ہے' میزاب رحمت کے نیچے اول مصطفیٰ ﷺ ہے ثانی ابوبکرؓ ہے حجر اسود پر اول مصطفیٰ ﷺ ہے ثانی ابوبکرؓ ہے' ملتزم پر اول مصطفیٰ ﷺ ہے ثانی ابوبکرؓ ہے' حطیم میں اول مصطفیٰ ﷺ ہے ثانی ابوبکرؓ ہے' آب زم زم پر اول مصطفیٰ ﷺ ہے ثانی ابوبکرؓ ہے' مقام ابراہیم میں اول مصطفیٰ ﷺ ہے ثانی ابوبکرؓ ہے' مدینہ میں اول مصطفیٰ ﷺ ہے ثانی ابوبکرؓ ہے' مزار میں اول مصطفیٰ ﷺ ہے ثانی ابوبکرؓ ہے' قیامت کے دن جنت میں اول مصطفیٰ ﷺ جائے گا ثانی ابوبکرؓ جائے گا۔ ابوبکرؓ کا نام اس لئے لیتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے ہی سب سے پہلے ختم نبوت کا جھنڈا لہرایا تھا' مسیلمہ کذاب کو اور جھوٹوں کو قتل کروایا تھا' خدا ہمیں پیغمبر ﷺ کا سچا غلام بنائے۔ پیغمبر ﷺ کی صورت اعلیٰ ہے کہہ دو بیشک' یقین ہے تو زور سے کہہ دو بیشک۔۔۔۔۔۔۔ بیشک' پیغمبر ﷺ کی صورت بھی شان والی

ہے' فرمایا آپ ﷺ کی طبیعت نرم تھی۔ نہ تو کر سکتا ہے نہ میں کر سکتا ہوں۔ میرے پیغمبر ﷺ انگلی پکڑ کر یتیم کو لے گئے فرمایا عائشہ صدیقہ' رفیقہ' حمیرا' طیبہ' طاہرہ' آج جنت کا نقد سودا کرنا ہے روتے ہوئے یتیم کو ہنستا ہوا لے آ۔ حضرت عائشہؓ نے غسل کرایا کپڑے پہنائے سرمہ لگایا' سنو چنیوٹ اور ربوہ کے ساتھیو اس یتیم کو حضرت عائشہؓ ہنستا ہوا لے آئیں' حضور ﷺ نے فرمایا بیٹا آج تیرا باپ ہوتا تو وہ کیا کرتا' کہنے لگا حضور ﷺ اگر آج میرا باپ ہوتا مجھے کندھوں پر اٹھا کر عیدگاہ لے جاتا' حضور ﷺ نے فرمایا آ تیرا باپ محمد ﷺ ہے آج میرے کندھوں پر سوار ہو جا اور جو محمد ﷺ کے کندھوں پر آیا وہ شان والا اور جس ابوبکرؓ کے کندھوں پر محمد ﷺ آئے وہ حضرت ابوبکرؓ بھی شان والا' حضرت ابوبکرؓ صحابی' بیٹا صحابی' پوتا صحابی' بیٹی صحابیہؓ' پورا خاندان محمد ﷺ پر فدا۔ ہجرت کی رات گذری صبح کو ابوجہل آیا' کنڈی کھٹکھٹائی حضرت شاہ ولی اللہؒ نے ازالۃ الخفاء میں لکھا ہے کہ حضرت اسماء کی ابھی بچپنی حالت تھی' کنڈی کھولی باہر آئیں' دیکھا ابوجہل کھڑا ہے کہنے لگا اسماء مجھے یہ بتا تیرا باپ ابوبکرؓ اور محمد ﷺ کہاں ہیں کہہ دو ﷺ کہنے لگیں میں محمد ﷺ کا راز نہیں بتاؤں گی۔ ابوجہل نے کہا میں مکہ کا بہادر اور طاقتور سردار ہوں۔ تجھے ایک تھپڑ ماروں گا تیرا خاتمہ ہو جائے گا۔ حضرت اسماء یہ سن کے کہنے لگیں ابوجہل کتا اگر تو مکہ کا بہادر ہے تو میں بھی صدیق اکبرؓ کی بیٹی ہوں۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ نے ازالۃ الخفاء میں لکھا ہے کہ ابوجہل نے زور سے تھپڑ مارا' اسماء پتھر کی چٹان پر جا گریں۔ چہرہ خون آلود ہو گیا' دوپٹہ دور جا پڑا' بالیاں کانوں سے ٹوٹ کر فاصلے پر جا پڑیں' حضرت اسماء دوپٹہ سنبھال کے کھڑی ہو گئیں فرمایا کتا تجھے طاقت پہ ناز ہے مجھے محمد ﷺ کی ختم نبوت پہ ناز ہے۔ (نعرہ تکبیر' اللہ اکبر) تجھے مال پر ناز ہے مجھے رب ذوالجلال پہ ناز ہے' تجھے سامان پہ ناز ہے مجھے رب رحمان پہ ناز ہے۔ میرے پیغمبر ﷺ کی صورت بھی اعلیٰ کہہ دو سبحان اللہ۔ فرمایا کسی کا کنبہ اتنی عزت والا نہیں تھا جتنا محمد ﷺ کا خاندان عزت والا ہے۔

حضرت علیؓ سے پوچھا گیا حضور ﷺ کی سیرت کا نقشہ تو بتلاؤ۔ حضور ﷺ چلتے کیسے تھے' محمد ﷺ کو تواضع پسند تھی فرمایا: جب حضور ﷺ چلتے سینہ جھکا کر چلتے' پیغمبر ﷺ سینہ تان کر نہیں چلتے تھے' اس لئے سلسلہ نقشبندیہ میں اصطلاح ہے "نظر بر قدم" کہ تیری نگاہ قدم پر ہو تاکہ تیرے چلنے میں بھی تواضع نظر آتا ہو۔ ہم نے اپنے اکابرین میں یہی تواضع کو دیکھا اور اس تواضع نے ان کے مقام کو بلند کیا۔ حضرت علیؓ سے کہا گیا حضور ﷺ دیکھتے کیسے تھے فرمایا: جب محمد ﷺ دیکھتے تو آنکھ کے گوشے سے نہ

دیکھتے کیونکہ یہ تکبر کی نگاہ ہے۔ محمد ﷺ جب دیکھتے نگاہ بھر کر دیکھتے۔ حضور ﷺ شفقت محبت کے ساتھ دیکھتے تھے اور جس کو حضور ﷺ ملتے اس کو السلام علیکم کہتے' فرمایا جو اچانک دیکھتا پیغمبر ﷺ کا رعب اتنا تھا کہ ڈر جاتا اور فرمایا جو پیغمبر ﷺ کے ساتھ گھل مل جاتا پیغمبر ﷺ کو پہچان لیتا پھر پیغمبر ﷺ کو اپنا محبوب بنالیتا۔ خدا ہمیں پیغمبر ﷺ کی صورت اور سیرت اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس اجلاس کے اندر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب مدظلہ اور مرکزی مبلغ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ اور دوسرے ختم نبوت کے تمام مبلغین کو مبارک باد دیتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ جب تک زندہ ہیں حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی معیت میں ختم نبوت کا جھنڈا لہرائیں گے اور مرزائیت کی تردید کرتے رہیں گے۔ ہم اپنی جانوں کے ٹکڑے ٹکڑے کرا سکتے ہیں مگر محمد ﷺ کا دامن نہیں چھوڑ سکتے' اور اسی انداز کو اپنا۔ حدیث میں آتا ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر صحابہؓ بھی مٹی اٹھا رہے تھے اور حضور ﷺ خود بھی مٹی اٹھا رہے تھے۔ صحابہؓ کہتے ہیں رحمت کا دریا موج میں آیا فرمایا:

"اللھم لا عیش الا عیش آلاخرہ"

یا اللہ یہ اپنی جماعت لایا ہوں ان کے حال پر رحم فرما' ان کی مدد فرما' اور اس وقت میں بھی آپ سے کہنا چاہتا ہوں سحری کا وقت وقف کریں۔ افغانستان کی فوج کی اللہ حفاظت فرمائے۔ آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

خطاب! حضرت مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو صاحب

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا!

صدر جلسہ خواجہ خواجگان شیخ المکرم مخدوم العلماء حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ' شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمٰن صاحب درخواستی مدظلہ قابل صد احترام علماء کرام اور میرے محترم دوستو، بھائیو، بزرگو، آقا ﷺ کی شان میں چند کلمات عرض کروں گا پھر رخصت چاہوں گا۔ رات کا کافی حصہ گزر چکا ہے۔ پتہ نہیں آپ سو رہے ہیں یا جاگ رہے ہیں۔ (نعرہ تکبیر اللہ اکبر)

میں نے تو نہیں کہا اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرو اگر نعرہ لگانا ہے تو پھر مردوں کی طرح نہیں مردوں کی

طرح لگاؤ یہ اللہ اکبر کا نعرہ اس طرح نہیں لگایا جاتا۔ ٹھیک ٹھاک انداز سے جواب دینا چاہیے تاکہ پتہ چلے کہ آپ زندہ ہیں۔ (نعرہ تکبیر ’اللہ اکبر) آپ سو رہے ہیں جاگ نہیں رہے با آواز بلند کھو دل کی گہرائیوں سے (نعرہ تکبیر اللہ اکبر۔ نعرہ تکبیر اللہ اکبر)

اے رسول امین خاتم المرسلین سبحان اللہ‘ کی آواز کو گونجنا چاہیئے سارے مل کر کہیں سبحان اللہ۔ دل کی گہرائیوں سے سبحان اللہ با آواز بلند کہیں سبحان اللہ مشرک کوئی نہ بولے موحد ضرور بولے سبحان اللہ‘ بدعتی کوئی نہ بولے سنت کے تابعدار ضرور بولیں سبحان اللہ‘ مجاور کوئی نہ بولے مجاہد ضرور بولے سبحان اللہ‘ کوئی کلنٹن کا نوکر نہ بولے‘ پاک محمد ﷺ کے غلام ضرور بولیں سبحان اللہ: ؎

؎ اے رسول امیں خاتم المرسلیں ! تجھ سا کوئی نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں
یہ ہے اپنا عقیدہ بصدق ولقین! تجھ سا کوئی نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں
اے رسول امیں خاتم المرسلیں! تجھ سا کوئی نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں
دست قدرت نے ایسا بنایا تجھے‘ جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے رسول امیں خاتم المرسلیں ! تجھ سا کوئی نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں
یہ ہے اپنا عقیدہ بصدق ویقین! تجھ سا کوئی نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں
اے رسول امیں خاتم المرسلیں! تجھ سا کوئی نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں
دست قدرت نے ایسا بنایا تجھے‘ جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں اے ابد کے حسیں ! تجھ سا کوئی نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں
سدرۃ المنتہیٰ رہگزر میں تری قاب قوسین گرد سفر میں تری
سید الاولین‘ سید الآخرین! تجھ سا کوئی نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں
تیرے انداز میں وسعتیں فرش کی‘ تیری پرواز میں رفعتیں عرش کی
تیرے انفاس میں خلد کی یاسمیں ! تجھ سا کوئی نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں
اے رسول امین خاتم المرسلیں! تجھ سا کوئی نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں
مصطفیٰ مجتبیٰ‘ تیری مدح وثنا! میرے بس میں نہیں دسترس میں نہیں
دل کو ہمت نہیں لب کو یارا نہیں! تجھ سا کوئی نہیں‘ تجھ سا کوئی نہیں

اے رسول امین خاتم المرسلیں! تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
کوئی بتلائے کیسے سراپا لکھوں، کوئی ہے وہ کہ میں جس کو تجھ سا کہوں
توبہ توبہ نہیں کوئی تجھ سا نہیں! تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
اے رسول امین خاتم المرسلیں! تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
چار یاروں کی شان جلی ہے بھلی، ہیں یہ صدیقؓ، فاروقؓ، عثمانؓ، علیؓ
شاہد عدل ہیں یہ ترے جانشیں! تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

سب کہیں حضور آخری نبی ہیں دونوں ہاتھ بلند کر کے کہیں حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ ہم ختم نبوت کے غداروں کو نہیں چھوڑیں گے۔ سارے مل کے کہیں انشاء اللہ اور جس طرح حضرت صدیق اکبرؓ نے فیصلہ کیا تھا۔ عقیدہ ختم نبوت کے منکرین کے ساتھ اس دھرتی پر ہم وہی حشر کریں گے۔ اب وقت قریب ہے انشاء اللہ مختصر کلمات عرض کروں گا۔ اللہ سب کے بچوں کی حفاظت فرمائے اگر کسی کا چھوٹا بیٹا مٹی کھانا شروع کر دے تو اس کا باپ خوش ہوگا۔ نہیں پیار سے سمجھائے گا اسکے باوجود بھی اگر باز نہیں آیا تو ڈانٹے گا اب بھی باز نہیں آیا تو پھر ڈاکٹر کے پاس لے جائے یہ کم بخت مٹی کھا رہا ہے۔ اگر پھر بھی نہیں تو پھر کسی پیر صاحب کے پاس جائے گا۔ تعویز لینے کہ حضرت یہ مٹی کھاتا ہے۔

سفید ریش اب تک مٹی کھا رہے ہیں ان کیلئے بھی آپ دعا کریں کہ اللہ ان کو بھی سمجھ دیں۔ ہاں مٹی کھانے کا وقت نہیں۔ کلاشنکوف اٹھانے کا وقت ہے ہم جہاد کیلئے ہتھیار اٹھائیں گے، نہیں ڈرتے تمہاری ایجنسیوں سے میاں صاحب سن لو ہم جہاد کیلئے ہتھیار اٹھائیں گے اور ہمارا جو ہتھیار ہوگا وہ دین کے دشمنوں کے سروں پر رہے گا۔ کوئی دین دار اگر بندوق اٹھاتا ہے تو کہتے ہیں جی مولوی بندوق اٹھاتا ہے۔ کیا مولوی انسان کا بچہ نہیں۔ یہ فسادات اس لیے ہیں پاکستان میں کہ شریف لوگ نہتے ہیں۔ بد معاشوں کے پاس ہتھیار ہیں۔ اسی لئے فساد ہے، اگر اللہ نے موقعہ دیا ہم بد معاشوں سے ہتھیار چھین کے شریفوں کو ہتھیار دیں گے۔

اسامہ بن لادن

میرے محترم دوستو! اب مطالبات کا وقت گزر گیا۔ اب قرار دادوں کا وقت نہیں، مطالبوں کا وقت نہیں، کفر کا منہ بند کرنے کا وقت ہے، باطل قوتوں سے ٹکرانے کا وقت ہے اور ہم ٹکرائیں گے۔ اللہ کی مدد سے ٹکرائیں گے۔ انشاء اللہ اب تو میاں صاحب نے بھی شریعت دے دی ہے آپکو مبارک ہو۔ ہم شریعت

کے مخالف نہیں ہیں کسی کے ذہن میں کوئی غلط فہمی نہ ہو۔وہ ہمارے لیے موت کا دن ہو گا جب ہم شریعت کی مخالفت کریں۔ ہماری ساری محنت شریعت کیلئے ہے۔ لیکن یہ کونسی شریعت ہے ایک دن کہتے ہو کہ میں شریعت نافذ کرتا ہوں اور دوسرے دن کہتے ہو جی طالبان والی نہیں' تو پھر امریکہ والی یہ تو ہمیں بھی نہیں چاہیے مشاہد نے اعلان کیا اور فلمی اداکاروں میں اس نے ایوارڈ تقسیم کیئے شریعت کے اعلان کے بعد۔ تصاویر اخبارات میں چھاپی گئیں۔وہ کہہ رہا ہے فلمی اداکاروں کو کہ آپ خطرہ نہ کریں میاں صاحب کے اسلام سے آپ کو کوئی خطرہ نہیں۔ یہ اسلام کے ٹھیکیدار بنتے ہیں اسامہ بن لادن کی تصاویر کو تھانوں میں لٹکایا گیا ہے۔ نہیں پڑھا آپ نے اخباروں میں۔ یہ نواز شریف کا مسئلہ نہیں بے نظیر کے بھی حواس باختہ ہو چکے ہیں۔پاگلوں کی طرح بول رہی ہے کہ جی گزشتہ مرتبہ ہماری حکومت گرائی گئی تو اسامہ بن لادن کا پیسہ تھا۔ تو میں نے لاڑکانہ میں ایک جمعہ میں کہا کہ یہ نو برس۔۔۔۔۔بات یاد نہیں رہی اب الہام ہوا ہے تیرے اوپر۔ کیونکہ آخر خون تو وہاں کا ہے۔جی۔ باپ بھی ہے۔بے نظیر بھی سن لے نواز شریف صاحب بھی سن لے، ہماری دوستی بھی اللہ کے لیے ہے اور دشمنی بھی اللہ کیلئے' اسامہ اس دور کا محمد بن قاسم ہے اسامہ اس دور کا طارق بن زیاد ہے اسامہ اس دور کا صلاح الدین ایوبی ہے اسامہ پندرھویں صدی کا خالدؓ بن ولید ہے۔ کلنٹن کہتا ہے کہ اسامہ مجھے مطلوب ہے میں کہتا ہوں کہ کلنٹن ہمیں مطلوب ہے۔ میں اقوام متحدہ سے اپیل کرتا ہوں کہ کلنٹن کو ہمارے حوالے کرو اسامہ کا جرم تم آج تک ثابت نہیں کر سکے۔ کلنٹن پر ہمارا جرم ثابت ہے اس نے پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی ہے۔اس نے بلوچستان میں میزائل گرائے ہیں۔ نہیں گرائے ؟ کلنٹن ہمارا مجرم ہے ہمیں مطلوب ہے۔ شرافت کے ساتھ کلنٹن ہمارے حوالے کرو' ورنہ پاکستان کی دھرتی پر ایک بھی یہودی کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔مارا بھی امریکہ نے ہے اور چیخ بھی وہی رہا ہے۔ مجاہد ہمارے تو نے شہید کیے اور چیختا بھی تو ہے۔ سٹیں وائس آف امریکہ' جرمنی' بی بی سی' یہ وہ' یہاں قیامت آگئی ہے۔وہ دو بندے آپس میں لڑ پڑے ناں' ایک نے دوسرے کو گرایا اور گرانے کے بعد اس کے سینے پر چڑھ کر بیٹھ گیا اب گرایا بھی اسی نے سینے پر بھی وہی چڑھا ہوا ہے اور چیختا بھی وہی ہے پہنچو جی پہنچو۔ پہنچو کہاں گئے ساتھی' آگئے یہ کمبخت کے بچے اس کو گرایا بھی تو نے سینے پر بھی تو چڑھا ہوا ہے اور چیختا بھی تو ہے۔اس نے کہا گرایا تو ہے اٹھے گا تو نہیں چھوڑے گا ناں' میزائل بھی تو نے برسائے۔ ہمارے مجاہدوں کو شہید بھی تو نے کیا۔ معسکر بھی تو نے ڈھائے اور ظلم بھی تو نے کیا اور چیختا بھی تو ہے۔ کہتا ہے میں نے کہا تو ہے جب ملا اٹھیں گے تو چھوڑیں گے نہیں انشاء اللہ۔ سارے مل کر کہو انشاء اللہ کل تک ملا کا لفظ گالی تھی اور جب سے ملا عمر وہاں آیا سبحان اللہ!سے

؎ عمرؓ قبول عمرؓ قابل عمرؓ مقبول
عمرؓ دعائے پیغمبر عمرؓ مراد رسولؐ

نام کا بھی تو اثر ہوتا ہے ناں اُن سے کہنا چاہتا ہوں جو میرے عمرؓ کے نام سے چڑتے ہیں: ؎

؎ خالی ہے تیرا دل ادب وشرم و حیا سے
اے شاتم فاروقؓ تجھے کیوں بغض ہے ارباب وفا سے
اے شاتم فاروقؓ تجھے یہ بھی خبر ہے
فاروقؓ کو مانگا تھا محمدؐ نے خدا سے

سید کائنات ﷺ نے فرمایا"اللھم اعز الاسلام" بعمر ابن الخطاب"سبحان اللہ سارے مل کے کہیں جی سبحان اللہ۔ اس نبی کی زبان فیض ترجمان کے الفاظ میں نے پڑھے جس نبی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا"وما ارسلنک الا رحمت للعالمین" سبحان اللہ جاگ رہے ہیں یا بھاگ رہے ہیں۔

میرے محترم دوستو! میرے حضورؐ کے جسم پر اللہ کی رحمت میرے حضور کے اسم پر اللہ کی رحمت میرے حضور ﷺ مدینہ میں' اللہ کی رحمت مدینہ میں' میرے حضور مکہ میں' اللہ کی رحمت مکہ میں' میرے حضور سفر میں' اللہ کی رحمت سفر میں' میرے حضور حضر میں' اللہ کی رحمت حضر میں' میرے حضور بدر میں' اللہ کی رحمت بدر میں' میرے حضور احد میں' اللہ کی رحمت احد میں' میرے حضور خندق میں' اللہ کی رحمت خندق میں' میرے حضور تبوک میں' اللہ کی رحمت تبوک میں' میرے حضور گنبد خضریٰ میں' اللہ کی رحمت چوبیس گھنٹے میرے آقا کے گنبد خضریٰ پہ برس رہی ہے۔ سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کلام مقدس میں (توجہ چاہتا ہوں) میرے حضور کی سیرت قرآن کو پڑھو' میرے حضور کی شان قرآن کو پڑھو' میرے حضور کی عظمت قرآن کو پڑھو' میرے حضور کا مقام قرآن کو پڑھو' میرے حضور کے چہرے' میرے حضور کی زلفوں کا ذکر قرآن میں' میرے حضور کے سینے کا ذکر قرآن میں' میرے حضور کے ہاتھوں کا ذکر قرآن میں' میرے حضور کے حضر کا تذکرہ قرآن میں' میرے حضور کے سفر کا ذکر قرآن میں' میرے حضور کی جماعت کا ذکر قرآن میں۔ اللہ رب العزت کے محمدؐ کی قسم میرے حضور کے ابوبکرؓ کا تذکرہ بھی قرآن میں آیئے ناں اللہ کی کتاب نے آواز دی:

”والضحیٰ ۔ والیل اذاسجیٰ ۔ ماودعك ربك وماقلی ۔ وللاخرة خیر لك من الاولی ۔ ولسوف یعطیك ربك فترضی ۔ الم یجدك یتیماً فاوی ۔ ووجدك ضآلا فهدیٰ ۔ ووجدك عائلاً فاغنی ۔ فاما الیتیم فلا تقهر ۔ واما السائل فلاتنهر ۔ وامابنعمة ربك فحدث“

کہیں سبحان اللہ 'اللہ کی کتاب کو کھولیں آواز آتی ہے کلام مقدس سے۔ ”الم نشرح لك صدرك“ کہیں ناں سبحان اللہ (تھکے ہوئے ہیں تو دعا کرادوں' نہیں) ذرا توجہ سے سنیں۔

اللہ کی کتاب نے آواز دی :

”الم نشرح لك صدرك ۔ ووضعنا عنك وزرك ۔ الذی انقض ظهرك ۔ ورفعنا لك ذکرك ۔ فان مع العسر یسراً ۔ ان مع العسر یسراً ۔ فاذا فرغت فانصب ۔ والی ربك فارغب“

اللہ کی کتاب نے آواز دی :

”سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی برکنا حوله لنریه من ایتنا“ پھر ارشاد فرمایا: ”وما رمیت اذ رمیت ولکن الله رمیٰ“ پھر ارشاد فرمایا: ”وما ارسلنك الا کافة للناس بشیراوّ نزیرا“ پھر ارشاد فرمایا: ”ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله و خاتم النبیین“

میں اپنے آقا کی تعریف بیان کروں رات گزر سکتی ہے میرے آقا کی تعریف و توصیف ختم نہیں ہو سکتی۔ کچھ لوگ کہتے ہیں یہ دیوبندی رسول ﷺ کو نہیں مانتے۔ دیوبندیوں کے مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے فرمایا :

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے نقش روئے محمد بنایا گیا
پھر اسی نقش سے لے کے تابانیاں بزم کون ومکاں کو سجایا گیا

ہم حضور کے نوکر ہیں۔ سارے مل کے کہیں ہم حضور کے نوکر ہیں۔ آپ میاں صاحب کے تو نہیں بی بی کے نوکر تو نہیں۔ کلنٹن کے نہیں خان کے نہیں نواب کے نہیں سردار کے نہیں کسی منسٹر اور در بدر کے نہیں جو حضور کے نوکر ہیں وہ ہاتھ بلند کر کے کہیں ہم حضور کے نوکر ہیں (نعرہ تکبیر 'اللہ اکبر)

سیرت رحمت دوعالم ﷺ

ہم دیوبندی ہیں الحمدللہ ہمیں فخر ہے دیوبندیت پر۔ دیوبندی وہ ہیں جو نہ بے نہ جھکے۔ جو بک جائے یا جھک جائے وہ دیوبندی نہیں۔ مجھ سے کسی نے کہا یہ بند بند بند یہ دیوبند کیا ہے میں نے کہا بھائی شہر کا نام ہے۔ کہے اچھی طرح سمجھاؤ۔ بھئی ایک شہر ہے دیوبند۔ کہے نہیں یہ بند بند کیا ہے۔ میں نے کہا اچھا' اچھی طرح سمجھو' شراب بند، جوابند، بدماشی بند، سینمائیں بند، تھیٹر بند، چکلے بند، فحاشی کے اڈے بند، رشوت بند، سودی نظام بند، پھر بنے دیوبند۔ (نعرہ تکبیر اللہ اکبر): ۔

شاد باش وشاد زیں اے سرزمین دیوبند
دنیا میں تو نے کیا اسلام کا جھنڈا بلند

میرے اکابر میں سے حضرت مجدد الف ثانیؒ کو گرفتار کیا گیا۔ اکبر نے جھکانے کی کوشش کی ہاتھوں میں ہتھکڑیاں، پاؤں میں بیڑیاں، بادشاہ کے دربار میں لایا گیا' اکبر نے کہا جھکو۔ کہا اللہ رب العزت کے سامنے جھکوں گا۔ تیرے آگے نہیں جھکوں گا۔ جو سر وہاں جھکتا ہے یہاں نہیں جھکے گا۔ کہا سارے جھکتے ہیں' تجھے جھکنا پڑے گا' کہا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا' پھر کہا جھکو گے نہیں' فرمایا نہیں جھکوں گا۔ اس نے مشیروں سے کہا یہ کیوں نہیں جھکتا؟ کہا یہ وہابی مولوی ہے نہیں جھکے گا۔ بہت مشکل ہے کوئی اور ہوتا تو جھک جاتا۔ مجدد کو جیل بھیجا گیا۔ میں نے کہا ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ہوں' پاؤں میں بیڑیاں غیرت مند مسلمانو! آپ کو پتہ ہے کہ اس حال میں بے گناہ بندہ اپنے اللہ کو کیسا لگتا ہے۔ شادی کی پہلی رات سونے کے زیوارت میں سجی ہوئی دلہن اپنے دلہا کو بھی اتنی پسند نہیں آتی جتنا یہ بندہ اس حال میں اپنے رب کو پسند آتا ہے (اللہ اکبر)۔ وزراء کی میٹنگ بلائی گئی کہ اس مولوی کو جھکانا ہے' کہا نہیں جھکے گا' کہا پھر میری رعایا کیا کہے گی' یہ مولوی نہیں جھکتا ساری دنیا جھک رہی ہے کوئی ترکیب نکالو' اب ترکیب یہ ہے جی دربار کے سامنے بڑی دیوار کھڑی کردو۔ اس میں چھوٹی کھڑکی بناؤ۔ پھر مجدد کو لایا جائے پولیس کے پہرے میں اور اس کھڑکی سے گزارا جائے کھڑکی چھوٹی ہوگی ناں جب گزرے گا تو جھکے گا۔ ہم فتویٰ صادر کردیں گے کہ یہ مولوی جھک گیا ہے۔ بغلیں بجائیں گے کہا ہاں یہ ٹھیک ہے۔ دیوار میں چھوٹی کھڑکی بنائی گئی کہ اگر گزریں تو جھک کے گزریں۔ پھر پولیس بھیجی گئی مجدد کو بلایا گیا۔ پولیس کے پہرے میں جب حضرت مجدد الف ثانیؒ کھڑکی کے پاس پہنچے تو پولیس والوں نے کہا یہاں سے چلنا ہے۔ آپ کی پیشی ہے بادشاہ سلامت کے سامنے' تو

حضرت نے کہا مجھے جھکانے کی کوشش کر رہے ہو جھکانا چاہتے ہو۔ میں تو اللہ کے آگے جھکتا ہوں۔ پولیس والوں نے کہا اور کوئی گیٹ نہیں ہے سارے راستے بادشاہ سلامت نے بند کرادیئے ہیں سارے یہاں سے جارہے ہیں۔ ہم بھی یہیں سے جائیں گے اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ جھکانے کی بات نہیں ہے بس ٹھیک ہے راستہ ہے یہیں سے چلنا ہے کہا نہیں یہ شرارت ہے مجھے جھکانا چاہتے ہو کہا چھوڑو میں گزرتا ہوں۔ حضرت مجددؒ بیٹھے اور پہلے دونوں پاؤں گزارے دونوں پاؤں کے تلوے بادشاہ کے منہ کی طرف کیے اور کہا کہ یہ میرے پاؤں بھی اتنے سستے نہیں تھے:

گردن نہ جھکی جسکی جہانگیر کے آگے

اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

میاں صاحب کوئی ذاتی جھگڑا نہیں ہے۔ اگر تو سچا ہے نفاذ شریعت میں' تو چند کام کردے میں حضرت کے سامنے وعدہ کرتا ہوں اپنی جماعت کے ایک ذمہ دار کارکن کی حیثیت سے میاں صاحب شراب بند کردیں ٹھیک ہے' سینمائیں سیل کردیں' تھیٹر بند کردیں، فحاشی کے اڈے بند کردیں، پورے ملک پر بس نہیں چلتا تو تیرے پڑوس لاہور میں ہیرا منڈی چل رہی ہے اسکو ہی بند کردیں' ٹی وی کا قبلہ درست کردیں اور ننگے جسموں کی جو نمائش ہو رہی ہے اس سلسلے کو بند کردیں' اخبارات اور رسائل میں خواتین کی تصاویر کی نمائش بند کردیں' مخلوط تعلیم بند کردیں سودی کاروبار بند کردیں' جمعہ کی چھٹی بحال کردیں' سب سے پہلے میں تیرے ہاتھوں پر بیعت کرنے کیلئے تیار ہوں۔ قادیانیوں کیلئے وہی فیصلہ کریں جو صدیق اکبرؓ نے کیا تھا۔ آپ سارے متفق ہیں؟ انشاءاللہ۔ لیکن اگر ڈھکوسلا ہے تیری شریعت اگر دھوکا ہے۔ اگر شریعت کے نام پر لوگوں کو تم بیوقوف بنانا چاہتے ہو تو پھر سن لو اس عظیم الشان اجتماع میں کہتا ہوں۔ تیرا گریبان ہوگا ہمارے ہاتھ ہوں گے۔ ہم شریعت کے نام پر بددیانتی وبدمعاشی نہیں ہونے دیں گے۔ (کہیں انشاءاللہ)

میرے محترم دوستو! ڈراتے ہیں ہمیں پیغامات بھیجتے ہیں۔ حملے کراتے ہیں ہمارے مجاہدین کو مارتے ہیں یہ۔ ہم تو شہادت کو سعادت سمجھتے ہیں عمرؓ نے بھی دعا کی تھی:

"اللهم ارزقنی شهادة فی سبیلك واجعل قبری فی بلد حبیبك محمد ﷺ"

میرے آقا علیہ ﷺ نے فرمایا:

"انی واحببت ان اقتل فی سبیلله ثم احیا ثم اقتل ثم احیاثم اقتل ثم احیا ثم

اقتل او کما قال النبی"

یہ نبیوں کا سردار نبی، رسولوں کا سردار نبی، کائنات کا ممتاز نبی یہ اللہ کا دلبر یہ نبیوں کا افسر یہ شافع محشر، یہ ساقی کوثر، یہ بلند وبالا قدر' یہ رحمت کا سمندر کہو سبحان اللہ۔ میرے آقا حضرت محمد مصطفی ﷺ نے فرمایا میرے اللہ! میرا جی یہ چاہتا ہے کہ تیری راہ میں میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں' پھر میں زندہ ہو جاؤں پھر شہید ہو جاؤں پھر میں زندہ ہو جاؤں پھر شہید ہو جاؤں شہادت کی موت مجھے اتنی پسند ہے میرے آقا محمد ﷺ نے فرمایا جو آدمی اس حال میں مر گیا کہ اس نے جہاد تو نہیں کیا لیکن جہاد کی نیت بھی نہیں کی میرے آقا محمد ﷺ نے فرمایا:

یہ مومن بن کے نہیں یہ منافق بن کے مر گیا۔ جہاد کی نیت کا بھی ثواب ہے یہ ہمارے تبلیغی بھائی جو کہتے ہیں ناں بھائی ارادہ کرو ان کو پتہ ہے کہ ارادے کا مستقل ثواب ہے۔

حضرت صدیق اکبرؓ

کریم محمدؐ رحیم محمدؐ یمین محمدؐ یسار محمد
نگہدار مہر وسپاہ محمد ﷺ ابوبکر صدیق دین محمد

صدیق اکبرؓ کی ولادت ہو رہی ہے ہاتف سی آواز سننے میں آئی توجہ چاہتا ہوں" یا عبد اللہ بالتحقیق "بولیں تو میں بھی بولوں نا۔ صدیق اکبرؓ کی ولادت ہو رہی ہے۔ ہاتف کی آواز سننے میں آئی:

"یا عبد اللّٰہ بالتحقیق ابشری بالوالد العتیق اسمہ فی السماء صدیق و بالخاتم النبیین فی الغار رفیق ۔ اللہ اکبر"

یہ آواز سننے میں آئی اللہ کی بندی تجھے مبارک ہو یہ جو بچہ تیرے بدن سے باہر آرہا ہے یہ وہ ہے جس پر اللہ نے جہنم کی آگ حرام کر دی یہ ابوبکرؓ ہیں۔ کہیں سبحان اللہ! اور کہا گیا یہ وہ بچہ ہے آسمانوں میں اسکا نام صدیق ہے اور غار کے سفر میں خاتم الانبیاء کا رفیق ہوگا۔

میرے دوستو! صدیقؓ نے تو سب کچھ قربان کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ایک دن میرے پاس پیسے کچھ زیادہ تھے اور جب چندے کی اپیل ہوئی تو میں نے سوچا ہمیشہ یہ ابوبکرؓ آگے چلا جاتا ہے آج انشاء اللہ بازی میں جیتوں گا تو میں نے پوری ملکیت کو دو حصے کر کے آدھا بچوں کے حوالے کیا۔ پوری آدھی ملکیت سید کائنات ﷺ کے آگے رکھی۔ صحابہؓ آتے رہے اور رکھتے گئے آتے گئے اور رکھتے گئے میں تو ابوبکرؓ کے انتظار

میں تھا کافی دیر کے بعد میں نے دیکھا ابو بکرؓ آرہے ہیں۔ آقاؐ کی خدمت میں اور جو کچھ تھا سامنے رکھ دیا تو میرے آقا علیہ ﷺ نے فرمایا کیا لائے ہو اور کیا چھوڑ آئے ہو بچوں کیلئے کیا چھوڑا اور یہاں پر کیا لایا۔ کہا یا رسول اللہ علیہ ﷺ آپ علیہ ﷺ کا حکم ہو اور اس کے باوجود کچھ چھوڑ کے آؤں؟ جھاڑو دے آیا گھر میں کوئی چیز نہیں چھوڑی سب کچھ یہاں لے آیا ہوں۔ فرمایا کچھ تو چھوڑتے فرمایا اللہ اور اللہ کے رسول کا نام چھوڑ آیا ہوں: ؎

؎ اصحاب پاک مصطفیٰ کو حق نے کیا جگر دیا
کہ بہر دین بے دھڑک سب نے مال وزر دیا
کسی نے نصف زر دیا کسی نے ثلث گھر دیا
مگر عائشہ کے باپ نے دیا تو اس قدر دیا
خدا کے نام کے سوا جو کچھ تھا لا کے دھر دیا

یہ وہی ابو بکرؓ ہے جا رہا ہے راستے میں یہودیوں کا ٹولہ بیٹھا ہوا ہے جب قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی:

"من ذالذی یقرض اللہ قرضاً حسنا"

ہے کوئی وہ جو اللہ کو قرضہ دے۔ وہ کون ہے جو اللہ کو قرضہ دے اللہ کو قرضہ لینے کی کوئی ضرورت نہیں' دیا بھی خود اور پھر مانگتا بھی ہے ضرورت نہیں اسکو پھر کیوں مانگتا ہے یہ اللہ کی بندوں کے اوپر شفقت ہے' توجہ چاہتا ہوں' باپ گیا بازار میں ٹافیاں لیں گھر آیا اور بچوں میں بانٹ دیں۔ ایک ایک کر کے ایک ایک کو دی اور اسکے بعد ایک بیٹے سے کہا مجھے دو گے اب ٹافی دی بھی خود اور مانگتا بھی خود ہے۔ اسکو ٹافی کی ضرورت نہیں دینے کے بعد اگر یہ مانگ رہا ہے تو اس باپ کی یہ بچے کے اوپر شفقت ہے' دے غریبوں کو گویا اللہ کو دیا' دیا مسکینوں کو گویا اللہ کو دیا' دو بیوہ عورتوں کو گویا اللہ کو دیا' دیا حاجت مندوں کو گویا اللہ کو دیا' یہ جب آیت نازل ہوئی حضرت صدیق اکبرؓ جا رہے تھے۔ یہودیوں کا ٹولہ بیٹھا تھا جب صدیق اکبرؓ پر نظر پڑی آپس میں کہنے لگے ہم کتنے زمیندار ہیں مالدار ہیں یہ مسلمان کچھ تو پہلے بھی نہیں تھا ان کے پاس' اب تو ان کا اللہ بھی ان سے مانگ رہا ہے وہ بھی یہاں پہنچ گیا۔ ٹھنڈے آدمی کو غصہ آتا نہیں ٹھنڈے آدمی کو غصہ آجائے تو پھر اللہ کی امان صدیق اکبرؓ بہت ٹھنڈے تھے لیکن غصہ آیا اور جناب للکارا ان کو بیچ کے نہیں جائیں گے۔ انشاء اللہ تمہیں ٹھیک کر دوں گا نہیں جاؤ گے سارے بھاگے ایک بوڑھا یہودی پھنس گیا حضرت صدیق اکبرؓ نے خوب پٹائی کی کچومر نکال کے رکھ دیا اسکا کہ میرے اللہ کے بارے میں ایسے کلمات کہتے ہوئے شرم نہیں آئی تجھے میرے اللہ کے بارے میں' خوب اسکی پٹائی کی۔ حجامت کی اور پھر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اٹھا کپڑے

ٹھیک کیے اور سیدھا آیا جناب رسالت مآبؐ کی خدمت اقدس میں یا رسول اللہؐ یہ حشر ہے ہم آپکے پڑوسی ہیں اور آپ کہتے ہیں پڑوسیوں کے بڑے حقوق ہوتے ہیں تیرے یار نے میرا یہ حال کر دیا۔ ابوبکر صدیقؓ نے میرا ستیاناس کر کے رکھ دیا۔ بہت مار اپیٹا ہے اور رو رہا ہے' چیخ رہا ہے' جناب رسالت مآبؐ نے فرمایا بھولے تو نہیں کہیں عمرؓ تو نہیں تھا۔ یہ جلال اس کا ہوتا ہے ناں۔ وہ بولا نہیں نہیں ابوبکرؓ تھا جی ایسا طمانچہ لگایا کہ ہاتھ کی لکیریں بھی چھپی ہوئی ہیں۔ یہ باتیں چل رہی تھیں حضرت صدیق اکبرؓ بھی پہنچ گئے یا رسول اللہ ﷺ' یہ کمبخت یہاں آگیا ہے؟۔ حضرت مجھے اجازت دیجئے اسکی ابھی کچھ مرمت باقی ہے۔ فرمایا جناب رسالت مآبؐ نے بڑے غصے میں ہو۔ کیا ہو گیا تجھے۔ کہا یا رسول اللہ ﷺ اس نے میرے اللہ کے بارے میں نازیبا کلمات کہے ہیں۔ مجھے غصہ آیا میں نے مارا ہے۔ مجھے دیکھا اور کہنے لگے یہ خود ایسے ہیں اب ان کا اللہ بھی ایسا ہو گیا۔ مانگ رہا ہے جی اس کے خزانے بھی کم پڑ گئے۔ جناب رسالت مآب ﷺ نے اس یہودی سے پوچھا تو نے اللہ کے بارے میں یہ کلمات کہے۔ اس نے کہا میں نے تو نہیں کہا۔ حضرت صدیق اکبرؓ بولے یا رسول اللہ ﷺ اس نے کہے ہیں' وہ کہے نہیں میں نے نہیں کہے۔ یہ ظلم ہے جی میں نے اللہ کے بارے میں کچھ نہیں کہا' جناب رسالت مآب ﷺ نے صدیق اکبرؓ کو دیکھا اور فرمایا: دوستی اپنی جگہ' تعلق اپنی جگہ' لیکن یہ تو آیا ہے میرے پاس فیصلہ لے کر۔ اب یا تو آپکو گواہ پیش کرنے ہوں گے یا پھر فیصلہ آپ کے خلاف جائے گا۔ فیصلہ ہے جی' جناب صدیق اکبرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ یہ تو سارے آپس میں یہودی ہیں۔ اب ان کے ساتھی میرے حق میں گواہی کہاں دیں گے۔ تو میرے آقا ﷺ نے فرمایا تو پھر فیصلہ ہو گا آپ کے پاس گواہ نہیں ہیں تو پھر ان کے حق میں فیصلہ ہو گا۔ ابھی جناب رسالت مآب ﷺ نے فیصلہ نہیں فرمایا تھا جب جبرائیل پہنچ گئے:

”قد سمع اللّٰہ قول الذین قالو ان اللّٰہ فقیر ونحن اغنیاء“

میرے محبوب! فیصلے میں جلدی نہیں کرنی وہ بھی عجب وقت تھا جب آپ نے نبوت کا اعلان کیا تھا۔ یہ تنہا ابوبکرؓ تھا جس نے آپکی تصدیق کی تھی۔ آج یہ وقت آگیا ہے میرے ابوبکرؓ کی تصدیق کرنے والا کوئی نہیں۔ محبوب اگر فرش پر ابوبکرؓ کو گواہ نہیں ملتا تو عرش پر میں خود ابوبکرؓ کا گواہ ہوں:

”قد سمع اللّٰہ قول الذین قالو ان اللّٰہ فقیر ونحن اغنیاء“

میرے محبوب ﷺ! جب میرے ابوبکرؓ جا رہے تھے راستے میں یہ یہودی جب آپس میں مل کے بیٹھے ہوئے تھے گپ شپ کر رہے تھے گپیں مار رہے تھے جب میرے صدیقؓ کو انہوں نے دیکھا انہوں نے

یہی الفاظ کہے ہم تو کتنے آسودہ حال ہیں اور ان کا اللہ فقیر بن گیا۔ ان سے مانگنے لگا۔ میرے محبوب ﷺ انہوں نے یہ الفاظ کہے۔ فرش پر یہ الفاظ ابو بکرؓ نے سنے تھے اسی وقت عرش پر یہ الفاظ میں بھی سن رہا تھا:۔

ابو بکر صدیقؓ کے اقوال سے پھول بنتے ہیں
اور ان کے نقش قدم سے اصول بنتے ہیں
ارے غافل مجھ سے ابو بکر صدیقؓ کی شان نہ پوچھ
جن کے گھر کے دلہا خود حضورؐ بنتے ہیں

میں نے کہا اگر اللہ نے موقع دیا ہم قادیانیوں کے ساتھ وہی کریں گے جو منکرین ختم نبوت کے ساتھ صدیق اکبرؓ نے کیا۔ کہیں انشاء اللہ سارے کہیں...... انشاء اللہ۔ با آواز بلند کہیں...... انشاء اللہ سینہ تان کے کہیں...... انشاء اللہ

قادیانیوں کے ساتھ وہی کریں گے۔ جو منکرین ختم نبوت کے ساتھ شہنشاہ صداقت حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کیا تھا۔ میں نے کہا کہ جہاد کی نیت کرو۔ حضرت صدیق اکبرؓ آئے جناب رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں میرے آقا ﷺ نے فرمایا ابو بکرؓ آپ نے کونسا عمل کیا ہے۔ ابھی ابھی جبرائیل میرے پاس آئے اور مجھے جبرائیل نے بتلایا کہ ابھی ابھی اللہ رب العزت نے آپ کے نامہ اعمال میں احد پہاڑ جتنا سونا خیرات کرنے کا ثواب لکھوایا ہے۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا یا رسول اللہؐ میں نے اتنا بڑا عمل نہیں کیا میں ابھی احد سے آرہا ہوں جب وہاں پہنچا تو میرے دل میں خیال آیا اگر احد سونا ہو جائے تو میں اس کو اللہ کے راستے میں خیرات کر دوں بس اتنا سا خیال آیا' میں رک گیا میں نے ہاتھ دعا کیلئے اٹھائے میں نے اللہ سے درخواست کی کہ میرے اللہ تو اگر یہ پہاڑ سونے کا بنا دے تیری عزت کی قسم تیری عظمت کی قسم جلالت کی قسم، کبریائی کی قسم ایک ذرہ بھی اپنے گھر نہیں لے جاؤں گا۔ سارا سونا غریبوں میں تقسیم کر دوں گا۔ یتیموں میں، بیواؤں میں، حاجت مندوں میں، بیوہ عورتوں میں' یا رسول اللہ ﷺ میں نے صرف یہ دعا کی جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا ابو بکرؓ تجھے مبارک ہو تو نے صدق دل سے ارادہ کیا اور دعا کی' اللہ نے مفت میں اتنا ثواب تیرے کھاتے میں لکھ دیا۔ جہاد کی نیت کرو۔ ارادہ ہے نکلنے کا اور صدق دل سے ارادہ ہے اس موڑ پر میں ان الفاظ کے ساتھ آپ سے وعدہ لوں گا:۔

اٹھ سر پہ باندھ کفن غازی میدان میں آ میدان میں آ
شمشیر اٹھا باتیں نہ سنا میدان میں آ میدان میں آ

للکارا ہے تیری غیرت کو امریکہ جیسے دشمن نے
پیغام اسامہ لادن کا میدان میں آ میدان میں آ
کشمیر قدس چیچن برما کافر کے ہیں آہنی چنگل میں
اللہ کی زمین کافر سے چھڑا میدان میں آ میدان میں آ
شمشیر اٹھا باتیں نہ سنا میدان میں آ میدان میں آ
توحید کے متوالوں کیلئے ہر چیز بنائی اللہ نے
ہر چیز پہ اپنا قبضہ جما میدان میں آ میدان میں آ
تو پھر سے روایت زندہ کر خالد کی ابن قاسم کی
تو خون سے لکھ تاریخ اپنی میدان میں آ میدان میں آ
خونخوار کلنٹن جھپٹا ہے بدکار کلنٹن جھپٹا ہے
غدار کلنٹن جھپٹا ہے اسلام کے سچے بیٹوں پر
تو دیکھ رہا ہے اب تک کیا میدان میں آ میدان میں آ
اٹھ سر پر باندھ کفن غازی میدان میں آ میدان میں آ

میں نے جو کچھ کہا اللہ رب العزت قبول فرمائیں (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین ۔

خطاب ! حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی صاحب

خطبہ مسنونہ کے بعد ارشاد فرمایا! آج کچھ متفرق باتیں عرض کرنی ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی عادت تھی کہ وہ مسلمانوں کو گالیاں نکالتا تھا' عیسائیوں کو گالیاں نکالتا تھا' ہندوؤں سے مناظرے کے بہانے ان کے کرشن کو گالیاں نکالتا تھا' اور وہ مقابلے میں حضرت محمد ﷺ کو گالیاں دیتے تھے۔ (نعوذباللہ) اس میں شک نہیں کہ مرزا قادیانی کے پیدا ہونے سے پہلے دنیا میں کافر موجود تھے اور مرزا (ملعون) کے مرنے کے بعد بھی دنیا میں کافر موجود رہے' لیکن پہلے کافروں نے بھی اتنی گالیاں نہیں بکیں اور نہ بعد والوں نے' جتنی مرزا کے زمانے میں اسلام اور محمد ﷺ کو دی گئیں' اس پر ایک لطیفہ یاد آیا۔ مسلمانوں اور قادیانیوں

کے درمیان ایک مناظرہ طے ہو گیا' وہ جگہ ایسی رکھی گئی جس کے دائیں بائیں دونوں جانب اسٹیشن تھے ان کے اسٹیشن ماسٹر قادیانی تھے' انہوں نے اپنے قادیانیوں کو آگاہ کردیا کہ تم ایک دن پہلے پہنچ جاؤ' اور جب مناظرہ کی تاریخ آئی تو انہوں نے گاڑیاں لیٹ کردیں' مسلمان مناظر پہنچ ہی نہ سکا' علاقے بھر کے لوگ اکٹھے ہوئے' بڑے پریشان کہ ان کے سارے مناظر آئے بیٹھے ہیں' اور ہمارا یہاں کوئی بھی مناظر نہیں' مرزائی بڑے طعنے وغیرہ دیں۔ آخر ایک ماسٹر صاحب کھڑے ہو گئے کہ چلو اب وقت تو نکالنا ہے ناں' تو میں مناظرہ کروں گا' لوگوں نے کہا نہ تو نے کبھی مناظرہ کیا نہ دیکھا' کہنے لگا آج تو میں نے وقت نکالنا ہی نکالنا ہے' اب جب کوئی بھی مناظر نہیں تھا اور ایک جرات کر رہا ہے تو لوگوں نے کہا کہ ٹھیک ہے بھائی آپ بات کریں' مناظرہ کرلیں' تو وہ کھڑا ہو گیا' پہلی باری اسی کی تھی اور دس منٹ وقت تھا۔ اس نے دس منٹ میں جو گالی اس کو آتی تھی وہ دے دی' اب مسلمان بڑے پریشان بیچارے منہ نیچے چھپائیں کہ دیکھو اس نے ہمیں ذلیل کردیا۔ قادیانی بھی اشارے کریں کہ یہ ہے مسلمان' دیکھو گالیاں دے رہا ہے۔ لیکن اس نے اپنے پورے دس منٹ اسی کام میں صرف کردیئے۔ بیٹھ گیا اب قادیانی مناظر اٹھا اس نے کہا کہ مسلمانو! تمہارے پاس کوئی شریف انسان نہیں ہے جس کو مناظرے کے لئے لاتے' کس کو لائے ہو جس نے تمہیں بھی ذلیل کردیا' وہ ماسٹر صاحب! اٹھے اور ناچنے لگے الحمد للہ' الحمد للہ' الحمد للہ' میں جیت گیا' میں جیت گیا' میں جیت گیا' لوگ پکڑیں کہ بھائی کس بات پہ جیت گیا تو؟ وہ تو بس یہی کہے جارہا تھا کہ میں جیت گیا' الحمد للہ میں جیت گیا' میں جیت گیا' میں جیت گیا' آخر لوگوں نے پکڑا کہ بتا تو سہی کس بات پہ جیت گیا تو؟ اس نے کہا کہ میں نے صرف دس منٹ گالیاں دی ہیں اور مرزائی مناظر نے فیصلہ دیا ہے کہ میں شریف انسان نہیں ہوں' تو ان کا نبی جو ستر سال گالیاں دیتا رہا' وہ شریف انسان کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ کیسے شریف انسان ہوا کہ دس منٹ گالیاں دینے والا تو شریف انسان نہیں' یہ فیصلہ خود ان کے مناظر نے کیا ہے اور جس کی ساری عمر گالیاں دینے میں گزری ہے تو وہ شریف ہی نہیں ہو سکتا' جب شریف انسان نہیں' تو نہ وہ مجدد ہو سکتا ہے کیونکہ مجدد آخر شریف انسان تو ہوتا ہے ناں' نہ وہ مہدی ہو سکتا ہے نہ وہ مسیح ہو سکتا ہے' اب مسلمانوں نے سمجھا کہ ماسٹر صاحب نے واقعی اچھا کام نبھایا ہے' تو مقصد یہی ہے کہ اس کی اصل پہچان جو ہے جیسے مولانا ظفر علی خان صاحب نے فرمایا کہ گالی اس کی پہچان تھی' جھوٹ اس کا ایمان تھا اور کفر و شرک کی باتیں جو ہیں یہی وہ کرتا تھا' آپ نے سنا ہوگا کہ بعض لوگ بہروپیے ہوتے ہیں۔ یہ ایک مذہبی بہروپیہ تھا' عیسائیوں میں مسیح بن جاتا تھا' مسلمانوں میں امام مہدی بن جاتا تھا' ہندوؤں میں جاتا تو کرشن جی مہاراج بن جاتا تھا' سکھوں میں جاتا تو امیر الملک جے سنگھ

بہادر بن جاتا تھا۔ یہاں اور روپ ہے وہاں اور بہروپ ہے وہاں جا کے اور بہروپ ہے وہاں کا اور بہروپ ہے بعض جگہ تو اس کی اچھی مرمت بھی ہوئی' کہتا تھا کہ میں عیسائیوں کا مسیح ہوں۔

علامات مسیح علیہ السلام اور مرزا قادیانی

چنانچہ عیسائیوں نے اس کو مناظرے کا چیلنج دے دیا' کہ بھئی مناظرہ کرو' امرتسر میں مناظرہ ہوا "جنگ مقدس" کتاب میں اس نے بھی خود اس کو ذکر کیا ہوا ہے اور کتابوں میں بھی مسلمانوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اب یہ کہتا تھا کہ میں مسیح موعود ہوں' عیسائیوں نے کہا کہ مسیح کی کچھ نشانیاں وہ ہیں جو قرآن' حدیث اور انجیل وغیرہ میں آئی ہیں۔ کچھ نشانیاں وہ ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تھا کہ مردہ زندہ ہو جاتا ہے۔ انجیل میں ایک واقعہ مذکور ہے کہ ایک شخص کا جنازہ جا رہا تھا اس کی والدہ مریم نگت پیچھے روتی پیٹتی آرہی تھی۔ اس نے درخواست کی کہ حضرت میرا یہ ایک بیٹا تھا جو فوت ہو گیا ہے۔ مسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ چارپائی نیچے رکھو' اور باذن اللہ کہا اور وہ اٹھ کر بیٹھ گیا' اس طرح ایک بیمار کوڑھی کو لایا گیا' کوڑھی تھا وہ' تو مسیح علیہ السلام نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو کوڑھ کی بیماری سے شفا عطا فرمادی' تو امرتسر کے عیسائی بھی ایک کوڑھی لے آئے' ایک اندھا لے آئے' ایک لنگڑا لے آئے' ایک مردہ لے آئے' کہ بھائی اگر تو مسیح ہے تو آخر کوئی نشانی تو مسیح والی دکھا' یہ مردہ زندہ کر کے دکھا' یہ لنگڑا ٹھیک ہو جائے' یہ اندھا درست ہو جائے' اور یہ جو کوڑھی ہے یہ صحیح اور تندرست ہو جائے تو پھر ہم مانیں گے کہ واقعی تجھ میں مسیح والی شرائط اور علامات موجود ہیں۔ اس لیئے چلو ہم آپ کو مسیح مان لیں۔ اب مرزا قادیانی میں کیا تھا کچھ بھی نہیں' اب جب اس کے آگے یہ مریض لائے گئے تو مرزا قادیانی نے بہانہ یہ بنایا کہ میں استخارہ کیئے بغیر کوئی کام نہیں کرتا' آج رات استخارہ کروں گا' اگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اجازت دی تو پھر معجزہ دکھاؤں گا' ورنہ میں معجزہ نہیں دکھا سکتا' انہوں نے کہا کہ اچھا تو استخارہ تو ہوتا رہے گا مسیح علیہ السلام کا ایک نقشہ تو نے اپنی کتابوں میں کھینچا ہے کہ مسیح گالیاں دیتے تھے' مسیح علیہ السلام جھوٹ بولتے تھے' مسیح علیہ السلام کی تین نانیاں اور دادیاں زناکار اور بدکار عورتیں تھیں' تو کم از کم تم اپنی تین نانیوں اور تین دادیوں کے نام تو لکھوا دو' جو زناکار اور بدکار عورتیں تھیں' کوئی نشانی مسیح والی تو تم میں ملے جو تو نے اپنے قلم سے لکھ وہی اپنے میں دکھا دو۔

پٹوکی میں مناظرہ

پٹوکی میں مناظرہ تھا تو میں نے بھی یہی پیش کیا کہ مرزا قادیانی گالیاں دیتا تھا اور مسیح علیہ السلام کے

بارے میں اس نے یہ لکھا تو ان کا مناظر کہنے لگا کہ یہ تو ٹھیک ہے کہ مسیح علیہ السلام گالیاں دیتے تھے آپ نے اگر انجیل پڑھی ہو تو آپ کو پتہ چلے گا' میں نے کہا اچھا آپ انجیل سے نکال کر دکھائیں۔ اس نے کہا کہ دیکھ لکھا ہے یوحنا کی انجیل میں کہ یہودیوں کے فقیہہ اور پریسی جیسے ہمارے ہاں کچھ علماء ظاہر ہیں کچھ علماء باطن ہیں' یہود میں بھی اس طرح کے آدمی تھے وہ علماء آئے اور انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام سے معجزہ مانگا تو مسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ زناکار لوگ مجھ سے نشانیاں مانگتے ہیں۔ تو انہوں نے اس کو زناکار جو کہا یہ گالی ہے یا نہیں؟ ساتھ ہی مجھے کہنے لگا کہ اگر میں تجھے کہوں کہ تو زناکار ہے' تو گالی ہو گی یا نہیں؟ میں نے کہا بالکل ہو گی 'میں تجھے کہوں پھر بھی ہو گی لیکن مسیح علیہ السلام نے گالی نہیں دی' وہ کیے جی زناکار کہا ان کو' میں نے کہا کہ آپ مجھے تو کہتے ہیں کہ آپ نے انجیل نہیں پڑھی' میں نے کہا آپ نے نہیں پڑھی' میں نے تو پڑھی ہوئی ہے۔ اس کے پاس بائبل تھی میں نے پکڑلی' میں نے کہا پورا واقعہ کیا ہے؟ واقعہ تو اصل میں یہ ہے کہ یہودی اور پریسی جو تھے فقیہہ اور پریسی یہودیوں کے' وہ ایک عورت کو لے کر آئے کہ اس عورت کو عین حالت زنا میں ہم نے گرفتار کیا ہے' تو اس پر آپ حد جاری کریں شریعت کی حد کیا ہے؟ مسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم میں سے جس نے کبھی زنا نہیں کیا وہ اس کو پتھر مارے' اب وہ سارے زناکار تھے کوئی پتھر نہ مارے' مسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ پہلا پتھر وہ مارے جس نے کبھی زنا نہیں کیا' اب وہ آہستہ آہستہ سارے کھسک گئے اور ایک بھی ان میں سے باقی نہ رہا۔ وہ عورت اکیلی بیٹھی رہ گئی۔ کچھ وقت بعد مسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ زناکار لوگ مجھ سے نشانیاں مانگتے ہیں' تو ان کو زناکار ایک فیصلہ کی حیثیت سے کہا' جیسے ایک جج فیصلہ کرے کہ ان کا زنا ثابت ہو گیا ہے یہ لوگ زناکار ہیں' گالی اور چیز ہے اور فیصلہ جج کا اور چیز ہے' کسی کو ویسے کہہ دینا زانی ہے یہ واقعی گالی ہے لیکن یہ کہ ان کا اعتراف جب پایا گیا کہ وہ واقعی سارے زناکار تھے اس کے بعد جناب مسیح علیہ السلام نے فیصلہ سنایا ہے گالی نہیں دی۔ عجیب بات ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو اس بات کا فرق بھی معلوم نہیں تھا کہ فیصلہ کیا ہوتا ہے اور گالی کیا ہوتی ہے؟ اس پر جب میں نے وہ حوالہ پیش کیا تو انہوں نے کہا جی آج ہماری تیاری مکمل نہیں ہے' دو مہینے آپ ہمیں مہلت دیں پھر ہم مناظرہ کریں گے۔ میں نے کہا دو مہینے کے بعد پھر مناظرہ نہیں ہو گا' یہ پیشگوئی میں لکھ دیتا ہوں اور میری پیشگوئی بالکل سچی ہو گی۔ مرزے کی ساری پیشن گوئیاں جھوٹی تھیں۔

مرزا قادیانی کے مختلف بہروپ

تو مقصد یہ ہے کہ یہ جو عیسائیوں میں عیسیٰ علیہ السلام "مسیح" کا روپ اس نے دھارا تو انہوں نے

اس کی اچھی خبر لی کہ تجھ میں نہ وہ نشانیاں موجود ہیں مسیح علیہ السلام کی' جو قرآن پاک میں ہیں نہ وہ جو انجیل میں ہیں' جو احادیث کی کتابوں میں ہیں اور نہ وہ نشانیاں ہیں' جو تو اپنے آپ میں ثابت کرتا ہے اور جو تو نے اپنے قلم سے لکھی ہیں۔ کہ مسیح گالیاں دیا کرتا تھا' مسیح جھوٹ بولا کرتا تھا اور مسیح علیہ السلام کی دادیاں اور نانیاں اس قسم کی تھیں تو کیسا مسیح ہے' خیر اب مرزا اگلے دن آیا اور کہا کہ میں نے رات کو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی' اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ مناظرہ بند کردو' اسلئے آج کے بعد میں مناظرہ نہیں کروں گا' پندرہ دن تو مناظرے کے ہوگئے ہیں لیکن یہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ پندرہ دن کا مطلب پندرہ مہینے ہیں۔ یہ جو مخالف مناظر ہے پندرہ مہینوں میں عیسائی مناظر مرجائے گا۔ بس سزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اس پر پھر پورا زور دیا کہ اگر یہ میری پیش گوئی پوری نہ ہوئی تو میں تمام یہودیوں سے بدتر ہوں گا' میں تمام بدکاروں سے بدتر ہوں گا' میرا منہ کالا کیا جائے مجھے پھانسی دی جائے' میں ہر سزا اٹھانے کو تیار ہوں' اور یہ اردو میں کتاب ہے۔ اردو کتابوں کو اس لئے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں جب بھی قادیانیوں سے بات ہو تو ہوتا کیا ہے کہ جی صرف قرآن وحدیث سے بات کرنی ہے یہ نہیں کہ وہ قرآن کو مانتے ہیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ کہیں مرزے کی کتاب سامنے نہ آجائے' وہ اردو میں ہے اس کو لوگ پڑھ کر مرزا کو پہچان لیں گے اسلئے مرزے کو چھپانے کے لئے قرآن وحدیث کا نام لیتے ہیں' تو یہ لوگ جو ہیں اسی انداز میں قرآن وحدیث کا نام لے کر اپنی باتوں کو چھپاتے ہیں' خیر اس کے بعد وہ پندرہ مہینے تو گزر گئے' حالانکہ عبداللہ آتھم مرتد تھا' نام دیکھو نا مسلمانوں والا ہے۔ مرتد تھا لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس مرتد کے مقابلے میں بھی اس (مرزا قادیانی) کو ذلیل کیا۔

مرزا مرتد سے بدتر

جس کا مقصد یہ ہے کہ خدا کی بارگاہ میں یہ (مرزا) اس مرتد سے بھی زیادہ ذلیل ہے اس نے پیش گوئی تو کردی اس کے بعد کوشش کی' پہلے تو دو چار سانپ پھینکوائے اس کے گھر میں کہ چلو کوئی سانپ لڑے گا یہ مرجائے گا' پھر حملہ کروالیا' اس کا داماد آیا ہوا تھا۔ رات کو پیشاب کے لئے اٹھا تو دیکھا کہ کچھ آدمی دیوار پھلانگنا چاہتے ہیں۔ اس نے شور مچایا وہ بھاگ گئے۔ پھر جو آخری تاریخ تھی قادیانی مرزا اور اس کے سارے ماننے والے بیٹھ کر چنوں پر سورۃ فیل کا وظیفہ پڑھنے لگے کہ یا اللہ آتھم مرجائے یا اللہ آتھم مرجائے' یا اللہ آتھم مرجائے' عبداللہ سنوری کہتا ہے کہ پھر وہ چنے مجھے دیئے گئے کہ کسی اندھے کنوئیں میں پھینک کر تین مرتبہ کہنا آتھم مرگیا' آتھم مرگیا' آتھم مرگیا' اور پھر واپس آجانا پیچھے مڑ کے نہیں دیکھنا۔ اب یہ بھی سارے

پاپڑ بیلے لیکن ان پندرہ مہینوں میں آتھم کے سر میں درد بھی نہیں ہوا مرتا تو کیا' اور پھر خود لکھتا ہے اپنی کتاب "سراج منیر" میں کہ وہ جو دن تھا وہ ایک میرے لئے بڑا پریشان کن دن تھا کہ پشاور سے لے کر کلکتہ تک ہر شہر میں عیسائیوں نے اپنی فتح کے جلوس نکالے' امرتسر میں آتھم کو ریڑھی پر بٹھالیا آگے آگے لے جا رہے تھے پیچھے نعرے لگ رہے تھے' بہت سے اشتہار شائع ہوئے ایک اشتہار کا عنوان یہی تھا کہ :

پنجہ آتھم سے رہائی مشکل ہے آپ کی
توڑ ڈالے گا یہ آتھم اب نازک کلائی آپ کی

اس قسم کی نظم میں بھی نثر میں بھی جو کچھ ہو سکا اور بہت سے پادری اور عیسائی جو تھے وہ کالک لے کر منہ کالا کرنے کے لئے اس (مرزا غلام احمد قادیانی) کے دروازے پر جا بیٹھے انہوں نے پھانسی بھی کھڑی کر لی اس (مرزا قادیانی) نے لکھا تھا کہ میرا منہ کالا کرنا اور پھانسی پر لٹکانا۔ اس نے "یا پولیس المدد" پولیس کو اطلاع دی تو پادری اب کچھ نہیں کر سکتے تھے پولیس نے روک دیا۔

مرزا اور کسر صلیب

وہ بار بار یہی طعنہ دے رہے تھے کہ تو کہتا ہے کہ میں کسر صلیب ہوں صلیب کو توڑنے آیا ہوں آج یہ صلیب والی پولیس تجھے بچا رہی ہے اگر یہ نہ آتی تو تو بچ نہیں سکتا تھا ہمارے ہاتھوں' تو اچھا کسر صلیب ہے کہ جب تک صلیب کی پولیس تیری حفاظت نہیں کرتی تیری جان ہی محفوظ نہیں ہے' تو اس لئے یہ بہروپ تھا جو اس نے عیسیٰ علیہ السلام کا دھارا اور عیسائیوں نے اس کی خبر لی۔

مہدی کا جب روپ دھارا تو کچھ مراثی پہنچ گئے اس کی خبر لینے' پتہ چلا کہ کوئی مہدی بنا ہے' وہ مدرسہ میں گئے مولوی صاحب کے پاس کہ حضرت وہ حدیثیں لکھ دیں جن میں امام مہدی کا ذکر ہے۔ مولوی صاحب نے حدیثوں کا ترجمہ لکھ دیا' انہوں نے اچھی طرح دو چار مرتبہ مولوی صاحب سے پڑھا اور قادیان چلے گئے۔ آگے مرزا غلام احمد قادیانی بیٹھا تھا۔ مراثیوں نے جا کے پوچھا کہ مہدی کہاں ہے۔ مرزا قادیانی نے کہا میں ہی مہدی ہوں۔ اچھا آپ ہی مہدی ہیں' جی ہاں' اچھا یہ پھر حدیثیں پڑھ لیں' آپ ان حدیثوں کے مطابق ہی آئے ہیں ناں' امام مہدی کا نام محمد ہوگا' آپ کا بھی نام محمد ہے' مرزا خاموش رہا' امام مہدی کی والدہ کا نام آمنہ ہوگا' آپ کی والدہ کا نام بھی آمنہ ہے' وہ خاموش' امام مہدی کے والد کا نام عبداللہ ہوگا' آپ کے والد کا نام بھی عبداللہ ہے' امام مہدی حسنی حسینی سید ہوں گے تو آپ بھی سید ہیں' یا مغل ہیں' مرزا کے پاس کوئی جواب نہیں تھا' ایک مراثی نے کہا کہ اتنی لمبی چوڑی باتیں کرنے کا کیا فائدہ اس نے

کہا کہ چادریں بچھاؤ یہ حدیث میں لکھا ہے کہ امام مہدی اتنے سخی ہوں گے کہ کوئی غریب آئے گا تو اٹھ کر نہیں دیں گے بلکہ کہیں گے کہ چادریں بچھالو اور یہاں سے بھر بھر کے لے جاؤ۔ مراثیوں نے کہا کہ ہمیں پتہ نہیں تھا سوچا ابھی پکا کرلو سچا امام مہدی ہے یا۔۔۔؟ چھوٹی چادریں لائے ہیں۔ چادریں بچھانیں شروع کر دیں اور کہا کہ یہ بھر دو "روپوں" کی ہم یہ لے جائیں گے' اور پھر دوسروں کو بھیجتے جائیں گے اور اگلی دفعہ بڑی چادریں لے کر آئیں گے۔ اب مرزا قادیانی نے ساری زندگی میں کبھی دو آنے کی زکواۃ نہیں دی وہ مراثیوں کو کہاں سے دے' بڑا پریشان ہوا' آخر کہنے لگا کہ بھائی کوئی اور امام مہدی ہوگا جو دینے والا ہوگا' میری تو خود مہدیت چندے پر چلتی ہے' لوگوں سے چندہ مانگتا ہوں پھر گزارہ کرتا ہوں۔ مراثیوں نے کہا کہ ہمیں تو نہیں پتہ تھا کہ تو منگتا امام مہدی ہے۔ چندے مانگنے کے لئے آیا ہوا ہے ہم تو یہ اللہ کے نبی کی حدیثیں پڑھ کر آئے کہ امام مہدی دیں گے' آپ دینے والے امام مہدی نہیں' مانگنے والے امام مہدی ہیں۔ اب بات یہ ہے کہ ہمیں جانے کا کرایہ دے دو ہم چلے جاتے ہیں۔ اور اعلان کرتے جائیں گے کہ یہ وہ امام مہدی نہیں ہے جس کا ذکر حدیثوں میں آیا ہے یہ تو کوئی منگتا امام مہدی آگیا ہے کہ پیسے دینے کو تیار نہیں کسی کو چادریں بھر کر کیا دے گا یہ' اب مرزا مراثیوں کے قابو میں آگیا کہ جیب سے کرایہ بھی دوں اور اعلان بھی مراثی کرتے جائیں کہ یہ وہ امام مہدی نہیں ہے' پیسہ بھی جیب سے دوں' آخر غصہ میں آکر کہا کہ نکل جاؤ یہاں سے کوئی پیسہ نہیں ہے میرے پاس۔ انہوں نے کہا کہ ہم کہاں جائیں کرایہ تو ہمارے پاس ہے نہیں ہم تو اتنے ہی لے کر آئے تھے کہ امام مہدی کے پاس جا رہے ہیں وہاں سے گٹھڑیاں باندھ کر لائیں گے واپسی کے کرایہ کی کیا ضرورت ہے ہمیں کیا پتہ تھا کہ تو منگتا امام مہدی ہے۔ مراثیوں نے کہا اچھا پھر آپ یہ تو اجازت دیں گے ناں کہ ہم آپ کی نقل اتار لیں اور لوگوں سے پیسہ پیسہ اکٹھا کر کے کرایہ تو بنالیں نا' ہم نے واپس بھی تو جانا ہے' کہا ٹھیک ہے اب وہ باہر بیٹھ گئے ایک کرسی پر بیٹھ گیا' ایک دائیں طرف بیٹھ گیا باقی سب سامنے بیٹھ گئے ایک نے آدھا منہ کالا کر لیا اور ایک طرف ہو کے الگ بیٹھ گیا' ایک نے سارا ہی منہ کالا کر لیا اور ایک ٹوکرے کے نیچے چھپ کے بیٹھ گیا' تو جن کو قادیان کے بارے میں پتہ ہے قادیان کی ایک گلی میں مرزا کی دوکان تھی جھوٹی نبوت کی اور دوسری گلی میں ایک ہندو کی دوکان تھی اس نے اوپر بورڈ لگا رکھا تھا رب قادیان "قادیان کا رب" تھا ہندو بس وہ دوکان پر بیٹھا رہتا جب کوئی قادیانی گزرتا تو شور مچاتا کہ جھوٹا ہے تمہارا نبی میں نے نہیں بنایا کیونکہ قادیان کا رب میں ہوں ناں' تمہارا نبی جھوٹا ہے میں نے نہیں بنایا' یہ قادیانی ساری عمر اس کا بورڈ نہیں اتروا سکے۔ عدالت میں درخواست بھی دی ڈگلس کے سامنے پیش بھی ہوئے'

ڈگلس نے بطور سفارش کہا کہ چلو میرے کہنے سے آپ بورڈ اتار لیں' ہندو نے کہا اس کو بھی کہو یہ بھی اپنا بورڈ اتار لے جو جھوٹی نبوت کا لگایا ہوا ہے۔ اس نے کہا کہ بات یہ ہے کہ انگریزی قانون میں جھوٹا نبی بننا کوئی جرم نہیں ہے۔

قادیان کا رب

اس نے کہا جھوٹا رب بننا جرم ہے مجھے وہ قانون دکھاؤ تو جرم تو وہ بھی نہیں ہے' پھر رہنے دو دونوں کو۔ اب یہ جو مراثی کرسی پر بیٹھا تھا یہ رب قادیان بن گیا' یہ جو ادھر بیٹھا تھا اس نے کہا جبرائیل ہاں رب جلیل۔ وہ رجسٹر لانا نبیوں کی حاضری لگالیں ذرا۔ اس نے ایک گتہ سا دے دیا' اب اس مراثی کو جو نام آتے تھے مثلاً آدم' حاضر جناب' موسیٰ حاضر جناب' عیسیٰ حاضر جناب' نوح حاضر جناب' جو نام اسے آتے تھے وہ بولتا گیا اور جو سامنے بیٹھے تھے وہ حاضری بولتے گئے' آخر اس کو جتنے نام آتے تھے اس نے بولے اور پھر گتہ جبرائیل کو واپس کر دیا۔ وہ جس کا آدھا منہ کالا تھا وہ کھڑا ہوا کہ جی آپ نے میری حاضری نہیں بولی' تو کون ہے کہاں سے آیا ہے؟ کہا جی میں مرزا غلام احمد قادیانی ہوں' تجھے میں نے کب نبی بنایا تھا' کہا جی کہیں کچی میں نام ہوگا چلو پکی میں نہ سہی' تو کہیں کچی جماعت والوں میں نام ہوگا۔ اس نے کہا نہ تیرا کچی میں نہ پکی میں تو آیا کہاں سے؟ جب تو تین مرتبہ کہا نہیں جی ہوگا' کہیں کسی گتے کے باہر لکھا ہوگا' اندر نہ ہی سہی' اتنے میں وہ جو ٹوکرے کے نیچے چھپا ہوا تھا سارا منہ کالا کر کے وہ شیطان بنا ہوا تھا وہ ٹوکرا اٹھا کے آگیا اور ہاتھ باندھ کے کھڑا ہو گیا کہ جی اگر جان بخشی ہو تو کچھ عرض کروں کہا ہاں کیا کہنا چاہتا ہے' کہا کہ آپ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار بنائے تھے میں نے اعتراض کیا تھا؟ میں نے یہ ایک ہی بنایا ہے اور اس کا بھی آپ نے دل توڑ دیا' چلو دل رکھنے کے لئے کچھ تو کرتے نا۔ اب مرزا دیکھ رہا تھا سارا سین جلدی سے دس کا نوٹ نکالا کہا کمبختو یہاں سے نکل جاؤ دفع ہو جاؤ اور کوئی نقل نہ اتارنا بس اتنا ہی کافی ہو گیا ہے۔

تو مقصد یہ ہے کہ یہ بہروپ تو بڑے دھار تا تھا کبھی کچھ بن جاتا تھا کبھی کچھ بن جاتا تھا لیکن مہدی کے مسئلے پر مراثیوں نے اس کی اچھی خبر لی' اور ویسے اس کو سمجھنا بھی کوئی مشکل نہیں ہے آدمی سفر میں ہوتا ہے کوئی بات چیت شروع کرتا ہے تاکہ سفر کٹ جائے اور ہمارے تبلیغی بھائی تبلیغ کا نمبر ہی شمار کرنا شروع کرتے ہین تاکہ بات بھی ہوتی رہے کوئی مولوی صاحب بیٹھے ہوں تو دین کی باتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ ایک مولوی صاحب بیٹھے تھے لوگ مسائل پوچھ رہے تھے ایک قادیانی بھی ان میں بیٹھا تھا اسے بھی خارش ہوگئی مسئلہ پوچھنے کی کہ مولانا مرزا صاحب کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں۔ مولانا سوچنے لگے کہ کس انداز

سے بات شروع کروں تاکہ لوگوں کو بات سمجھ میں آئے۔ ایک دیہاتی بیٹھا تھا سامعین میں' اس نے کہا کہ مولانا اس کا جواب آپ ابھی نہ دیں میں جواب دیتا ہوں۔ ہاں بھائی! آپ نے پوچھا ہے کہ مرزا صاحب کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں۔ کونسے مرزا صاحب؟ تو دو مرزے مشہور گزرے ہیں۔ ایک مرزا صاحبہ کا عاشق تھا اور ایک محمدی بیگم کا عاشق۔ (دونوں رن مرید عاشقوں کا سن رکھا ہے) دونوں عورتوں کے عاشق تھے۔ تو دو مرزے گزرے ہیں تو کس مرزے کے متعلق پوچھ رہا ہے' اب اس نے کیا پوچھا تھا اس کا جواب تو اس نے ایک فقرہ میں پورا کر دیا' اب وہ تو پوچھے نا' وہ کہے عورتوں کے عاشق دو مرزے گزرے ہیں ہمیں اور کا علم نہیں اب وہ مرزائی تو نہ بولا مگر دوسرے کہنے لگے کہ دونوں کے متعلق کچھ کچھ بتا دیں۔ اس نے کہا میں نے کونسا گھنٹے دو گھنٹے کا درس دینا ہے ہم تو پنجابی لوگ ہیں "سو ہتھ رسہ تے سرے تے گنڈ" کہتا ہے جو تھا ناں صاحبہ کا عاشق' آدمی کم از کم تھا بہادر' برات آکے بیٹھی ہوئی تھی اور وہ صاحبہ کو اٹھا کر بھاگ پڑا۔ اس کے بھائیوں نے تعاقب کیا اس کو مار دیا گولیوں سے تو چلو مردوں کی طرح مرا ناں بھائی؟ یہ جو تھا ناں محمدی بیگم کا عاشق پرلے درجے کا بزدل تھا۔ ساری عمر چیختا رہا کہ عرش پر اللہ نے میرا نکاح پڑھ دیا ہے۔ یہاں مولوی صاحب جس کو جمعراتی ملاں کہتے ہیں یہ نکاح پڑھ دے تو عدالت سے نہیں ٹوٹتا اور وہ کہتا تھا اللہ نے میرا نکاح عرش پر پڑھ دیا ہے لیکن کہتے ہیں جس طرح وہ بے غیرت تھا اس طرح اس کی امت بھی بے غیرت ہے۔ نکاح مرزا کے ساتھ ہو اور رہی وہ ساری عمر ہمارے ہاں مسلمانوں کے پاس' جن کی ام المومنین تھی۔ ان میں سے کسی کو غیرت نہیں آئی اور مرزا بیچارہ یہی پڑھتا پڑھتا مر گیا:

ے ہم انتظارِ وصل میں وہ آغوشِ غیر میں

قدرت خدا کی درد کہیں اور دوا کہیں

وہ بیچارہ یہی شعر پڑھتا پڑھتا مر گیا۔ یہی اس کی کیفیت تھی۔ تو بہر حال یہ ایک مذہبی بہروپ اس نے دھارا تھا تاکہ چندہ بھی مسلمانوں سے اکٹھا کرے کہ میں عیسائیوں سے مناظرہ کرتا ہوں اور مخالفت بھی اسلام ہی کی کرے تو دیکھئے اختلاف جو ہوتا ہے اس کی بنیادی قسمیں تین ہوتی ہیں ایک ہے کفر اسلام کا اختلاف' ایک ہے سنت وبدعت کا اختلاف اور ایک اجتہادی اختلاف' یہ جو ہمارا اختلاف قادیانیوں کے ساتھ ہے یہ پہلے درجے کا اختلاف ہے اسلام اور کفر کا اختلاف ہے بعض اوقات لوگ سمجھتے ہیں کہ اختلاف سنت وبدعت کا بھی ہوتا ہے شاید یہ ایسا اختلاف ہو۔ اختلاف آئمہ مجتہدین میں بھی ہوا تو شاید یہ اسی قسم کا اختلاف ہو لیکن یہ اختلاف پہلے درجے کا ہے اسلام اور کفر کا اختلاف' ایک دفعہ قادیانیوں سے میرا مناظرہ

ہوا اسی بات پر کہ یہ مسلمان ہیں یا کافر' مجھے انہوں نے پوچھا کہ تو قادیانیوں کو کافر کہتا ہے' تجھے کفر کی تعریف آتی ہے' میں نے کہا آتی ہے۔ کفر کی تعریف بتاؤ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ دین کے وہ ضروری عقائد جو اللہ کے پاک پیغمبر ﷺ سے اتنے عظیم الشان اجماع سے پہنچے کہ سارے مسلمان پڑھے ہوئے ان پڑھ ان عقائد کو جانتے ہیں بلکہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے لئے یہ ضروری عقائد ہیں ان عقیدوں کو ضروریات دین کہا جاتا ہے ان میں سے سب کو ماننا اس کا نام اسلام ہے ایمان ہے' اور ان میں سے کسی ایک کا انکار کر دینا یا باطل تاویل کر دینا کہ معنیٰ اٹھ جاتے ہیں اس کا نام کفر ہے' تو وہ جلدی سے بولا کہ یہ تو بات غلط ہے عقل اور نقل دونوں کے خلاف ہے میں نے کہا یہ بات وہی کہے گا' جس کے پاس نہ عقل ہو نہ نقل ہو' اگر تیرے پاس کوئی عقل یا نقل ہے تو بیان کر تیرے پاس عقلی دلیل کونسی ہے اس چیز کے غلط ہونے کی اور نقلی چیز کون سی ہے؟ میں نے کہا تو نے یہ دو الفاظ یاد کر لئے ہیں عقل اور نقل لیکن خود تجھے پتہ نہیں کہ عقل کسے کہتے ہیں اور نقل کسے کہتے ہیں' وہ جس طرح کسی دیہاتی زمیندار کو شوق ہو گیا انگریزی پڑھنے کا اس نے دو لفظ یاد کر لئے "یس" "نو" اب جب بھی بولتا "یس" "نو" تو کچھ دنوں بعد اس کے کھیت میں ایک لاش ملی پولیس اس کو پکڑ کر تھانے لے گئی وہاں اس سے پوچھا کہ یہ قتل آپ نے کیا ہے "کہا یس" اس کا کوئی گناہ بھی تھا۔ کہنے لگا "نو" جج نے پھانسی کی سزا سنا دی۔ جب پھانسی کا سنا تو رونے لگا کہ جی کس جرم میں پھانسی؟ کیا تو نے اس کو قتل نہیں کیا؟ کہنے لگا نہیں۔ پہلے پوچھا تو کہتا ہے "یس" روتے ہوئے کہنے لگا کہ مجھے تو پتہ نہیں یس کا معنیٰ کیا ہوتا ہے' میں نے پوچھا کوئی گناہ ہے۔ تو' تو نے "نو" کہا تھا۔ کہنے لگا کہ مجھے تو پتہ نہیں "نو" کا کیا معنیٰ ہوتا ہے۔ اس جج بیچارے کو نہیں پتہ تھا نا کہ یہ اس پنجاب کا رہنے والا ہے جس کے نبی کو اپنی وحی کا ترجمہ بھی نہیں آتا تھا۔ ہندو لڑکی سے کرا لیا کرتا تھا انگریزی میں جو وحی آتی تھی۔ اس کی زبان پنجابی تھی وحی کبھی فارسی میں آگئی' کبھی عربی میں آگئی' کبھی انگریزی میں آگئی' اس لئے سائیں محمد حیات صاحبؒ نے لکھا تھا:

ے پنجابی نبی تے وحی انگریزی وچ
ہر کم اس اوت دے اوت دا اے
دیسی ٹٹو تے ٹٹیاں خراساں دیاں
لتاں تریٹ دیاں نے تے سر پوت دا اے

قادیانی وحی

تریاق القلوب صفحہ ۱۲۹ میں الہام ہے دس دن کے بعد موج دکھاتا ہوں' اس دن کے بعد موج دکھاتا ہوں : Then you will go to Amretser آئل 'بائل' شائل' دیکھو اردو سے الہام شروع ہوا پھر انگریزی میں پہنچا اس کے بعد ایسی زبان میں ہوا جو مرزے کو ساری عمر آئی نہیں بالکل ایک لفظ بھی نہیں آتا۔ تو دیکھ جس کے الہامات ایسے تھے نہ کسی کو سمجھ ہے نہ کچھ۔

حضرت حکیم الامتؒ نے لطیفہ لکھا ہے کہ حج کے لئے کوئی پنجابی گئے۔ میاں بیوی دونوں آپس میں وہاں لڑ پڑے اس نے غصہ میں ذرا اس کی پٹائی کر دی' وہاں مقدمہ بن گیا اب جو گواہ دیکھنے والے تھے وہ بھی پنجابی۔ یہ میاں بیوی بھی پنجابی وکیل اب گواہوں کو بیان یاد کرا رہا ہے کہ عدالت میں بیان عربی میں ہوتا ہے پنجابی میں نہیں ہوتا تو مرد کی طرف اشارہ کر کے کہنا' ھذا' ھذا' عورت کو کہنا' ھذہ' تو چار مکے اس نے مارے ہیں تو چار کو عربی میں اربعہ کہتے ہیں' پانچ لاتیں ماری ہیں تو پانچ کو خمسہ کہتے ہیں اس بیچارے کو یاد کراتا رہا رٹواتا رہا بیان۔ عدالت میں پہنچے جج نے پوچھا گواہ ہے' کہا جی ہے' ہاں بھائی دو گواہی' کہتا ہے ھذا ماری ھذی کو' ھذا ماری اس ھذی کو اربعہ مکے و خمسہ لاتیں' اب وہ جج بیچارہ دیکھے کہ بھائی یہ کیا کیا بیان ہو رہا ہے۔ بھائی گواہی کیا ہے' تو وکیل نے کہا یہ اس علاقے کا رہنے والا ہے جہاں کے نبی پر وحی تین زبانوں میں آتی تھی۔ یہ تو ابھی دو ہی بول رہا ہے' اس لئے یہ بیچارہ معذور اور مجبور ہے۔ تو میں نے کہا اس نے "لیس" اور "نو" یاد کئے ہوئے تھے۔ تو نے عقل اور نقل کا لفظ یاد کیا ہوا ہے۔ تجھے تو نہیں معلوم' اب مجھ سے سنو :

ماننے کے لئے پوری باتوں کا ماننا ضروری ہے اور کفر کے لئے کسی ایک کا انکار کرے تو آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ تو میں نے کہا دیکھو پہلی مثال تو مسیلمہ کذاب کی ہے کہ مسیلمہ پنجاب کی طرح مسیلمہ کذاب نے بھی ختم نبوت کا انکار کیا تھا' باقی ساری باتیں مانتا تھا۔ تو کسی نے یہ نہیں کہا کہ اس کی پہلے ایمانیات گنو پھر ایک کفر کو دیکھو اور اس کو مومن کہو' بالاتفاق اس کو کافر کہا منکرین زکواۃ نے زکواۃ کا انکار کیا ان کو کافر کہا گیا' قرآن پاک نے صاف لفظوں میں کہا" وقالوا کلمة الکفر وکفروا بعد اسلامهم " کہ تھے وہ مسلمان اور اسلام کی ساری باتیں مانتے تھے ایک کلمہ کفر کا کہا' اور ان کو کافر کہا گیا' شیطان سارے حکم مانتا رہا ساری عمر عبادت کرتا رہا ایک حکم کا انکار کیا ایک حکم تو" کان من الکفرین "اور وہ کافر قرار دے دیا گیا' میں نے کہا یہ تو نقلی دلائل ہیں اب عقلی سنیں۔ یہ رومال ہے میرے ہاتھ میں اس کو پاک کرنے کے لئے شرط ہے کہ کوئی گندگی اس پر نہ لگی ہو لیکن ناپاک کرنے کے لئے اگر کوئی کہے کہ ابھی صرف ایک نجاست لگی ہے باقی

تو سینکڑوں نجاستیں باقی ہیں' جب تک ساری دنیا کی نجاستیں اس کو نہ لگیں گی اس کو ناپاک نہیں کہا جائے گا' کوئی آدمی یہ بات مانے گا؟ پاک ہونے کے لئے تو پاکی کی ساری شرائط ضروری ہیں لیکن ناپاک ہونے کے لئے ایک ناپاکی لگنے سے یہ رومال ناپاک ہو جائے گا۔ میں نے کہا تندرست ہونے کے لئے ضروری ہے کہ صحت کی ساری شرطیں ہوں ایک بیماری نہ ہو لیکن بیمار ہونے کے لئے کبھی شرط نہیں لگی کہ ابھی ہیضہ' ٹی بی' دو چار بیماریاں ہیں اس کو بیمار نہیں کہا جائے گا ابھی تو سینکڑوں بیماریاں رہتی ہیں جب ساری دنیا کی بیماریاں اس کو لگیں گی تب اس کو بیمار کہا جائے گا۔ یہ بحث 53ء میں ہوئی تھی۔ جب قادیانیوں والی تحریک چل رہی تھی تو اصل میں جسٹس منیر نے یہ سوال چھیڑا تھا جو بھی جاتا اس سے پوچھتا کہ کفر کی تعریف کیا ہے۔

کفر و ایمان کی تعریف

ایمان کی تعریف کیا ہے اور پھر مذاق اڑاتے یہ لوگ کہ یہ مولوی ہیں ان کو نہ کفر کی تعریف آتی ہے نہ ایمان کی' ویسے ہی کافر کافر کہتے رہتے ہیں۔ بڑی شورش تھی' اخبارات میں جب یہ باتیں شائع ہوئیں تو حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ نے درخواست دی کہ مجھے طلب کیا جائے میں کفر و ایمان کی تعریف آپ کو سمجھاؤں گا' حضرت تشریف لے گئے جج نے پوچھا انہوں نے یہی تعریف سمجھائی اچھی طرح کہ ایمان کہتے ہیں تمام ضروریات دین کو ماننا اور کفر کہتے ہیں ضروریات دین میں سے کسی ایک کا انکار کرنا یا اس کی غلط تاویل کرنا جب اچھی طرح بات سمجھائی جج کو بات سمجھ آگئی تو یہ ویسے ہی کافر کہتے رہے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ان کو پوری پہچان ہے کفر و اسلام کی لیکن تعریف کرنا ہر آدمی کا کام نہیں ہوتا جتنی بات زیادہ پھیلائی جائے اس کی تعریف جو ہے ناں وہ مشکل ہو گی کیونکہ تعریف جامع مانع ہوتی ہے ناں اس کا ایک حصہ جنس ہے دوسرا فعل ہے تاکہ جنس سے جامعیت آئے اور فعل سے مانعیت آئے تو تعریف مشکل ہوتی ہے' جج صاحب نے کہا میں یہ بات نہیں مانتا' حضرت نے فرمایا کہ اچھا آپ گلاس کو پہچانتے ہیں ناں۔ کہا جی ہاں! ذرا تعریف کریں اس کی جامع مانع' وہ مصیبت میں پھنس گیا دیکھیں جس میں پانی پیتے ہیں اگر کوئی بوتل میں پانی پی رہا ہو اس کو بھی گلاس کہو گے' کولی میں پی رہا ہو پھر' کہا نہیں ویسے جس میں پانی پیتے ہیں' کہا اچھا میں یوں ہاتھوں کو جوڑتا ہوں کیا ہم گلاس سے پانی پی رہے ہیں' کہنے لگا وہ تو لمبا سا ہوتا ہے' مولانا نے فرمایا بوتل بھی لمبی ہوتی ہے ایسی تعریف بیان کر کہ گلاس کے علاوہ اس میں کوئی اور چیز شامل نہ ہو سکے' اب اسے تعریف نہ آئے حضرت نے فرمایا جیسے تو نے علماء کا مذاق اڑایا ہے مجھے بھی حق ہے ناں کہ میں اخبار میں بیان دے دوں کہ پاکستان نے جج اس کو بنایا ہے جس کو گلاس کی تعریف نہیں آتی اس نے

کہا جی تعریف تو مجھے نہیں آتی لیکن پہچان پوری ہے مجھے کہ یہ گلاس ہے میں بھول نہیں سکتا' فرمایا اس طرح علماء اور مسلمانوں کو پوری پہچان ہے کفر اور ایمان کی لیکن تعریف ہر آدمی نہیں کر سکتا اچھا پھر جج صاحب ذرا پاجامہ کی تعریف فرمادیں' اب وہ پھر مصیبت میں پھنس گیا کہنے لگا جو نیچے باندھا جائے' فرمایا چادریں بھی ہوتی ہیں' انڈرویئر بھی ہوتا ہے کئی چیزیں ہوتی ہیں شلوار بھی ہوتی ہے صرف پاجامہ ہے تعریف میں باقی سب چیزیں نکل جائیں اب وہ کیا تعریف کرے بیچارہ' مولانا پوچھیں آپ کو پاجامہ کی پہچان ہے وہ کہے بالکل پہچان ہے فرمایا پھر تعریف کرو کہا جی تعریف میں نہیں کر سکتا۔ مولانا نے فرمایا اب میں کہہ سکتا ہوں کہ پاکستان نے جج اس کو بنایا جس کو پاجامہ کی تعریف کا پتہ نہیں۔

مقصد یہ ہے کہ یہ اختلاف ایمان و کفر کا اختلاف ہے۔ سنت و بدعت کا اختلاف نہیں اجتہادی اختلاف بھی نہیں اور اسلام کے جو ضروری عقائد ہیں ان کو ماننے کا نام اسلام ہے جب میں نے یہ بیان کیا اب وہ قادیانی تھا کہنے لگا اچھا۔ مرزا کے کفر کی وجوہات کیا ہیں میں نے کہا کہ شاید وہ آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہوں' لیکن جب میں نے تعریف میں بیان کیا کہ وجہ ایک بھی ثابت ہو جائے تو آدمی کافر ہو جاتا ہے میں اس وقت چار رکھوں گا اور وہ چار وجہیں وہ ہوں گی جس پر خود مرزا قادیانی کے دستخط کراؤں گا کہ مرزا قادیانی جو ہے اس نے بھی ان کو وجہ کفر مانا ہے سب سے پہلا انکار ختم نبوت' دعوئی نبوت' توہین انبیاء علیہم السلام اور تکفیر مسلمین سب مسلمانوں کو کافر کہنا یہ دو تین مہینوں کی بات ہے ہمیں ایک جگہ جانا پڑا وہ آئے پہلے جی موضوع طے ہو جائے' اب ان کی کوشش ہوتی ہے کہ مرزا کی کتابوں کا ذکر ہی نہ آئے' اچھا جی کیا موضوع طے ہے میں نے کہا موضوع یہی طے ہے کہ ہمارا عقیدہ ہے مسلمانوں کا کہ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے میں کامل نجات ہے آپ ﷺ کے ساتھ کسی اور کو ماننا قطعاً ضروری نہیں بلکہ ماننا ہی نہیں چاہئے۔ جو آپ ﷺ پر ایمان لے آیا وہ پکا مومن ہے اور نجات اس کا حق ہے یہ ہے ہمارا عقیدہ۔ اس لئے جو لوگ حضرت محمد ﷺ پر ایمان نہیں لاتے ہم ان کو کافر کہتے ہیں میں نے کہا آپ بھی کہتے ہو نا کہ یہودی کافر ہیں۔ جی ہاں' میں نے کہا آپ بھی کہتے ہیں کہ عیسائی کافر ہیں' کہا جی ہاں' میں نے کہا کیوں؟ کہا جی وہ حضور پاک ﷺ پر ایمان نہیں لاتے' میں نے کہا آپ بھی کہتے ہو کہ مجوسی کافر ہیں' کہا جی ہاں کافر ہیں' میں نے کہا سکھ کافر ہیں' میں نے کہا کیوں؟ کہنے لگا حضور پاک ﷺ پر ایمان نہیں لاتے۔ میں نے کہا پتہ چلا کہ یہ اس لئے کافر ہیں کہ ہمارے نبی پاک ﷺ پر ایمان نہیں لاتے ایک کفر اس سے بڑا ہے جی وہ کونسا' میں نے کہا یہودیوں نے ہمارے نبی پاک ﷺ کا کلمہ نہیں پڑھا لیکن کسی اور کو محمد رسول اللہ نہیں بنایا' عیسائی کافر ہیں

اس لئے کہ ہمارے نبی پر ایمان نہیں لائے لیکن عیسائیوں نے نبی پاک ﷺ کے مقابلے میں کسی اور کو محمد رسول اللہ ﷺ نہیں بنایا' سکھوں نے نہیں بنایا' اس لئے قادیانیوں کا کفر عیسائیوں کے کفر سے بڑا ہے' یہودیوں کے کفر سے بڑا ہے' ہندوؤں سکھوں کے کفر سے بڑا ہے' انہوں نے ہمارے نبی پاک ﷺ کے مقابلے میں باقاعدہ ایک محمد رسول اللہ بنالیا۔ اور ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ پر ایمان نجات کے لئے کافی وافی ہے جبکہ تمہارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی ساری باتوں کو ایک آدمی مانے نمازیں پڑھے حج کرے جہاد کرے سارے عقیدے اس کے صحیح ہوں لیکن مرزا کو نہیں مانتا تو وہ کنجری کا بیٹا ہے ان کے مرد خنزیر ہیں ان کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں حالانکہ وہ اللہ کے نبی کو مان رہا ہے حضور پاک ﷺ پر تمام ضروریات دین پر اس کا ایمان ہے تہجد گزار ہے بہت نیک اور بااخلاق انسان ہے صرف مرزا کو نہ ماننے کی وجہ سے اب چونکہ یہ حوالے بھی مرزے کی کتابوں سے پیش کر رہا تھا کہنے لگا' آپ الزامات لگاتے ہیں' میں نے کہا جی کتابیں حاضر ہیں' اب میں نے ایک غلطی کا ازالہ جب نکال کر رکھی" محمد رسول اللہ والذین معہ "اس وحی الٰہی میں مجھے محمد کہا گیا اور رسول بھی خطبہ الہامیہ رکھا کہ جس نے مجھ میں اور حضور پاک ﷺ میں فرق سمجھا اس نے مجھے نہیں پہچانا' جب میں نے دو چار حوالے پیش کئے تو مجھے کہتا ہے جی پیچھے سے پڑھو نا پیچھے سے' آگے سے بھی پڑھو پیچھے سے بھی پڑھو' میں نے کہا قادیانی مناظر کے اصول ہی دو ہیں تیسرا ہے ہی نہیں کہ اگر کتاب نہ ہو تو شور مچاتے ہیں کتاب دکھاؤ جی کتاب دکھاؤ' اور اگر کتاب ہو تو دس صفحے پیچھے پڑھو دس صفحے آگے پڑھو تاکہ آگے پیچھے پڑھتے ہوئے بات ہی ان کو بھول جائے کہ اصل بات شروع کہاں سے ہوئی۔ میں نے کہا یہ دو اصول ہیں قادیانیوں کے پاس تیسرا کوئی اصول ہے ہی نہیں' میں نے کہا چلو ایک غلطی کے ازالہ کے دو صفحے پڑھیں۔ اب جب اس نے پڑھنا شروع کیا اور وہاں تک پہنچا تو جتنے لوگ بیٹھے تھے وہ سارے کہنے لگے کہ بات تو یہی ہے جو مولانا نے کہی تھی ناں کہ مرزا نے محمد رسول اللہ ﷺ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور تم اس کو مانتے ہو۔ پھر تو نے اتنا ہمارا وقت بھی ضائع کیا کہ آگے سے پڑھو پیچھے پڑھو' یہ کرو وہ کرو' یہ بات تو بالکل صاف ہے اور اردو میں لکھی ہوئی ہے' کہا یہ کوئی موضوع نہیں ہے' موضوع یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر بٹھا رکھا ہے اور اپنے نبی پاک ﷺ کو زمین میں دفن کر رکھا ہے' کتنی بڑی توہین ہے یہ بات ہے میں نے کہا اس میں کیا ہوگا فائدہ' کہنے لگا جی ان کو آسمان پر بٹھایا ہوا ہے میں نے کہا اگر مسلمانوں نے ان کو آسمان پر بٹھایا ہے تو مرزا نے موسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر بٹھایا ہوا ہے' زندہ' اب جو تو پڑھے گا ازالہ اوہام سے آیت اس سے موسیٰ علیہ السلام کو نکالنا ہے' میں بعد میں عیسیٰ علیہ السلام کو نکال

دوں گا۔بات تو یہی ہو گی ناں اور اس سے زیادہ کیا ہو گا' مجھے کہتا ہے جیسے مرزا صاحب نے موسیٰ علیہ السلام کو زندہ مانا ہے اگر ایسے آپ عیسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں تو جھگڑا ہی نہیں۔ میں نے کہا کیسے زندہ مانا ہے' کہا جی وہ جسم مثالی میں زندہ مانتے ہیں' اس جسم کے ساتھ زندہ نہیں مانتے' دیکھو اس نے تاویل کرلی فوراً لیکن کتابیں ہمارے پاس تھیں میں نے نور الحق اکال کے رکھ دی ترجمہ بھی ساتھ تھا۔ میں نے کہا یہ اس موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے جنہوں نے کسی اور عورت کو منہ نہیں لگایا صرف اپنی والدہ کا دودھ پیا۔ تو جسم مثالی دودھ نہیں پیا کرتا۔ یہ ان موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے جن پر تورات نازل ہوئی تو میں نے کہا جسم مثالی پر تورات نازل نہیں ہوتی۔ اسی جسد عنصری پر تورات نازل ہوتی ہے یہ وہی موسیٰ علیہ السلام ہیں جن کے سلسلے کا خاتم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرار دے دیا ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسد عنصری والے موسیٰ علیہ السلام کے خاتم ہیں نہ کہ جسم مثالی والے۔ اب تو وہ بڑا پریشان اسے کیا پتہ تھا کہ اس نے بات اس طرح واضح کردینی ہے "تحفہ گولڑویہ" میں نے کھولی اس میں اردو نوٹ پڑھوایا یہی تو میں نے کہا چلو کسی بات پر تم نے موسیٰ علیہ السلام کو بٹھایا ہوا ہے' کہتا ہے جی کہ بس یہ جو تم کافر کافر کہتے ہو نا اس میں ذرا نرمی کریں میں نے کہا یہ تو اتفاقی بات ہے اس میں تو اختلاف ہی کوئی نہیں۔ اختلاف صرف اس بات پہ ہے کہ مرزا کے زندگی کا کونسا حصہ کفر والا ہے آپ بھی مانتے ہیں کہ مرزا نے لکھا کہ حیات مسیح کا عقیدہ شرکیہ عقیدہ ہے پہلے وہ خود مانتا رہا کہ عیسیٰ علیہ السلام حیات ہیں اور انہیں کتابوں میں لکھتا رہا۔ اس نے کہا وہ ایسا لکھتا رہا کہ مسلمانوں سے سن سنا کر میں نے کہا جی وہ ایسی ویسی کتاب نہیں ہے۔ میں نے آئینہ کمالات اسلام اٹھائی' میں نے کہا دیکھو یہ کتابیں ہیں اس میں براہین احمدیہ بھی ہے اس میں توضیح المرام بھی ہے۔ جس میں آسمان پر جانا نبیوں کا اور ان کتابوں کا نام لکھ کر آگے لکھتا ہے کہ ان کو مسلمان قبول کرتے ہیں مگر کنجریوں کی اولاد قبول نہیں کرتی۔ تو مرزا کی کتاب سے ثابت ہو گیا کہ جو مسیح علیہ السلام کو زندہ نہیں مانتا وہ کنجری کا بیٹا ہے۔ یہ تو مرزا کی کتاب سے ثابت ہے۔ اور اگر اس کو شرک کہتا ہے فرق یہی ہے تیرے نزدیک مرزا اس زمانہ تک قرآن کی تمیں آیتوں کا منکر تھا اور قرآن کا منکر کافر ہوتا ہے یا نہیں ہوتا۔ اب لوگوں نے کہا ہاں جی ہوتا ہے۔ تو میں نے پھر کہا وہ زمانہ بھی کفر کا ہے بعد والا زمانہ بھی کفر کا ہے اب بہر حال اس میں اتفاق ہے کہ تھا وہ کافر۔ اب پہلے وہ لکھتا تھا کہ حضرت آخری نبی ہیں بعد میں کہتا ہے کہ قرآن میں ہے کہ نبی آسکتا ہے' اب پہلے زمانے میں وہ ان آیتوں کا انکار کرتا تھا ناں' آپ کے عقیدے کے مطابق' ہمارے عقیدے کے مطابق بعد میں اس نے قرآن کی آیتوں کا انکار کیا تو تھا' وہ بہر حال منکر قرآن ہے اس لئے اس کا کفر تو آپ کے ہاں پکا سکہ بند کفر ہے' اور

ہمارے ہاں بھی پکا کفر ہے' کفر سے اس کو کوئی نہیں نکال سکتا ہاں زمانے میں اختلاف ہے کہ کفر کا زمانہ اس کا کونسا۔ آپ کہتے ہیں کہ وہ پہلا زمانہ ہے' ہم کہتے ہیں کہ بعد والا زمانہ ہے' اس لئے کفر کی طرف سے تو آپ نہ گھبرائیں۔ یہ تو مرزا کے ساتھ ایسے لازم ہے جیسے سورج کے ساتھ روشنی رات کے ساتھ اندھیرا' بلکہ یہ مثال دینی چاہئے۔ تو میں نے کہا یہ اس سے جدا نہیں ہو سکتا تو مقصد یہی ہے اس پر جب اس نے دیکھا کہ یہاں تو اس نے مجھے جلدی پکڑ لیا موسیٰ علیہ السلام والا حوالہ دے کر اور واقعی میں پڑھوں گا تو یہ کہے گا کہ موسیٰ علیہ السلام کو نکالو پھر میں بعد میں بات کرتا ہوں پھر گھبرا گیا کہتا ہے خاتم النبیین کا معنی کرو کیا ہوتا ہے' خاتم النبیین کا' میں نے کہا وہی جو مرزا نے خاتم اولاد کا کیا ہے۔ وہ تو تیرا نبی بتا گیا ناں کہ مرزا نے جو کہا کہ میں بعد میں سب سے آخر میں ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہوں' اس لئے میں اپنے والدین کے لئے خاتم اولاد ہوں۔ اس طرح جو نبی اس دنیا میں سب سے آخر میں پیدا ہوا ہے وہ خاتم النبیین ہے ان کے بعد کوئی نبی کسی ماں کے پیٹ سے قیامت تک پیدا نہیں ہوگا' میں نے کہا ختم نبوت کا معنی تو واضح ہے اردو میں لکھا ہے مرزا نے' اور تجھے اس کا بھی پتہ نہیں۔ اب کبھی ادھر دیکھے' یہ موضوع تو نہیں ہے ناں۔ میں نے کہا کفر و ایمان کوئی موضوع نہیں ہے تیرے نزدیک۔ میں نے کہا عجیب بات ہے آخر کتابیں سمیٹیں اور اٹھ کے باہر نکلا۔ لوگوں نے کتابیں چھین لیں دیکھا کہ اس میں تھا کیا' ایک الہام الرحمٰن تفسیر ایک فتح محمد جالندھری کا ترجمہ ایک احمدیہ پاکٹ بک ایک دو اور کتابیں تھیں جس میں حیات مسیح کے کچھ حوالے تھے ان کی کتابیں مرزا قادیانی کی' مرزا محمود وغیرہ کی۔ تو مقصد یہ ہے کہ ان لوگوں کا طریقہ کار یہی ہوتا ہے۔

دنیا میں جتنے بھی مذاہب ہیں وہ اپنے بانی کو سب سے پہلے آگے لاتے ہیں کہ یہ ہیں ہمارے بانی ان کو دیکھو لیکن قادیانی جو ہیں یہ سب سے زیادہ اسی کو چھپاتے ہیں وجہ یہ ہے اس میں جو خامیاں ہیں کفریات اور گندی گالیاں ہیں ان کو پتہ ہے کہ یہ ایک نہایت متعفن لاش ہے خود مرزا کا اپنا اعتراف ہے" وما انا الا مثل ذاق یعفر" اعجاز احمدی صفحہ ۱۴۰ اور میں نہیں مگر ایک سرگین کی طرح جو مٹی میں ملایا جاتا ہے اعجاز احمدی کے اشعار میں لکھتا ہے کہ میں تو گندگی کا ڈھیر ہوں جس کو اوپر سے ڈھانپا ہوا ہے جب مرزا کا اپنا اعتراف یہی ہے پھر ایک سے میں نے پوچھا بھئی اصل بات یہ ہے جھوٹے بھی دنیا میں گزرے ہیں سچے بھی گزرے ہیں۔ مرزا کے بارے میں یہ پتہ لینا کہ وہ تھا کیا یہ بڑا مسئلہ ہے وہ کبھی مرد بنتا ہے کبھی عورت بنتا ہے کبھی ہندو بنتا ہے کبھی سکھ بنتا ہے' کبھی یہودی بنتا ہے' کبھی عیسائی بنتا ہے' کبھی درخت بنتا ہے کبھی پتھر بنتا ہے حجر اسود کا' کبھی کہتا ہے میں مجدد ہوں کبھی کہتا ہے کچھ ہوں' مجھے کہنے لگا دیکھو جی بات یہ ہے کہ ٹھیک

ہے مرزا صاحب نے بہت سے دعوے کیے ہیں لیکن آخری دعویٰ مانا جاتا ہے آخری دعویٰ 'تو جیسے انسان پرائمری پڑھتا ہے پھر مڈل میں جاتا ہے پھر میٹرک میں جاتا ہے پھر ایف اے بی اے کرتا ہے 'ایم اے کرتا ہے 'تو آخری درجے کی تعلیم مانی جاتی ہے ناں اس کی 'تو اس لئے یہ پہچاننے کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ مرزا صاحب کے دعوے ترتیب وار تھے 'آخری دعویٰ تلاش کیا جائے میں نے کہا وہ آخری دعویٰ اس پر تو میرا بھی ایمان ہے 'کیونکہ مرزا قادیانی کی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم اس کا ضمیمہ یہ مرزا نے آخر میں لکھا ہے اور وہ اس کے مرنے کے بعد چھپا اس نے اس میں اپنا آخری دعویٰ بیان کیا ہے :

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

کہ میں مٹی کا کیڑا ہوں بندے وا پتر نئیں میں 'نہ آدم زاد ہوں 'ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار کہ میں انسانوں کی شرم کی جگہ ہوں۔ میرا ایک شاگرد تھا قادیانیت کے مسئلے میں تو بعض اوقات شاگرد بھی استادوں سے مناظرہ شروع کر دیتے ہیں مجھے کہنے لگا کہ پڑھا ہوا کچھ نہیں تھا مرزا 'میں نے کہا نہیں حافظ صاحب پڑھا ہوا تھا 'وہ کیسے 'میں نے کہا اس نے لکھا ہے "چشم معرفت" میں کہ آریوں کا پرمیشر ناف سے دس انگل نیچے ہے 'آخر وہ ماپ سکتا ہے گن سکتا ہے تو دس انگلیاں گنی ناں اس نے 'تو وہاں تو یہ لکھا کہ آریوں کا پرمیشر ہے لیکن براہین احمدیہ میں اپنے بارے میں یہی کچھ لکھا کہ :

ے کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

ان دنوں مجھے میرا شاگرد کہنے لگا کہ دیکھو فرعون کا بھی ایک خواب سچا ہوا 'نمرود کا بھی ایک خواب سچا ہوا 'اس کا تو کوئی خواب بھی سچا ہوا ہی نہیں 'یہ تو اس سے بھی گیا گزرا ہے 'بات تو ویسے یہ بڑی وزنی ہے لیکن میں نے کہا کہ اس سے مجھے اتفاق نہیں اس کے دو کشف سچے ہوئے ہیں۔ اس سے اس کا سچا ہونا ثابت نہیں ہوتا جیسے فرعون کا خواب سچا ہونے سے اس کا سچا ہونا ثابت نہیں ہوتا 'نمرود کا خواب سچا ہو جانے سے اس کا سچا ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ خود مرزا لکھتا ہے کہ بدکار اور کنجریاں جو ہیں وہ اس رات بھی سچے خواب دیکھتی ہیں جب انہوں نے بدکاری کی۔ تو سچا تو ثابت نہیں ہوتا لیکن جیسے فرعون کا ایک خواب سچا ہوا اس کا بھی ایک کشف سچا ہوا 'مجھے کہنے لگا ایک بھی سچا نہیں ہوا۔ میں نے کہا تذکرہ نمبر ۳۵۲ اٹھا کے لاؤ 'تو میں نے کشف دکھایا کہتا ہے میں نے کشف میں دیکھا کہ میں جنگل میں بیٹھا ہوں اور میرے ارد گرد صرف بندر اور

خنزیر ہیں اور کوئی نہیں‘ تو میں نے کہا آپ کو قادیانیوں کے بندر و خنزیر ہونے میں شک ہے؟ اس نے صاف بتایا ہے کہ میں نے کشف میں یہی دیکھا ہے کہ اس کے اردگرد اس کے ماننے والے بندر و خنزیر ہیں میں نے کہا یہ کشف تو صحیح معلوم ہوتا ہے‘ تو کم از کم یہ کشف بھی مرزا قادیانی کا صحیح نکلا ہے تو اس میں تو شک نہیں کرنا چاہئے دو کشف اس کے ایسے ہیں لیکن دونوں کشفوں سے مرزا کا اور مرزائیوں کے مقام کا پتہ چلتا ہے کہ جو اس کو مانتے ہیں وہ بندر اور خنزیر ہیں۔ یہ تو خود مرزا کہتا ہے۔ جب ہم اس قسم کی باتیں سناتے ہیں پھر کہتے ہیں جی کیا تھا دس گالیاں دی تھیں۔ ہم تو مرزا کی سنا رہے ہیں ناں‘ ہم خود تو گالیاں نہیں دے رہے ناں‘ اور جناب وہ جیسے سب کو پتہ ہے‘ کہ عزرائیل علیہ السلام نے استنجا بھی نہیں کرنے دیا کہ خبیث اس طرح گندے کو گندے طریقے سے ہلاک کر کے اللہ کی بارگاہ میں پیش کرنا ہے تو یہ ایک ایسا فتنہ ہے جس کو سمجھنا کوئی مشکل نہیں اور ان کا کفر جو ہے باقی سارے کافروں سے بدتر کفر ہے‘ کیونکہ عیسائی‘ مجوسی‘ وغیرہ وہ کسی (معاذ اللہ) حضرت محمد ﷺ کو کرسی سے اٹھا کر کسی اور کو بٹھانے کے لئے تیار نہیں ان کا کفر صرف حضرت محمد ﷺ پر ایمان نہ لانا ہے اور قادیانیوں نے باقاعدہ محمد رسول اللہ بناڈالا وہ بھی کہتا ہے :

منم مسیح زماں منم کلیم خدا
منم محمد احمد کہ مجتبی باشد

تو بہر حال بھاگتے ہی ایک طرف ہیں۔ میں نے بہت ان کو سمجھایا یہ جب بھی آئیں گے جی حیات مسیح پر بات ہوگی‘ وفات مسیح پر بات ہوگی‘ میں کہتا ہوں کہ بھائی عیسیٰ علیہ السلام سے ان کے حیات مسیح پر بہت کچھ لکھا گیا ہے‘ اب ہم چاہتے ہیں کہ آپ کے مسیح کی حیات و وفات پر بات ہو جس کو آپ مسیح مانتے ہیں اور میں لکھ دیتا ہوں کہ اس کی حیات بھی لعنتی حیات تھی اس کی موت بھی لعنتی موت تھی‘ آیئے اس موضوع پر بات کریں اگر یہی موضوع آپ کو بڑا پسند ہے تو چلو اسی موضوع پر بات کریں۔ لیکن آپ اپنے مسیح کی بات کریں دوسروں کی پھر کرلیں گے بعد میں‘ تو قطعاً اس بات پر آنے کو تیار نہیں ہوتے۔ کیونکہ پھر ہم وہ لے لیتے ہیں نا جو مرزا نے نشانیاں لکھی ہیں خود مسیح علیہ السلام کی۔ ایک ایک پوچھتے جاتے ہیں کہ یہ ثابت کردو کہ مرزا میں یہ نشانیاں تھیں‘ لیکن نہ مرزا کی حیات پر بحث کرتے ہیں نہ موت پر جیسا میں نے شروع میں بتایا کہ مرتدوں کے سامنے خدا نے اس کو ذلیل کیا ہے۔ عبداللہ آتھم کے سامنے ’انوار الاسلام میں لکھتا ہے کہ جس دن یہ دن گزرا سب عیسائیوں نے جلوس نکالے ’انوار الاسلام میں لکھا ہے کہ میں بیٹھا تھا بڑا پریشان ’کفر ناچ رہا تھا گلیوں میں ’اسلام کا مذاق اڑا رہا تھا کہ ایک فرشتہ نازل ہوا جو سرتاپا خون میں لتھڑا

ہوا تھا' تو میں بھی اس کو دیکھ کر حیران ہو گیا' میں نے پوچھا کیا بات ہے کہتا ہے آج آسمان پر بھی سارے فرشتے اتم کر رہے ہیں۔ آگے اسی کتاب کے چند صفحے آگے جا کر لکھتا ہے جو اس پیش گوئی کو جھوٹا کہتا ہے اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے۔ تو اس کو یہ نہیں پتہ کہ میں نے پچھلے صفحے پر کیا لکھا ہے اگلے صفحے پر کیا لکھ رہا ہوں' للہ تعالیٰ اس فتنہ سے مسلمانوں کو محفوظ فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین☆

خطاب! حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ !امابعد :

سب حضرات !رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھیں

آپ حضرات کی خدمت میں میں نے کھل کر دو چار باتیں عرض کرنی ہیں اور میرا کوئی خاص موضوع نہیں ہے' وہ جو عام طور پر اس جلسہ میں آئے ہیں چونکہ رد قادیانیت ہمارا موضوع ہے' اس لئے میرا بھی یہی موضوع سمجھیں' لیکن قادیانیت سے ہٹ کر پہلے میں تمہیں اپنے نبی پاک ﷺ کی چند باتیں سناتا ہوں' اس کے بعد تم خود ہی اندازہ کرلو گے کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے ؟ حق پر کون ہے اور باطل پر کون ہے ؟ میرے تمام بھائی جو مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے ہیں' میں ان کو کوئی گالی نہیں نکالتا' دوسری کسی قسم کی فحش کلامی بھی نہیں کرتا' صرف اتنی گزارش کرتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ذکر حسین سنیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کا آپ کے ساتھ مقابلہ کرلیں' اور میری اور تمام حاضرین کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ہدایت کے دروازے کھول دے۔

تمہیں اللہ تعالیٰ نے بہت مہلت دی' پورے سو سال ہو گئے ہیں تمہیں مہلت ملے ہوئے اور تمہارا خیال یہ تھا کہ پوری دنیا میں ہماری حکومت ہو گی اور مسلمانوں کی حیثیت چوڑھے چماروں کی سی ہو گی' یہ غلط بات میں نہیں کہہ رہا' یہ مرزا محمود کے الفاظ ہیں لیکن سو سال میں تم نے دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے ؟ اور جو آخرت میں اور قبر میں ہونے والا ہے وہ تو ابھی تم دیکھو گے ! دنیا دار الجزا نہیں ہے یہاں کافر بھی کھاتے ہیں' مومن بھی کھاتے ہیں' بلکہ کافروں کو زیادہ دیتے ہیں اور مومنوں کو کم دیتے ہیں' قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے :"لو لا ان یکون الناس امۃ واحدہ" یعنی اگر یہ خطرہ نہ

ہو تاکہ یہ سارے لوگ کافروں کی ایک ہی جماعت بن جائیں گے اور جو لوگ کہ اللہ تعالیٰ سے کفر کرتے ہیں' اللہ کے منکر ہیں' ہم ان کے مکانوں کی چھتیں سونے کی بنادیتے اور آگے بھی بات فرمائی ہے کہ ان کے مکانوں کی چھتیں سونے کی ہوتیں' ان کی سیڑھیاں سونے کی ہوتیں' دیواریں سونے کی ہوتیں' اور یہ ساری چیزیں چاندی کی ہوتیں اور "ذلک کما متاع الحیوة الدنیا" یہ تو بالکل معمولی برتنے کی چیزیں ہیں' میں جو بات کہنا چاہتا ہوں وہ تو آگے ہے' لیکن درمیان میں ایک ضروری بات کرنے لگا ہوں۔ میرے قادیانی بھائیو! ذرا غور کرو' ساری روئے زمین کی بادشاہت دو تین آدمیوں کو دی گئی ہے' دو مسلمانوں کو' اور دو کافروں کو۔ اگر پوری دنیا کی بادشاہت فرض کرو مجھے عطا کردی جائے اور بادشاہت بھی آجکل جیسی نہیں کہ لوگوں کے چہروں کی طرف دیکھتے ہیں' اور کہتے ہیں کہ عورتوں کو ہم کچھ نہیں کہیں گے' گو حکومتوں کی سرداری ہے' ایسی حکومت نہیں بلکہ جس کو بادشاہت کہتے ہیں کامل اور مکمل حکومت اور عقیدت کے ساتھ حکومت' امریکہ والے بھی حکومت کرتے ہیں' انگلینڈ والے بھی حکومت کرتے ہیں' حضرت عمر فاروقؓ نے بھی حکومت کی تھی' حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت حیدر کرار علی المرتضیٰؓ نے بھی حکومت کی' لیکن کیسی؟ وہ جو حکم فرماتے' ان کے منہ سے جو لفظ نکل جاتا تھا لوگ اس کی تعمیل کو اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے اور وہ اپنے منہ سے بات نہیں نکالتے تھے ایسی جس میں کسی کا نفع نہ ہو بلکہ وہ ایسی بات کہتے تھے جس میں دنیوی نفع بھی ہو اور اخروی نفع بھی۔ یہ صحیح حکومت ہوتی ہے۔ انبیأ کرام علیہ الصلوٰة والسلام نے بھی حکومتیں کی ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے حکومت کی' حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکومت کی اور دوسرے انبیأ علیہم الصلوٰة والسلام نے بھی حکومتیں کیں اور حضرت محمد ﷺ کے غلاموں نے بھی حکومت کی جن کو خلفأ راشدین کہتے ہیں' ان کی حکومت میں کسی قسم کی کوئی جھول نظر نہیں آئے گی۔

میرے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ ایک دن فرمانے لگے کہ بھائیو! جس کا میرے ذمہ کوئی حق نکلتا ہے وہ مجھ سے آج وصول کرلے' قیامت پر معاملہ نہ رکھے۔ ایک صحابیؓ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ آپ ﷺ نے مجھے ایک دن چھڑی ماری تھی۔ فرمایا حاضر ہوں' تم مار لو۔ عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے بدن پر کرتا نہیں تھا بدن ننگا تھا' آپ نے تو لباس پہنا ہوا ہے۔ حضور ﷺ نے کرتا اتار دیا اور فرمایا اب مارلو۔ وہ دوڑ کر آئے اور حضور اکرم ﷺ کی کمر مبارک کا بوسہ لینے لگے اور کہنے لگے کہ یارسول اللہ میں یہی چاہتا تھا۔ دنیا میں کوئی تاریخ ایسی ہو تو بتایئے! کہ حق مانگنے والا حق مانگ نہیں رہا حق دینے والا حق دے رہا ہے اور رسول

اللہ علیہ وسلم دنیا سے اس حالت میں تشریف لے جاتے ہیں کہ کسی اللہ کے بندے کا کوئی حق آپ علیہ وسلم کے ذمہ نہیں ہے اور یہی حال حضرات خلفاء راشدینؓ کا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے مانگو' اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) وہ دنیا میں ہدایت پھیلانے کے لئے آئے تھے' شر پھیلانے کے لئے نہیں آئے تھے اور میرے قادیانی بھائیو! میں تم سے کہتا ہوں کہ تم محمد رسول اللہ علیہ وسلم کو مان لو' غلام احمد کو چھوڑ دو' تمہارا بھلا ہو جائے گا' تمہاری بھلائی کی خاطر کہہ رہا ہوں' اپنے نفع کے لئے نہیں۔ مجھے تو ثواب مل ہی جائے گا۔

ایک بات اور کہتا ہوں' یہ بھی تمہیدی بات ہے' ابھی ہمارے مولانا آزاد صاحب نے قصہ سنایا کہ ختم نبوت کے دو نوجوان رضاکاروں کو محض اس جرم میں گرفتار کر لیا گیا کہ وہ چاکنگ کے ذریعے سے ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد کا اشتہار لکھ رہے تھے' تم یہاں آگئے ہو اور وہ جیل میں چلے گئے ہیں' میرے بھائی! جرم کیا تھا؟ کتنے بڑے بڑے پوسٹر سینماؤں کے لگے ہوئے ہیں' فاحشہ عورتوں کی تصویریں جگہ جگہ لگی ہوئی ہیں' لیکن قانون کے اعتبار سے شاید یہ جائز ہے اور ان نوجوانوں کا اشتہار لکھنا ناجائز ہے۔ تمہیں اس پر ایک واقعہ سنا دیتا ہوں' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر اول امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نور اللہ مرقدہ کا ایک واقعہ ہے (سب کہو اللہ ان کی قبر کو منور کرے اور میرے تمام بھائی جو پوری دنیا میں ختم نبوت کا کام کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کی قبروں کو منور کرے) اور اپنی رحمتوں کی بارشیں برسائے۔ منیر انکوائری رپورٹ میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ بیان قلمبند کرا رہے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ مرزا کافر ہے' منیر انکوائری عدالت میں یہ بات فرمائی' اور ساتھ یہ کہا کہ فلاں فلاں آدمیوں کو دعوائے نبوت کے جرم میں قتل کیا گیا' تو منیر پوچھتا ہے کہ اگر غلام احمد قادیانی تمہارے سامنے یہ دعویٰ کرتا تو اسے قتل کر دیتے؟ حضرت شاہ جیؒ نے جواباً فرمایا کہ میرے سامنے اب کوئی دعویٰ کر کے دیکھ لے!" جب شاہ جیؒ نے یہ کہا تو پوری عدالت نعرہ تکبیر سے گونج اٹھی۔ منیر کہتا ہے "توہین عدالت!" یعنی اس سے عدالت کی توہین ہوتی ہے' تو شاہ جیؒ فرمانے لگے "توہین رسالت" یعنی جس طرح تم عدالت کی توہین قبول نہیں کر سکتے اسی طرح عطاء اللہ شاہ بخاری رسالت کی توہین کو قبول نہیں کر سکتا۔" وہ چپ ہو گیا اور آگے جواب نہیں دے سکا۔ کسی جلسہ میں شاہ جیؒ نے کہہ دیا تھا مرزا کافر ہے' حضرتؒ پر مقدمہ بن گیا' مولانا محمد شریف جالندھریؒ فرماتے تھے کہ جج کوئی مرزائی تھا' جب تاریخ پر جاتے تو کوئی نئی تاریخ دے دیتا۔ حضرت شاہ صاحبؒ تاریخ بھگتنے

کے لئے تشریف لے جاتے' میں ساتھ ہوتا' ایک چٹائی چھوٹی سی ساتھ لے جاتا' جس طرف دھوپ آتی تھی اس طرف سے ہٹا کر کے دوسری طرف ہو جاتے' سارا دن اسی طرح بیٹھے رہتے' عدالت کا وقت ختم ہو جاتا تو اگلے دن کی تاریخ دے دیتا' اس طرح اس نے بہت پریشان کیا لیکن تم نے نتیجہ دیکھ لیا! شاہ جیؒ تو اللہ کے پاس چلے گئے اور پیچھے غلام احمد کو کافر کہنے والی وہی عدالت تھی' عدالتوں نے بھی کہا' چھوٹی عدالتوں نے بھی کہا' بڑی عدالتوں نے بھی کہا' سپریم کورٹ نے بھی کہا اور پوری دنیا کے مسلمانوں نے بھی کہا کہ غلام احمد کافر ہے' میں ان نوجوان دوستوں کے بارے میں جن کو رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کے جلسہ کے اشتہار لکھنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے مبارکباد دیتا ہوں کہ ان کو تھوڑی سی نسبت حضرت امیر شریعتؒ کے ساتھ حاصل ہو گئی ہے' بس یہ تمہیدی باتیں میری ختم ہو گئیں' اب میں اصل بات شروع کرتا ہوں۔

مکہ کا ایک کافر تھا اس کا نام تھا' ابو صفوان (امیہ بن خلف) اور مدینہ شریف کے ایک سردار تھے ان کا نام تھا حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ مکہ شریف سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے جا چکے تھے۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ سے اجازت لے کر مکہ مکرمہ عمرہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ ان کی جاہلیت کے زمانے میں عادت تھی کہ وہ اپنے دوست ابو صفوان (امیہ بن خلف) کے پاس ٹھہرتے تھے۔ بخاری شریف کی دوسری جلد کے پہلے صفحے پر یہ حدیث ہے جس کو میں ذکر کر رہا ہوں۔ الفاظ کی کوئی کمی بیشی ہو گی' لیکن مفہوم یہی ہے جو میں عرض کر رہا ہوں۔ بخاری شریف کی دوسری جلد کے پہلے صفحے پر ہے کہ حضرت سعد بن معاذؓ امیہ بن خلف سے کہنے لگے کہ یار کوئی ایسا وقت تلاش کرو جس میں بیت اللہ شریف میں کوئی اور نہ ہو' اس وقت کوئی نہ جاتا ہو تا کہ میں تنہائی میں اپنے رب سے باتیں کر سکوں۔ وہ کہنے لگا بہت اچھا' دونوں دوپہر کے وقت چلے گئے۔ دوپہر اور وہ بھی وہاں کا دوپہر اور اب تو پکی اینٹیں لگی ہوئی ہیں' سفید پتھر لگے ہوئے ہیں' گرم ہی نہیں ہوتے' ابن بطوطہؒ نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ دوپہر کو میں بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے لئے چلا گیا' چلا تو گیا' جب میں نے مطاف میں قدم رکھا تو میرا پاؤں وہیں چپک گیا۔ بڑی مشکل سے میں نے پاؤں چھڑایا اور پیچھے لوٹ آیا' اس وقت کی بات ہے' ابو صفوان امیہ بن خلف نے ان کے طواف کے لئے وقت تجویز کیا بارہ بجے کا کیونکہ اس وقت کوئی نہیں ہو گا۔ وہاں جاتے ہوئے راستہ میں ابو جہل مل گیا۔ ابو جہل کہنے لگا یہ کون ہے؟ ابو صفوان امیہ بن خلف کہنے لگا یہ میرے دوست یثرب کے رہنے والے سعد ابن معاذؓ ہیں' ابو جہل اونچا نیچا کوئی لفظ کہنے لگا کہ تم نے ہمارے

باغیوں کو پناہ دے رکھی ہے اور آرام سے بیت اللہ کا طواف بھی کر رہے ہو۔ حضرت معاذؓ مدینے کے سردار تھے اور یہ مکے کا سردار تھا' دو سرداروں کی جنگ تھی' حضرت سعد ابن معاذؓ نے ڈانٹ کر فرمایا کہ زیادہ باتیں نہ کرو' تمہارا غلہ آتا ہے ملک شام سے میں ایک دانہ مکے نہیں پہنچنے دوں گا۔ ابو جہل تو چپ ہو گیا اور ابو صفوان امیہ بن خلف سعد ابن معاذؓ سے کہنے لگا کہ تم اس وادی کے چوہدری کو اس طرح جھڑکتے ہو' لوہا گرم تھا وہ بھی فرمانے لگے کہ زیادہ باتیں نہ کر' میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے سنا ہے کہ آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے کہ وہ تجھے قتل کریں گے' ان دونوں کی دوستی عہد جاہلیت سے چلی آ رہی تھی' لیکن ایمان اور کفر کا مسئلہ اپنی جگہ! دوسری طرف مرزا قادیانی آتھم کے لئے دعا کرتے رہے ہمعہ اپنی امت کے کہ یا اللہ آتھم مر جائے! یا اللہ آتھم مر جائے! یا اللہ آتھم مر جائے! وہ نہیں مرا۔ اندھے کنویں میں چنے پڑھوا کر پھینکوائے پھر بھی نہیں مرا' مرزا محمود کہتا ہے کہ میں نے کبھی محرم کا ماتم نہیں ایسا دیکھا جیسا کہ اس رات قادیان میں ماتم برپا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ غلام احمد اللہ پر اور اللہ کے رسول ﷺ پر بھی یقین نہیں تھا۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ کے کافروں کو بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یقین تھا' ان کی بدقسمتی ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہوئے' کوئی کافر ایسا نہیں تھا جو رسول اللہ ﷺ کو جھوٹا سمجھتا ہو۔ ایک دفعہ یہی ابو صفوان امیہ بن خلف اور ابو جہل تنہائی میں جمع ہوئے۔ ابو صفوان' ابو جہل سے کہنے لگا کہ بھائی ایک دل کی بات بتاؤ' کوئی سنتا نہیں' کوئی دیکھتا نہیں' میں ہوں اور تم ہو۔ سچ بتاؤ محمد ﷺ سچے ہیں یا جھوٹے؟ ابو جہل مسکرایا اور مسکرا کے کہنے لگا تو نے ان کو (حضرت محمد ﷺ کو) جھوٹ بولتے کب دیکھا ہے؟ بچپن سے لے کر اب تک ترپن (۵۳) سال ہو گئے ہیں' کبھی ان کے منہ سے غلط بات بھی سنی ہے؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ تو سچ بولا کریں اور اللہ کے حوالے سے جھوٹ بولیں؟ اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ مکہ کا کوئی کافر ایسا نہیں تھا جو حضور اکرم ﷺ کو سچا نہ سمجھتا ہو' لیکن ان کی بدقسمتی ان کے آڑے آئی' جیسا کہ مرزائیوں کا ایک فرد ایسا نہیں جو مرزا طاہر کو اور اس کے باپ مرزا بشیر الدین محمود کو اور اس کے دادا مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹا نہ سمجھتا ہو۔ لیکن ان کی بھی بدقسمتی آڑے آ گئی' میں نے لندن کے جلسہ میں کہا تھا اب بھی کہتا ہوں اور یہ ربوہ ہے امید ہے کہ مرزا طاہر اور اس کی ذریت کو میری یہ رپورٹ پہنچ جائے گی' میں نے کہا تھا کہ دوسرے لوگ تو دلائل کے ساتھ' قرائن اور قیاسات کے ذریعے غلام احمد کو' اس کے بیٹے مرزا محمود کو اور مرزا طاہر تجھے جھوٹا سمجھتے ہوں گے' لیکن میں قسم کھا کر اور منبر رسول ﷺ پر بیٹھ کر کہتا ہوں کہ مرزا طاہر تو حق الیقین کے ساتھ جانتا ہے کہ تو

جھوٹا ہے' تیرا باپ جھوٹا تھا' تیرا دادا جھوٹا تھا' سچوں کی علامتیں اور ہوتی ہیں۔ قادیانیو! جس طرح کفار مکہ کی بد قسمتی ان کے آڑے آ گئی تھی اور وہ ان کو ایمان لانے سے روک رہی تھی' تمہاری بھی بد قسمتی آڑے آ رہی ہے' ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے تو تم سب "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھ کر مسلمان ہو جاؤ اور غلام احمد پر لعنت بھیجو۔

میری ایک بات ختم ہو گئی اور وقت بہت تھوڑا ہے۔ مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب میں تقریر کرنے بیٹھتا ہوں تو گھڑی چھلانگیں لگاتی نظر آتی ہے اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ جب میری تقریر (کی تاریخ) رکھنی ہو تو کسی اور کی نہ رکھا کرو' تاکہ میں اپنی بات کھلی کہہ سکوں' تم نے میرے محمد ﷺ کا جلال بھی دیکھا' تم نے میرے آقا ﷺ کا جمال بھی دیکھا' کبھی اشتہار نہیں دیا' کبھی ڈھنڈورا نہیں پیٹا کہ امیہ (ابو صفوان امیہ بن خلف) میں تجھ کو قتل کروں گا۔ ایک بات سرسری ہو گئی تھی اور غلام احمد قادیانی نے ساری عمر ڈھنڈورا پیٹا' اشتہار چھاپے اور بات ایک بھی سچی نہیں نکلی۔ قادیانیو! میں یہاں منبر پر بیٹھا ہوں' ذمہ داری کے ساتھ بیٹھا ہوں' کتابیں لے آؤ اور ایک بات مرزا غلام احمد کی سچی ثابت کر دو۔ تم مرزا کی ایک بات سچی ثابت نہیں کر سکتے۔ تم بھی جھوٹے' تمہارا پیر بھی جھوٹا۔ الحمد للہ! میں بھی سچا' میرا پیر بھی سچا' میرا آقا ﷺ بھی سچا۔ ہم گالیاں نہیں نکالتے' تمہاری ہدایت کے لئے کہتے ہیں اور یہ بھی مجبوراً کہتے ہیں' ہمارے منہ سے مجبوراً نکلتا ہے کہ غلام احمد قادیانی سچا نہیں تھا' جھوٹا تھا' جھوٹوں کا پیر تھا۔ اس نے اسی بیاسی کتابیں لکھی ہیں اور تم نے اس کی کتابوں کے مجموعہ کا نام رکھا "روحانی خزائن"۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ میں جب حوالہ لکھتا ہوں اور روحانی خزائن لکھتا ہوں تو مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ بہر حال تئیس جلدوں میں روحانی خزائن کے نام سے مرزا غلام احمد کی کتابیں ہیں اور دس جلدوں میں اس کے ملفوظات کا مجموعہ ہے' اس کے ملفوظات کے ایک حصہ کا ایک ملفوظ سنا دیتا ہوں' کہتا ہے کہ "ہمارا وجود دو باتوں کے لئے ہے ایک شیطان کو مارنے کے لئے اور ایک نبی کو مارنے کے لئے۔" (نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ) یہ کونسا نبی ہے' یہ وہی نبی ہے جس کے بارے میں یہودی آج تک کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو قتل کر دیا۔ اب کس نے قتل کیا؟ ادھر یہودیوں کا دعویٰ ہے' ادھر قادیانیوں کا بھی دعویٰ ہے' لیکن یہ دونوں دعاوی جھوٹ ہیں' نہ یہودیوں کے ہاتھوں یہ واقعہ ہوا' نہ عیسائیوں کے ہاتھوں' قرآن کریم میں ہے "وقولهم انا قتلنا المسیح ابن مریم" ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو قتل کر دیا ہے یہودی کافر ہو گئے' قتل نہیں کیا تھا جھوٹ

بولتے ہیں لیکن اپنے اس قول کی وجہ سے کافر ہوگئے۔ غلام احمد نے بھی عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل نہیں کیا، لیکن دعویٰ ہے کہ ہم نے قتل کردیا، وہ بھی اس وجہ سے کافر ہوگیا، مرزا قادیانی تو قبر میں چلا گیا وہاں اپنا انجام بھگت رہا ہوگا، اس کے پیچھے جو چیلے چانٹے ہیں وہ دجال جب نکلے گا، اس کے ساتھ ہوں گے، اور حضرت عیسیٰؑ دجال کو قتل کریں گے اور مسلمان دجال کے چیلوں کو قتل کریں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کے "تمام کی تمام ملتیں اور تمام کے تمام مذاہب ختم ہو جائیں گے سوا اسلام کے۔" یہ برطانیہ والے بھی نہیں رہیں گے، امریکہ والے بھی نہیں رہیں گے، یہ ہندو، یہودیوں والے بھی نہیں رہیں گے، ایک مسلمان رہیں گے اور باقی تمام کے تمام کافر ختم ہو جائیں گے، یہ عیسیٰ علیہ السلام کے تشریف کی برکت ہوگی۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

خطاب! حضرت مولانا محمد اکرم اعوان صاحب

نحمده ونستعينه ونستغفره ونومن به ونتوكل عليه ۰ ونعوذ باالله من شرور انفسنا ومن سيات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلاهادى له ونشهد ان لااله الا الله وحده لاشريك له ونشهد ان سيدنا ومولانا محمداً عبده ورسوله ۰ اما بعد! فااعوذ باالله من الشيطان الرجيم ۰ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۰ فلا وربك لايومنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدو فى انفسهم حرجاممّا قضيت ويسلموتسليما ۰ سبحٰنك لاعلم لنا الاماعلمتنا انك انت العليم الحكيم ۰ مولا ياصل وسلم دائماً ابداً ۰ على حبيبك خير الخلق كلهم ۰

لائق صد احترام، حضرات علمائے کرام، بزرگان محترم، عزیزان گرامی السلام علیکم ورحمتہ اللہ! سامعین کرام حق وباطل کی آویزش سچ اور جھوٹ کی جنگ ابتدائے آدمیت سے ہے اور جب تک انسان دنیا میں ہے تب تک رہے گی۔ انسان کو بہت سی خوبیاں عطا کر کے اللہ کریم نے مخاطب فرمایا ہے: انسان جانوروں کی طرح محض جبلت کا پیروکار نہیں ہے اسے شعور وآگہی جیسی دولت بخشی گئی ہے اور وہ اس بات کا مکلّف ہے کہ حق وباطل میں تمیز کرے اور حق کا ساتھ دے اور باطل کو مٹانے کے لئے اپنی پوری

طاقت صرف کردے۔ حضرات گرامی! لوگوں نے خدا ہونے کے دعوے کیے کیسی عجیب بات ہے کہ زمین پر ایک عام آدمی کی طرح خاتون کے بطن سے جنم لیا' ایک بچے کی طرح بچپن گزارا' جوانی میں بھی نیند کے محتاج امراض کا خطرہ' بھوک اور پیاس کے محتاج' گرمی اور سردی سے چھپنے والے لوگ کہتے ہیں کہ میں رب ہوں' کمال ہے اگر اتنا بڑا جھوٹ بولا جاسکتا ہے تو کوئی بدبخت نبوت کا دعویٰ بھی کرسکتا ہے' لیکن یاد رکھیں بنیادی اصول نبوت کا کیا ہے' اور کیوں نبوت ختم کردی گئی' کیا سبب تھا' کیا وجہ تھی اور ختم نبوت کی دلیل ہمارے پاس کیا ہے' کتاب اللہ قرآن کریم میں کیا ہے' اللہ کی قدرت کیا نبی بنانے سے عاجز آگئی تھی' بارگاہ الوہیت میں کیا مناصب کم پڑگئے تھے۔ خالق کائنات کا تخلیقی عمل رک گیا تھا ایسی کوئی بات نہیں تھی' وہ ہر وقت ہر چیز پر قادر ہے۔

ختم نبوت کی حکمت

نبوت کی ضرورت کیا ہے' مقصد کیا ہوتا ہے نبی کے مبعوث کرنے کا' آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک تمام نبی جو دنیا میں تشریف لائے صرف دو کاموں کے لئے' ایک مخلوق کا رابطہ رب العالمین سے قائم کریں اللہ کی مخلوق کو عظمت الٰہی سے آگاہ کریں۔ توحید باری کے چراغ جلائیں اور بندوں کو اللہ کے روبرو کردیں' ایمان' عقیدہ' دوسرا کام ہوتا تھا نبی کا کہ ایمان لانے کے بعد خدا کی زمین پر نوع انسانی اس طرح سے بسر کرے جس طرح سے وہ پسند کرتا ہے' حقوق و فرائض کی وہ تعین بتائی جاتی' حقوق و فرائض اس طرح متعین کردیئے جائیں کہ ہر بنی آدم کو اس کے حق کا بھی پتا ہو اور ہر انسان کو اس کی ذمہ داری کا احساس بھی ہو' اور پھر اس نظام حقوق و فرائض کو جاری و ساری کیا جائے۔ انبیاء نے حکومتیں بھی کیں' انبیاء کے خادم بادشاہ بھی ہوئے' دو ہی طریقے رہے ہیں یا حکومت خود نبی کے پاس چلی گئی یا حکمران نبی کے تابع ہوگئے اور نظام الٰہی کو نافذ کردیا۔ اگر یہ نہیں ہوسکا تو انبیاء نے باطل کے ساتھ سمجھوتہ نہیں کیا پھر انبیاء شہید ہوگئے اور بنی اسرائیل کی تاریخ میں موجود ہے کہ ستر ستر نبی نے ایک ایک دن میں جام شہادت نوش فرمایا۔

عالمگیر نبوت

حضرات گرامی! آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک جتنے نبی رسول' جتنی شریعتیں' جتنے دین آئے ہر دین ایک مخصوص قوم کے لئے ہوتا تھا' ہر دین ایک مخصوص علاقے کے لئے ہوتا تھا اور

ہر دین ایک خاص وقت تک کے لئے ہوتا تھا' ذات باری تعالیٰ میں چونکہ کوئی تبدیلی نہیں' عقائد میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں آئی' وہ "لاالہ الا اللہ" آدم علیہ السلام نے بتایا وہی " لاالہ الا اللہ "عیسیٰ علیہ السلام تک ہے' لیکن احکام تبدیل ہوتے رہے' عبادت کے احکام تبدیل ہوتے رہے' معاملات کے احکام تبدیل ہوتے رہے اور پھر ختم نبوت کا سورج طلوع ہوا یہ ساری روشنیاں" بانك شمس والانبیاء کواکب "انسانیت میں جو ظلمت رات تھی اس کا سینہ چیرنے کے لئے مختلف جگہوں پر اللہ تعالیٰ مختلف نورانی ستارے جگمگاتا رہا' ہر ستارے نے اپنی روشنی بکھیری اور ظلمتوں کا سینہ چیرا' لیکن طلوع فجر بھی تو ہونا تھا' سورج کو بھی آنا تھا اور شاعر نے کیا خوب کہا" بانك شمس والانبیاء کواکب "انبیاء کرام علیہم السلام نورانی ستاروں کی طرح چمکتے رہے لیکن جب آپ ﷺ آئے تو سورج طلوع ہو گیا۔

حضرات! جب حضور ﷺ مبعوث ہوئے تو تاریخ انسانی میں پہلی دفعہ ہوا کہ ساری انسانیت کے لئے اللہ کا اکیلا رسول اور نبی مبعوث ہوا۔ ساری انسانیت کو عقیدے کی تعلیم دینا بھی منصب محمد رسول اللہ ٹھہرا' اور روئے زمین پر بسنے والی مختلف اقوام ان کے رنگ مختلف' قد مختلف' مزاج مختلف' علمی استعداد مختلف' رسومات مختلف' زبان مختلف' علاقے مختلف' لباس مختلف' لیکن دین ایک' یہ اتنی عجیب بات ہے کہ اتنے اختلاف میں معاملات ایک جیسے ہوں گے' لین دین' نکاح وطلاق ایک جیسا ہوگا' مقدمات ایک طرح سے فیصل ہوں گے' اور یہ سب سے بڑا معجزہ ہے محمد رسول اللہ ﷺ کا کہ ایسا ضابطہ حیات دیا جس نے ثابت کر دیا کہ روئے زمین پر سب سے بہترین ضابطہ حیات اور قابل عمل وہی ضابطہ ہے۔ حضرات میں چیلنج کیا کرتا ہوں اور میں آج بھی چیلنج کرتا ہوں دنیا میں جتنی اچھائیاں کسی قوم کے پاس ہیں وہ امریکی قانون میں ہیں یا برطانوی نظام میں یا جاپان کے پاس ہیں چین کے پاس ہیں یا افریقہ کے پاس ہیں' بے شک وہ محمد رسول اللہ ﷺ سے پہلے کسی قوم کی اچھائی لا کر دکھا دو' تاریخ تو موجود ہے' تاریخ تو کسی کا لحاظ نہیں کرتی' مغرب والا اپنی تاریخ کو Dark eges کہتا ہے اندھے زمانے' اندھیروں کے زمانے' مغرب والے خود اپنے لئے وی وائلڈ کا لفظ استعمال کرتے ہیں' وحشی مغرب' یورپ کے مکین غاروں میں رہتے تھے انہیں غاروں میں رہنے والے لوگ کہا جاتا ہے' جو خوبی جہاں بھی ہے زمین پہ اس کا ظہور ہوا محمد رسول اللہ ﷺ کی برکت سے' اور کیا عجیب بات ہے کہ جلوہ نما تو ہوئے جزیرہ نما عرب میں' لیکن خدا آشنا کر دیا روئے زمین پر جس نے کلمہ پڑھا' ایسی عجیب بات ہے کہ حضور ﷺ کا جلوہ اور ظہور پذیر ہوا جزیرہ نما عرب میں مکہ مکرمہ' مدینہ منورہ میں لیکن زمین پر جس کسی نے جہاں کہیں کلمہ پڑھا اسے معرفت الٰہی نصیب ہو گئی۔

غلام احمد قادیانی کا موازنہ محمد رسول اللہ ﷺ سے نہیں کیا جاسکتا‘ اصولاً یہ بات مناسب ہی نہیں ہے کہ جو ہستی نور انسانی کو خدا آشنا کررہی ہے اس کا موازنہ اس سے کیا جائے۔ آپ نے پیش گوئیاں پڑھی سنی ہوں گی مرزا کے جانشین نے پیش گوئی کی کہ گاؤں کے فلاں کنوئیں سے کتا برآمد ہوگا‘ نبی کتے کی تلاش میں کیا کرتا پھرتا ہے کنویں سے کتا برآمد ہوگا یہ نبی ہونے کی کیا دلیل ہے‘ بہر حال معجزہ کا اعلان تھا نبی کا اعلان تھا‘ مدعی نبوت کا اعلان تھا علی الصبح دیکھنے والے نکلے مرزا کی جماعت بھی نکلی تو راستہ میں ایک بوڑھا قصاب ملا جو کتا گھسیٹ رہا تھا‘ وہ بدبخت سو گیا تھا کہیں‘ پکڑا گیا‘ پوچھا اس نے کہا مجھے اتنے پیسے دیئے گئے تھے کہ کنویں میں رات کو کتا پھینک آؤ آنکھ نہیں کھلی دیر ہوگئی‘ اب اس سطح کے ایک خبیث کو اس طرح کے ایک سطحی آدمی ایک ذلیل آدمی کا‘ کون موازنہ کرے شمع رسالت ﷺ سے جس نے جہاں کو روشن کیا اور کرتا چلا جارہا ہے اور کرتا رہے گا۔ سارے سورج آئے اور غروب ہوگئے‘ ہمارا سورج طلوع تو ہوا کبھی غروب نہیں ہوگا۔ (نعرے)

حضرات! نبوت اس لئے ختم کردی گئی کہ بعثت آقائے نامدار پر اللہ کا ایک بندہ جب روئے زمین پر کوئی اللہ سے واقف نہیں اس بوڑھے آسمان کو یاد ہے کہ اللہ کا ایک بندہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلان فرماتا ہے ”ایھاالناس“ اے لوگو! تم جہاں کہیں بھی ہو“ انی رسول اللہ الیکم جمیعا “ میں تم سب کے لئے اللہ کا رسول ہوں۔ عقل ساتھ چھوڑ جاتی ہے‘ عقل میں یہ جرات نہیں ہے کہ نہ ٹیلی فون ہے‘ نہ تار ہے‘ نہ اخبار چھپتا ہے‘ کتاب ہے نہ گاڑی ہے‘ نہ موٹر ہے‘ یہ اعلان نبوت مکے کے ان سنگلاخ پہاڑوں سے نکل کر روئے زمین تک پہنچے گا کیسے؟ عقل سے پوچھ اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے‘ یہ عفت سے پوچھو تو عشاق محمدی نے وصال نبوی کے سال کے اندر اندر روئے زمین پر اسلام عملاً نافذ کردیا گیا۔ عقل کھڑی دیکھتی رہ گئی اور یورپ سے لے کر افریقہ تک چین سے لے کر ہسپانیہ تک‘ ارے یہ تو سورج حیران ہوگیا تھا کہ میں ڈوبتا ہوں تو لوگ آذانیں دیتے ہیں ادھر سے جاکر طلوع ہوتا ہوں تو بندے وضو کررہے ہوتے ہیں۔ زندگی میں سورج حیران ہے کہ دن میں جس خطے سے گزرتا ہوں اسی خطے میں کوئی اذان کہہ رہا ہے کوئی سجدہ کررہا ہے‘ کوئی وضو کررہا ہے اور مزے کی بات یہ ہے کہ ظالم کو بھی کبھی کبھی اگر عدل نصیب ہوا ہے تو اس نظام کے تابع آکر جو محمد رسول اللہ ﷺ لے کر آئے۔ اللہ رب العالمین ہے اور رب وہ ہوتا ہے جو ہر ضرورت مند کی ہر ضرورت ہر جگہ ہر حال میں ہر وقت پوری کررہا ہو۔ نبوت انسان کی ضرورت تھی کہ اللہ رب العالمین ہے اس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرماکر نوع انسانی کی ضرورت

پوری کردی' ختم نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ بعثت محمد رسول اللہ ﷺ نے قیامت تک ہمیشہ کے لئے نوع انسانی کی ضرورت پوری کردی اور ایک لازوال ضابطہ حیات دیا جو نہ ملکوں کی حکومتوں میں مقید ہے اور نہ زمانے میں مقید ہے۔ جب تک اور جہاں تک اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ کافروں کے پاس اگر کوئی خوبی ہے تو وہ اس طرح سے ہے جس طرح حضور ﷺ نے تعلیم فرمائی' یا تاریخ سے ظہور اسلام سے پہلے کسی کا کوئی کمال نکال کر دکھایئے۔

حضرات! اب بنی آدم کی یہ ضرورت پوری ہو گئی اسلام کی حکومت قائم ہوئی' وصال نبوی کے بعد اجماع امت ہوا سب سے پہلا اجماع خلافت ابوبکر صدیق ؓ پر' ساتھ ہی معاملہ پیش آگیا مسیلمہ کذاب کی جھوٹی نبوت کا' اور چالیس ہزار جنگی جوان اس کے پاس تھے اور پہاڑی علاقے کا رہنے والا تھا اور اس کی قوم بڑی جنگجو تھی۔ مدینہ منورہ تو چھوٹی سی ریاست تھی' تھوڑی سی آبادی تھی اور اتنی فوج نہیں تھی اور پھر کسی نے باپ دفن کیا ہو گا۔

میرے محترم دوستو! ہم نے بھائیوں کو دفن کیا ہے' بیٹے دفن کرنے پڑے' کیا حال ہوتا ہے اس بوڑھے باپ کا جو بیٹا لحد میں اتار رہا ہو' کڑیل بھائی جب کندھوں پر اٹھانا پڑے۔

صحابہ ؓ کی حضور ﷺ سے محبت

لیکن ان کو دیکھو جنہوں نے محمد رسول اللہ ﷺ کو لحد میں اتارا کیا حال ہوا ہو گا ان کے قلوب کا جو ایسے دیوانے تھے کہ ایک صحابی رات کو گھر جانے کے لئے ان کا ننھا سا بچہ آتا ہے انہیں ہاتھ سے پکڑ کر لے جاتا ہے' فجر کو چھوڑنے کے لئے ہاتھ پکڑ کر لے آتا ہے' اور سارا دن ٹھیک ٹھاک کام کرتے ہیں کسی نے پوچھا حضرت یہ کیا وجہ؟ آپ کو رات کو نظر نہیں آتا انہوں نے کہا جب عشاء پڑھا کر حضور ﷺ حجرہ مبارک میں تشریف لے جاتے ہیں تو میں اپنی آنکھ بند کر لیتا ہوں' آپ ﷺ کے بعد کسی پر نگاہ ڈالنا گوارہ نہیں کرتا' اور بچہ لے آتا ہے اور میں تب تک آنکھ بند کر کے انتظار کرتا ہوں جب تک حضور ﷺ حجرہ مبارک سے برآمد ہوں میں پہلی نگاہ بھی حضور ﷺ پر ڈالتا ہوں۔ بڑے لوگوں نے محبتیں کی ہوں گی' لیکن جو محبت صحابہ کرام ؓ نے کی' اس کی مثال تاریخ انسانی میں نہیں ملتی' اور پھر انہیں' انہیں دیوانوں کو لحد مبارک بنانا پڑی' کیا کیفیت ہو گی ان کی' لیکن ان کا جذب ٹوٹ گیا جب مسیلمہ نے اعلان نبوت کیا کہا گیا اس کے ساتھ بڑی فوج ہے بڑے جنگجو ہیں' لیکن نہیں چیلنج ہو محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کو' اور اسباب و وسائل دیکھیں جو پاس ہے جھونک دو یہ دوسرا اجماع تھا خلافت صدیق ؓ کے بعد دوسرا اجماع امت تھا کہ جو پاس ہے جھونک دو فتح

وشکست اس کے پاس ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے' بزرگوں کے جو آج بھی قوم کی قیادت اس حال میں فرمارہے ہیں' لیکن کیا ابھی یہ وقت نہیں آیا کہ شریعت اسلامیہ اس کا محاسبہ کرے کیا وہی انگریز جس نے یہ جھوٹی نبوت کا پودا لگایا اسی کا دیا ہوا نظام قانون جو ہے اس کے ساتھ ہم لڑتے رہیں گے اور چودہ کروڑ مسلمانوں کے ملک میں وہ نظام نہیں آئے گا جو دین کے ایک ایک رکن کے منکر کا محاسبہ کرے کچھ لوگوں نے زکواۃ سے انکار کر دیا اور تیسرا اجماع ہوا تھا کہ منکرین زکواۃ کے ساتھ جہاد ہوگا' آج ساری شریعت معطل ہے سارے نظام قرآن وسنت معطل ہیں سارے کا سارا قرآن معطل ہے آج جب بات کی جاتی ہے تو اس کا مذاق اڑایا جاتا ہے آج جب دین کی بات ہوتی ہے تو اس کا تمسخر اڑایا جاتا ہے اس کا مذاق اڑایا جاتا ہے آپ کی عدالتوں میں قادیانی جج بیٹھے ہیں۔ آپ کی فوج میں قادیانی جرنیل بیٹھے ہوئے ہیں آپ کی کابینہ میں قادیانی بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ جن کا اعلان شمشیر وسنان طاوس ورباب تھا وہ ملک میں حکومت کر رہے ہیں کیوں؟ اس لعنتی اور انگریزی نظام کے طفیل۔

مرزا اور جھوٹ

حضرات! مرزے کو جھوٹا کہنے سے جھوٹ بھی شرمندہ ہوتا ہے جھوٹ کے پاس بھی کوئی ایسا ذلیل ورسوا بندہ اس سے پہلے نہیں ہوگا۔ اس پر جھوٹ کو بھی شرمندگی ہوتی ہوگی کہ اتنا بڑا تو میں نہ تھا' لیکن میں بھی جانتا ہوں جھوٹا ہے آپ بھی جانتے ہیں جھوٹا ہے۔ قادیانی خود بھی جانتے ہیں جھوٹا ہے لیکن اس کے جھوٹ پر عدالتی کارروائی کیوں نہیں ہوتی' عدل آگے کیوں نہیں بڑھتا' نظام ریاست اس کی خبر کیوں نہیں لیتا' کیا یہ مسلمانوں کی ریاست نہیں ہے؟ کیا اس زمین کے لئے جن لاکھوں لوگوں نے جانوں کا نذرانہ دیا اس لئے دیا کہ کذاب یہاں دندناتے رہیں' کیا اس لئے دیا کہ عظمت صحابہؓ پامال ہوتی رہے' کیا اس لئے دیا کہ قرآن وسنت کا مذاق اڑایا جاتا رہے۔

حضرات گرامی! مولانا اشرف علی تھانویؒ بدعات کی بات چلتی تو ارشاد فرماتے کہ ہر بدعت کی سنت کو گرا کر بنیاد رکھی جاتی ہے کہ میری بات مانو حضور ﷺ کی نہ مانو' نبی کے مقابلے میں اپنی بات منوانا چاہتا ہے اگر ہر مدعی کا جرم یہ ہے تو جو لوگ پوری شریعت پس پشت ڈال دیں اور کہیں جی قرآن وحدیث کو چھوڑ دو ہمارے ساتھ بات کرو ہم انصاف کریں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ کے دیئے ہوئے عدل کے علاوہ بھی کوئی عدل ہے اس عادل کے علاوہ بھی کسی کو ہم عادل مانیں تو بنیاد ہی مشرکانہ ہوگئی' بنیاد پر ہی ہم مشرک ہوگئے' مسلمانی کا جھگڑا کہاں رہا۔

حضرات گرامی! اب وقت آگیا ہے کہ اس ریاست کے نظام کو کلمہ پڑھایا جائے۔ اس ریاست کی عدالتوں میں عدل اسلامی کو لایا جائے۔ اس ریاست کے معاشی نظام میں اسلام کو لایا جائے۔ اس ملک پر اللہ تعالیٰ کی حکومت الہیہ قائم کی جائے' اور اس حکومت کا کام ہے کہ وہ فیصلہ کرے سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے اور پھر جھوٹ کی سزا کیا ہے؟ شریعت اسلامی کہتی ہے کہ کوئی شخص نبوت کا دعویٰ تو کرتا ہے اس کی بات رہنے دو جو اس سے نبوت پر دلیل پوچھتا ہے وہ مرتد' واجب القتل ہے' جس نے جھوٹا دعویٰ کیا اس کی بات تو بہت آگے چلی گئی کوئی اس سے یہ پوچھے کہ مجھے یقین دلاؤ تمہارے پاس نبوت کی دلیل کیا ہے' یعنی کس کنوئیں میں کتا گرا ہتاؤ' وہ بھی مرتد اور واجب القتل ہے' تو پھر روز روز کے شور سے اتنی کھری شریعت کو میدان میں کیوں نہیں لاتے؟ عدالتوں میں قانون اسلامی اور شریعت کو لائے بغیر یہ خباثتیں ختم نہیں ہوں گی۔

ختم نبوت

حضرات گرامی! اللہ نے بہت مہربانی فرمائی اور بڑے بڑے عظیم مجاہدوں نے ساری عمریں لگا کر اس کافر اور ظالم قانون کو بھی ماننے پر مجبور کر دیا۔ کہ یہ کافر ہیں' یہ کتنی عجیب بات ہے کہ جس ظالم نظام نے یہ پودا لگایا تھا' علمائے حق اور مجاہدین حق کی سرفروشیوں نے خود اس کو ماننے پر مجبور کر دیا کہ یہ کفر ہے' لیکن وہ یہ کہہ کر کہ یہ کافر ہیں پھر خاموش ہو گیا' پھر سارے ملکی مفادات انہیں کے ہاتھ میں دیتا ہے اور ہر کرسی پر انہیں کو بٹھاتا ہے اور ہر شعبہ میں انہیں کو لاتا ہے اور یہ تب تک ظلم ہوتا رہے گا جب تک اس ظالمانہ نظام کی بیخ کنی اکھیڑ کر اسلام کا نظام نافذ نہیں کر دیا جاتا۔ حکومت شریعت بل لاتی ہے میں سمجھتا ہوں شریعت سے جو مراد ہے حکومت کی لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ حکومت سے غلطی ہو گئی ہے۔ شریعت وہ نہیں ہے جو حکومت کے ذہن میں ہے شریعت وہ ہے جو قرآن و سنت کا منشا ہے' حکمرانوں کے ذہن میں ہو گا کہ انہیں کوئی کھلونا دے دیں گے مقامی سطح پر صلوٰۃ کمیٹی بن گئی' زکوٰۃ کمیٹی بن گئی' لوکل کونسلیں میاں بیوی کے جھگڑے کا فیصلہ کر دیں۔ شریعت نافذ کر دیں' نہیں حضور شریعت اوپر سے نافذ ہونا شروع ہو گی ہر ڈاکو کے گلے میں پھندا ہو گا' قوم کے ہر غدار کے گلے میں پھندا ہو گا' نبوت کے ہر گستاخ کی گردن کاٹی جائے گی۔ اب پتہ چلے گا کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے' اور حق کا منہ چڑانا جو ہے اس کا اعزاز کیا ہے؟ حضور یہ بات دور سے چلے گی جنھوں نے لوٹ کر پیٹ بھرے ہوئے ہیں اور مفلس اسلام آباد کی سڑکوں پر دھوپ سے مر جاتا ہے' اندازہ کریں اسلام آباد شہر کو دیکھیں جس کی سڑکوں پر کھربوں روپے لگ گئے جس میں ہر گھر شیشے کا ہے

جہاں کتے بھی بسکٹ اور قیمہ کھاتے ہیں' وہاں لاش ملی ڈاکٹروں نے پوسٹ مارٹم کر کے بتایا کہ یہ بیچارہ دس دن بھوکا رہ کر مرا ہے۔

اسلامی عدل

شریعت یہ برداشت نہیں کرے گی اس نے تو فاروق اعظمؓ سے بھی کہہ دیا تھا' آپ نے فرمایا کہ دجلہ کے کنارے کوئی کتا بھی بھوکا مر گیا تو خطاب کا بیٹا پکڑا جائے گا' یہ کیسی اسلامی ریاست ہے کہ جہاں کتے تکیوں پہ بیٹھتے ہیں ائیر کنڈیشنروں میں بیٹھتے ہیں اور مسلمان (العیاذ باللہ) جو دس پندرہ دن بھوکا رہا' تڑپ تڑپ کر موت آئی ہو گی اس سارے ظلم کا ذمہ دار کون ہے' وہ ملک جہاں لوگ آدھا کھاتے ہیں اور آدھا ضائع کر دیتے ہیں' اور آدھا کوڑا کرکٹ میں پھینک دیتے ہیں۔ وہ ملک جہاں طبقہ امراء کے کتے بھی ولائتی پانی پیتے ہیں۔ اس میں مسلمانوں کا یہ حال ہے تو باقی دنیا میں کیا ہو گا۔ ارے ایک بات نہیں ہے یہاں' یہاں بے شمار باتیں ہیں اور ساری منتظر ہیں اس عادلانہ نظام کی جو محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین لائے' یہ جھوٹی نبوتیں تو گھڑی اس لئے گئیں کہ ساری جھوٹی نبوت کا زور اس بات پر تھا کہ جہاد چھوڑ دیا جائے۔ الحمدللہ! جہاد مسلمان سے کبھی نہ چھوٹا اور نہ کبھی چھوٹے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جہاد فرض ہوا ہے' اب یہ قیامت تک رہے گا' بات صرف اتنی ہے کہ گذشتہ نصف صدی سے ہر دروازہ ہم نے کھٹکھٹایا' ہر کوشش علمائے کرام نے کی' ہر جگہ مجاہدین اسلام نے خون دیا' دنیا کا کون سا خطہ ہے جہاں عظمت اسلام کو خون کی ضرورت پیش نہیں آئی اور اس خطے کے مسلمانوں نے اپنے جوان بیٹے پیش نہیں کئے' لیکن ہماری بدنصیبی کہ ہم یہ سمجھ نہ سکے ہمیں یہ ادراک نہ ہو سکا' کہ یہاں تو کفر براجمان ہے ایوان سلطنت میں' روئے زمین پر ہماری دی گئی قربانیوں کا حاصل کیا ہو گا' جب تک یہاں سے کفر کو رخصت نہیں کیا جاتا' الحمدللہ اگر حکومت شریعت بل لاتی ہے تو حکومت شریعت نافذ کرے' ہم اس کے ساتھ ہیں' لیکن ہم یہ نہیں کہتے کہ اگر یہاں سے کوئی پیچھے ہٹنے کی کوشش کرے گا اسے بتا دیں گے کہ پیچھے راستہ نہیں ہے اب آگے جانے کا راستہ ہے۔ (نعرے) شریعت سے پیچھے ہٹنے والے یا ہماری لاشوں سے گزرنا ہو گا یا ہم ان کے لاشوں پر سے گزر جائیں گے' شریعت کو نافذ کر کے ہم منکرین ختم نبوت کا مسئلہ قرآن و سنت کی شرعی عدالتوں کے پیش رکھیں گے' ان کے سامنے رکھیں گے ہم قرآن و سنت سے درخواست کریں گے ہم اجماع امت سے درخواست کریں گے ہم سلف صالحین سے درخواست کریں گے ہم علماء امت سے درخواست کریں گے کہ جو قرآن کہتا ہے وہ فیصلہ کیا جائے' وہ گردن کاٹتا ہے اڑا دو' کذاب کو سولی دیتا ہے لٹکا دو' ایک یہ نہیں وہ بے شمار فتنے جو جونکوں کی طرح

مسلمانوں کے دامن سے چمٹے ہوئے ہیں انشاء اللہ العزیز ایک ایک کر کے سب سے شفا ہوگی کہ اس کا اعلان نظام مصطفیٰ ﷺ اور یہ یاد رکھ لیجئے کہ دنیا میں اسلامی نظام حیات کے باہر کوئی بلا ہے ہی نہیں 'اب بات رہے گی ہماری نیکی' تقویٰ' اور دین کی تو اللہ کریم فرماتے ہیں" فلا وربك لا یومنون" حضرات یہ بڑی سخت بات ہے اللہ کریم فرماتے ہیں اور قسم دیتے ہیں رب محمد کی قسم لیتے ہیں ارے میرے نبی ﷺ اس رب کی قسم جس نے تجھے دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا" لا یومنون" یہ لوگ مومن نہیں ہوسکتے' مولوی 'پیر' عام آدمی' عالم' ان پڑھ' مجاہد' سپاہی' ماسٹر' منشی' کوئی فرمایا کوئی بھی نہیں' راستہ تو ہوگا ایمان کا' فرمایا: بیشک" حتی یحکموک فیما شجر بینهم" اپنے نظام عدل کو تیرے قدموں میں ڈال دیں۔ تجھے اپنا عادل مان لیں' اپنا حاکم مان لیں اپنا فیصلہ کرنے والا مان لیں۔ رواج یہ ہے کہ رب العالمین نے شرط یہ لگائی ہے کہ مجبوراً مان لیں گے تو بھی میں مومن نہیں مانوں گا" ثم لا یجدون فی انفسهم حرجا مما قضیت "دل سے جانے اور تیرے فیصلے کا ان کے دل میں کوئی اعتراض نہ آئے" ویسلموا تسلیما" اور ایسا مانیں کہ ماننے کا حق ادا کردیں' حضرات گرامی! شرط ایمان یہ ہے کہ نظام شریعت اسلامیہ کو نافذ کیا جائے اور ان سارے مقدموں کا آخری اور حتمی فیصلہ وہ عدالتیں کریں گی جو کسی لال کتاب سے نہیں اللہ کی کتاب سے کسی مغرب فکر سے نہیں محمد رسول اللہ ﷺ اور قرآن و سنت سے اس کی تشریح چاہیں گی اور اب انشاء اللہ ایسا ہوگا۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین ۔

خطاب! قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب

الحمدللہ نحمده ونستعينه ونستغفره ونومن به ونتوكل عليه ونعوذبالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهديه الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له ونشهد ان لا اله الاالله وحده لاشريك له ونشهد ان سيدنا ومولانا محمداً عبده ورسوله ۔ صلى الله تعالى علىٰ خير خلقه محمد وعلىٰ آله وصحبه وبارك وسلم تسليماً كثيراً كثيرا، اما بعد۔ فاعوذ باالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم ۔ يريدون ليطفئونورالله بافواههم والله متم نوره ولوكره الكفرون ۔ هوالذى ارسل

رسوله باالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولوکره المشرکون۔ صدق اللہ العظیم۔

حضرات علمائے کرام' بزرگان محترم' میرے دوستو اور بھائیو! میرے لئے نہایت سعادت کی بات ہے کہ اس مبارک اجتماع میں مجھے بھی شریک ہونے کے قابل سمجھا گیا۔ اللہ رب العالمین اس اجتماع کو قبول فرمائے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اللہ توفیق مزید عطا فرمائے کہ عقیدہ ختم نبوت کے لئے وہ مزید تر کام کر سکے اور فتنہ قادیانیت کا تعاقب کر سکے۔ یہ ہم سب کی خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان علمائے کرام کے ساتھ نسبت عطا کی ہے اور ہماری زندگی کو ان علماء کے ساتھ وابستہ کیا ہے۔ یہی سب سے بڑی بات ہے کہ کم از کم میں ان اعزازات اور خطابات ۔ سے جو آپ مجھے سٹیج سے عطا فرما رہے ہیں اس سے کسی بھی خوش فہمی یا غلط فہمی میں مبتلا ہونے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ میں آپ کا خادم ہوں اور خادم کی حیثیت سے رہنا چاہتا ہوں اور جو خدمت کی توفیق اللہ تعالیٰ عطا کریں اس کو اپنے لئے بہت بڑا ذخیرہ سمجھتا ہوں اللہ قبول فرمائے۔

میرے محترم دوستو! جناب رسول اللہ ﷺ جس معاشرے میں مبعوث ہوئے وہ ایک قبائلی معاشرہ تھا۔ کوئی قانون اور ضابطہ لوگوں کے پاس نہ تھا۔ جہالت کی تاریکی ہر سمت پھیلی ہوئی تھی اور اس وقت طاقت کا معیار یہ ہوتا تھا کہ جس خاندان یا جس قبیلے کے جوان زیادہ ہوتے تھے اور جس کے پاس جوانوں کی افرادی قوت ہوا کرتی تھی تو یہ اس قبیلے اور اس خاندان کی طاقت کا معیار تصور کیا جاتا تھا۔ چنانچہ کافر سرداروں نے اپنی قوموں اور اپنے قبیلوں کو اور اس معاشرے کے لوگوں کو اسی بات پر اطمینان دلانے کی کوشش کی کہ حضرت محمد ﷺ کی نرینہ اولاد جوان تو ہوئی نہیں جو ان کی پشت پناہی کرے۔ اس کے مشن کو تقویت دے سکے اور جس آدمی کی اپنی افرادی قوت نہ ہو اپنی اولاد نہ ہو' ان کی باتیں ان کی حیات تک ہیں اس کے آگے اس کی کوئی حیثیت نہیں آپ فکر نہ کریں۔ یہ شخصیت اگر دنیا سے چلی جائے گی تو معاملہ ختم ہو جائے گا۔ فکر کی کوئی بات نہیں' اللہ تعالیٰ نے ان مشرکوں و کافروں کے اس خیال کو دور کر دیا کہ کسی عقیدے کسی نظریہ اور کسی فکر کی بقاء کا سبب اپنا نسب نہیں اپنا قبیلہ نہیں کسی عقیدہ اور کسی فکر کا سبب خونی رشتہ نہیں۔ "ماکان محمد ابا احدمن رجالکم "تم میں سے بالغ مردوں کے وہ باپ نہیں ہیں۔ ولکن رسول الله "خونی رشتہ کے حوالے سے وہ آپ لوگوں کے باپ نہیں لیکن روحانی رشتہ کے حوالے سے تو آپ کے باپ ہیں۔ اور وہ روحانی باپ ہیں لیکن ان کا حق اپنی روحانی اولاد پر خونی رشتہ کے باپ سے بھی زیادہ ہے۔ آپ دیکھئے کہ تمام امت اس پر متفق ہے کہ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات امت کے لئے حقیقی ماں

کا حکم رکھتی ہیں ان کی حیثیت کا تعین کر دیا۔ خونی رشتے میں وہ کسی اور کے باپ نہ سہی "ولکن رسول اللہ "پیغمبر کی حیثیت میں وہ امت کے باپ ہیں۔ "ولکن رسول اللہ "اور آگے فرمایا "وخاتم النبیین "خاتم اضافت نبی کے حوالے سے کی اور خاتم کی اضافت رسول کے حوالے سے نہیں کی اور حضور ﷺ نے بھی جب اپنے بارے میں فرمایا تو فرمایا کہ "انا خاتم النبیین "اس لئے کہ علماء رسول اور نبی کے مفہوم میں فرق کرتے ہیں۔ رسول کا مفہوم خاص ہے اور نبی کا مفہوم عام ہے۔ جب کوئی پیغمبر نئی شریعت لے کر آئے تو رسول کا اطلاق سب اسی پر ہوتا ہے۔ لیکن نبی اپنے مفہوم میں عام ہے۔ چاہے نئی شریعت لائے چاہے پچھلے پیغمبر کی شریعت امت کے سامنے پیش کر دے۔ خاتم کی اضافت اس لفظ کی طرف کی گئی جس لفظ کے مفہوم میں عموم ہے یعنی نئی شریعت کے حوالے سے بھی اب کوئی پیغمبر نہیں آئے گا اسی طرح کوئی پیشوا پیغمبر کی شریعت لے کر بھی کسی انسان کے پاس نہیں آئے گا۔ راستہ مکمل طور پر بند کر دیا۔ خاص معنوں میں بھی وہ آخری پیغمبر ہیں اور عام معنوں میں بھی وہ آخری پیغمبر ہیں۔

فتنہ قادیانیت

لہٰذا اگر آج مرزا غلام احمد قادیانی دعویٰ کرتا ہے کہ میں نئی شریعت لے کر دنیا کے سامنے آیا ہوں۔ تو اس معنی میں بھی اس کا دعویٰ جھوٹا ہے اور اگر کہے کہ میں نبی ہوں لیکن نئی شریعت نہیں لایا تب بھی جھوٹا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب پاکستان کی پارلیمنٹ نے اس مسئلہ پر بحث کی اور ایک آئینی ترمیم پاس کی گئی اس میں یہی کہا گیا کہ کوئی بھی شخص کسی بھی مفہوم میں اور کسی بھی تشریح کے ساتھ نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور پارلیمنٹ کا وہ فیصلہ آج بھی آئین کا حصہ ہے۔

پارلیمنٹ کی بالادستی

جو پارلیمنٹ کی بالادستی کے دعویدار ہیں اور پارلیمنٹ کے فیصلہ کو اس ملک کے عوام کا فیصلہ سمجھا جاتا ہے وہی مغربی دنیا آج بھی پاکستانی پارلیمنٹ کے اس فیصلہ پر معترض ہے اور مسلسل دباؤ ڈال رہے ہیں کہ ایک اقلیت کے انسانی حقوق کو تم نے پامال کر دیا ہے جب وہ ایسی بات کرتے ہیں تو مجھے ان پر تعجب ہوتا ہے کہ کتنی معصومیت کے ساتھ اقلیتوں کے تحفظ کی بات کی جاتی ہے لیکن جب وہ اقلیتوں کے حقوق کی بات کرتے ہیں تو ان کے ذہن سے یہ بات اتر جاتی ہے کہ کیا اکثریت بھی انسان ہیں یا نہیں اور ان کے بھی کوئی حقوق ہیں یا نہیں؟ یہاں پر بڑی چالاکی کے ساتھ وہ اقلیت کے حقوق کا لفظ تو استعمال کرتے ہیں لیکن اقلیت کے حقوق کی بات کر کے جب ملک کی اکثریتی آبادی کے حقوق کو تلف کیا جائے گا اس کا مداوا کون کرے گا؟

اور پھر عدالت میں چاہے وہ جنوبی افریقہ کی عدالت ہو' چاہے وہ ماریشش کی عدالت ہو' اب جنوبی افریقہ کی عدالت تو مسلمانوں کی عدالت نہیں ان عدالتوں میں جب یہ مسئلہ گیا اور وہاں کے جج نے جب یہ دلائل سنے تو اسلام کے جو پرنسپل لاز ہیں بنیادی اور اساسی اصول جو اسلام کے ہیں۔ جب اس کی توضیح وتشریح ان کے سامنے آئی تو ان کے ذہن نے بھی فیصلہ کیا کہ یہ فرقہ اسلام کے ان اصولوں سے اور ان پرنسپل لاز سے انکار کرتا ہے جن کی بنیاد پر کسی شخص کو مسلمان کہا جاتا ہے۔

عدالتوں کے فیصلے

اب عدلیہ کا فیصلہ ہے جو اس کفر کی دنیا اور مغربی دنیا کے لئے بہت بڑی سند ہوا کرتا ہے لیکن اس معاملے میں یہ لوگ نہ پاکستان کی پارلیمنٹ کو احترام دیتے ہیں اور نہ دنیا کے کسی خطے کی عدالت کو کوئی احترام دیتے ہیں اور ان کو اس بات کا احساس ہے کہ یہ پودا ہم نے خود کاشت کیا اس کی آبیاری ہم نے کی' آج اس پودے کا تحفظ خود نہیں کریں گے تو کون کرے گا؟ لیکن ہم ان انگریزوں کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہم پاکستان میں ان کا تعاقب کریں گے چھوڑیں گے نہیں۔ انشاء اللہ مجھے جو اعتراض ہے وہ پاکستان کے سیاست دانوں پر ہے اور ہمارے ملک کے سیاسی رہبر وہ ہوتے ہیں جو ایک خاص طبقے سے تعلق رکھتے ہوں اور جو کسی وقت انگریز کو وفاداری کا یقین دلاتے تھے اور آج امریکہ کو وفاداری کا یقین دلاتے ہیں۔ جب بھی اس حوالے سے کبھی کوئی نازک وقت آیا تو ختم نبوت کے معاملے میں بھی ناموس رسالت کے معاملے میں بھی انہوں نے کوشش کی کہ مغربی آقاؤں کی ترجیحات کو ہم قبول کریں یہ کوشش کی گئی۔ اب بھی وہ کوشش کر رہے ہیں۔

آئین میں ترامیم کی قرارداد

پچھلی اسمبلی میں بھی میری موجودگی میں ایک قرارداد اسمبلی میں آئی اور وہ قرارداد پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کے درمیان متفقہ تھی اور دونوں قوتوں نے باہم مل کر طے کیا تھا کہ اس قرارداد کو پیش کرے گی۔ حزب اختلاف کی مسلم لیگ' اور اس کی تائید ہاں میں کرے گی حزب اقتدار کی پیپلز پارٹی' اور قرارداد کیا تھی؟ قرارداد یہ کہ آئین میں اب تک جتنی ترامیم کی گئی ہیں ان تمام ترامیم پر نظر ثانی کی جائے۔ یہ قرارداد ہے۔ اور تجویز یہ پیش کی گئی کہ ایوان کی سطح پر ایک خصوصی کمیٹی بنائی جائے گی جو ان ترامیم کے حوالے سے جائزہ لے گی' میں خود اس وقت پارلیمنٹ میں موجود تھا' میں نے فوراً کھڑے ہو کر اسپیکر صاحب کو متوجہ کیا کہ جب لفظ تمام ترامیم کی بات آئے گی تو اس میں تو ایک ترمیم عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں ہے کیا اس پر بھی آپ

نظر ثانی کریں گے؟ اس کو بھی تبدیل کرنے پر غور ہوگا؟ اور میں نے کہا میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ اگر اس ترمیم کے حوالے سے نظر ثانی کی بات کی گئی تو پھر ہم بغاوت کریں گے۔ ہم ترمیم نہیں ہونے دیں گے ترمیم۔ تھے تو ہم چار مولوی' لیکن اس عقیدے نے ہمیں اتنی قوت دی ہوئی تھی کہ وہ قوت کام دے گئی "سنلقي في قلوب الذين كفروا الرعب" ہمیں کامیابی حاصل ہوئی۔ دونوں طرف سے لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا جی ہم اس کو مستثنی قرار دینے کو تیار ہیں۔ لیکن جب اس کو مستثنی قرار دینے کو دونوں تیار ہوئے تو اگلے روز چوبیس گھنٹے کے اندر اندر مسلم لیگ کی قیادت کی طرف سے اعلان آیا کہ ہم خصوصی کمیٹی کا بائیکاٹ کریں گے۔ بھائی چوبیس گھنٹے میں کیا ہو گیا آپ کو؟ کل تو قرارداد پیش کی متفقہ طور پر' چوبیس گھنٹے میں کونسی مشکل آگئی؟ ظاہر ہے کہ ہم جیسے لوگ ضرور ان کے دلوں میں یہ شک گزرے گا کہ کہیں اس ایک ترمیم کے لئے تو مسئلہ کھڑا نہیں کیا گیا لیکن جب معاملہ ہم نے روک دیا تو اب کمیٹی کی ضرورت بھی نہیں۔ ہمارے ہاں میلہ تھا' تو ایک نوجوان کی اس میلے میں چادر گم ہو گئی واپس جب گاؤں میں آیا تو لوگوں نے پوچھا بھائی میلہ کیسے تھا؟ تو وہ کہتا ہے میلہ ویلہ نہیں تھا میری چادر کے لئے انہوں نے میلہ کیا تھا اسے انہوں نے مجھ سے چھیننا تھا' کوئی پروگرام تو مجھے سمجھ نہیں آیا بس میری چادر گم کر دی۔ تو ہماری اسمبلی کے میلے میں بھی لگتا ایسے تھا کہ سارا مسئلہ صرف ایک ترمیم کے لئے ہوا۔ لیکن آپ کے جو چند ساتھی وہاں بیٹھے ہیں وہاں پر وہ اسلام کے چوکیدار کا کردار ادا کرتے ہیں۔ اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں اور اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ ہم غلط سہی یا صحیح سہی' قطعاً صحیح یا قطعاً غلط' لیکن کوئی قانون جو اسلام کے حوالے سے اس کی نسبت ہو' چاہے ناقص ہے' کمزور ہے' لیکن اس کو کہا جاتا ہے کہ اسلامی دفعہ ہے' بدلنے نہیں دیا اور کوئی قانون جو قرآن و سنت کے خلاف ہوا اسمبلی کے فلور پر آنے نہیں دیا۔

ناموس رسالت کا قانون

پھر ناموس رسالت کا سوال آیا' حکمران جماعت نے مجھے کہا کہ جی ہم ناموس رسالت کا قانون بدلنا چاہتے ہیں۔ بھائی کیوں بدلنا چاہتے ہو؟ حضور ﷺ کی ناموس' یہ ہمارا ایمان ہے اور جب ہمارے ملک کا مذہب اسلام ہے جیسے آئین کہتا ہے کہ اسلام اس ملک کا مذہب ہوگا۔ تو اب اسلام کی بنیاد تو دو چیزیں ہیں' توحید اور رسالت۔ اب جب تک ان دو چیزوں کو تحفظ فراہم نہیں ہوگا اسلام ملک کا مملکتی مذہب کیسے بنے گا۔ لہٰذا جناب رسول اللہ ﷺ کی رسالت کے ناموس کو تحفظ اسی بنیاد پر دیا گیا ہے کہ اسلام کو اس ملک کا مملکتی مذہب کہا گیا ہے۔ اگر پیغمبر کی ناموس اس ملک میں محفوظ نہیں ہوگی تو اسلام کیونکر اس ملک کا

مذہب ہوگا' کہنے لگے ہم قانون نہیں بدلنا چاہتے ہم مقدمے کا طریقہ کار بدلنا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ناموس رسالت کی توہین کا مرتکب ہوجائے تو اس پر مقدمہ کیسے چلائیں' ذرا اس ترتیب کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا اس کی ترتیب کیا ہوگی ؟ کہنے لگے ترتیب یہ ہوگی کہ اگر کوئی شخص یہ جرم کرے اور کوئی شخص تھانے میں جاکر اس کے خلاف رپورٹ درج کراوے تو اس وقت تک گرفتار نہ کیا جائے جب تک مجسٹریٹ کی سطح پر تفتیش نہ ہوجائے اگر تحقیق و تفتیش میں مجرم قرار پائے تو گرفتاری ہوگی ورنہ نہیں۔ میں نے فوراً ان پر سوال کیا کہ آپ پوری دنیا میں کسی بھی ملک میں اس بات کی مثال پیش کرسکتے ہیں کہ جس مجرم کی سزا موت ہو اور اس جرم میں پرچہ کٹ جانے کے بعد اس کی گرفتاری عمل میں نہ لائی جائے یہ کوئی مثال پیش کردو میرے سامنے ؟ کہ سزائے موت ہو اس جرم کے لئے اس جرم کی ایف آئی آر کٹ جانے کے بعد پولیس دست اندازی نہ کرے۔ گرفتاری عمل میں نہ لائے کیا دنیا بھر میں کہیں ایک مثال بھی اس کی پیش کرسکتے ہو ؟ انہوں نے کہا نہیں۔ ایسے تو کہیں نہیں ہے 'لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں یہ چونکہ جذباتی مسئلہ ہے اور لوگ جذبات میں آکر اس کو قتل کردیتے ہیں۔ لہذا اس وقت اس کو نہ پکڑا جائے اور مجرم نہ کہا جائے جب تک کہ عدالت اس حوالے سے طے نہ کرے۔ میں نے کہا دلیل تو آپ نے پیش کردی لیکن یہ دلیل آپ کی دلیل نہیں یہ دلیل ہماری دلیل بنتی ہے۔ یہ دلیل میری دلیل ہے آپ کی نہیں ہے میں یہ کہتا ہوں کہ چونکہ یہ جذباتی مسئلہ ہے اور عدالت کا فیصلہ آنے سے پہلے اس کی جان کو خطرہ ہے لہذا اس کو تحفظ دینے کے لئے جونہی ایف آئی آر کٹے فوراً گرفتار کرلو۔ تاکہ پولیس کی حراست میں چلا جائے اور وہ مرنے سے بچ جائے 'چونکہ مرے گا تو تب جب اسکا فیصلہ عدالت کرے گی۔ عدالت سے فیصلہ آنے سے پہلے اگر مجرم گلی کوچے میں آزاد پھرے گا اور ہے جذباتی معاملہ تو کوئی کچھ کرسکتا ہے کہ اسے ٹھکانے لگادے۔ تو کہنے لگے کیا فلانے مسیح کو پھر عدالت میں قتل نہیں کیا گیا ؟ میں نے کہا قاتل سے مت پوچھیں وہ تو جذباتی ہے یہ تو پولیس سے پوچھو کہ وہ اسے کیوں تحفظ فراہم نہ کرسکی ؟ جب دلائل سے ان کی بات نہ بنی تو میں نے کہا اب سنو یہ ہے ہمارے عقیدے کا سوال اگر آپ نے اسے تبدیل کرنے کی کوشش کی تو خدا کی قسم ہم اس کی اجازت نہیں دیں گے۔ (نعرے)

میرے محترم دوستو! خدا کا کرنا ہوا کہ حکومت پیچھے ہٹ گئی' اسی قسم کے مسائل سے ہمارا واسطہ رہتا ہے۔ اور ایک بات ذرا ذہن میں رکھیں کہ ایسے حکمرانوں کے ہوتے ہوئے اسلام کے حوالے سے پیش رفت کم از کم اس کی توقع نہ رکھیں اگر یہ رہے سہی اسلام کو ہم ان کے دست اندازی سے بچا سکیں یہ بھی بڑی

بات ہے' غنیمت ہے۔

قرآن وسنت کی بالادستی

چنانچہ آپ دیکھ رہے ہیں آج کل ملک میں قرآن وسنت کی بالادستی کی باتیں ہورہی ہیں لیکن جب وہ اس قسم کی بات کرتے ہیں تو ہم انہیں کہتے ہیں کہ قرارداد مقاصد بھی آئی' اسلام مملکت کا مذہب بھی بنا' قرارداد مقاصد آئین کا حصہ بنی' پچھلے دور میں آپ نے شریعت بل پاس کرلیا اور آج اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہورہا' اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پیش بھی ہوچکی ہیں آپ کے پاس مکمل بھی ہوگئی ہیں۔ دو سال کے اندر قانون سازی مکمل کرنی تھی وہ دو سال آپ کے گذر چکے ہیں تو ہم کیسے سمجھیں کہ اس بارہ میں آپ مخلص ہیں۔ جس آدمی کے سامنے پوری یہ ماضی پڑی ہوئی ہو اس کو یہ حق ہے کہ وہ شک وشبہ کا اظہار کرے' اب اگر ہم کوئی شک کا اظہار کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ شک نہ کرو بھائی کیسے نہ کریں' کہتے ہیں نیت کا حال وہ اللہ جانتا ہے' کہتے ہیں کہ تم ہماری نیت پر شک کیوں کرتے ہو' نیتوں کا حال وہ اللہ جانتا ہے میں نے کہا کہ ہمارا ایمان ہے کہ نیت کا حال اللہ جانتا ہے لیکن تمہارے دلوں کا حال تھوڑا تھوڑا ہم بھی جانتے ہیں۔ حالات کی وجہ سے ان ساری چیزوں کی وجہ سے آپ کا تھوڑا حال ہم بھی جانتے ہیں۔ اعتماد پیدا کرلو پھر ایک دن آئے ہمارے پاس کہ جی جو خرابیاں تھیں وہ ہم نے نکال دی ہیں۔ ہم نے کہا جی کہ ہمارا صرف خرابیوں کو نکالنے کا مطالبہ نہیں تھا ہمارا یہ بھی ایک مطالبہ تھا کہ اس میں باہر سے بھی ایک اچھائی ڈالو اگر وہ اچھائی نہیں ڈالو گے تو یہ ایک بے معنی ہوجائے گا۔ تو باہر سے اچھائی ڈالنے والی بات اڑی ہوئی ہے وہ نہیں مانتے اب ہم اس پر کیسے تسلیم کریں ہم نے کہا کہ ہم ووٹ نہیں دیتے' لیکن عین اس روز جبکہ ہمیں نہ کاپی دی گئی نہ ہمیں یہ بتایا گیا کہ ہم نے یہ تبدیلی کی ہے زبانی باتیں ہم سے کررہے تھے اور ادھر کہہ رہے تھے کہ جو قابل اعتراض شقیں تھیں ہم نے سب نکال لیں۔ اب اس پروپیگنڈے اور اس اعلان کے بعد اگر ہم اس وقت کہتے کہ ہم ووٹ نہیں دیتے تو پبلک کہتی کہ یہ خوامخواہ ضد کررہے ہیں۔ ہمارے پاس اتنا وقت ہی نہیں تھا کہ ہم قوم کے سامنے وضاحت کرسکتے تو ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم ووٹ دیتے ہیں مطمئن نہیں تھے لیکن جو تحفظات ہم رکھتے ہیں وہ ریکارڈ پر لائیں گے۔ اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ جب ہمارے ساتھی اسمبلی پہنچے تو رائے شماری ہوچکی تھی۔ ہم گئے تو اس نیت سے تھے کہ ہم نے اب ووٹ دینا ہے' لیکن جب ہمارے ساتھی اسمبلی تک پہنچے تو اسمبلی اندر سے بند ہوگئی تھی تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بچالیا۔

قرآن وسنت کی بالادستی قانون کے حوالے سے آج میں آرٹیکل پڑھ رہا تھا تو اس نے بڑی اچھی

بات کہی۔ اس نے کہا کہ یہ اعلیٰ ترین قانون کا کیا معنی ہے۔ اس کا تو معنی ہے کہ نیچے بھی کچھ قوانین ہوں گے ان کی بھی کچھ حیثیت ہوگی یہ توحید کا تقاضا نہیں ہے۔ توحید کا تقاضا یہ ہے کہ یہ بات طے کی جائے کہ قرآن و سنت اس ملک کا واحد قانون ہوگا اس کے علاوہ قانون ہے ہی نہیں۔ جب قرآن و سنت کے علاوہ بھی کوئی قانون اس ملک میں ہوگا تو بالاتری توگئی۔

میرے محترم دوستو! اللہ کے فضل و کرم سے ہم اس سیاسی ماحول میں اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں اس سیاسی میدان میں اپنے دین کا سپاہی بنایا ہے اور ہمیں سپاہی ہونے پر فخر ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ایک کمان ہے ایک قیادت ہے اور اس عقیدے کے حوالے سے اس سٹیج سے جو بھی حکم ملے گا انشاء اللہ سپاہی کی طرح اس کی تعمیل کریں گے۔ تو اللہ رب العالمین ہمیں اس کی توفیق بخشیں۔ بہت سی مشکلات ہیں اور پاکستان کے اندر' میں تو کہا کرتا ہوں کہ بھائی شریعت بل وغیرہ سے نہیں آئے گی۔ شریعت آئے گی تو انقلاب کے ذریعہ آئے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائیں اس کی ہمت اللہ تعالیٰ ہمیں دے اور جو تھوڑا بہت ہمت کی توفیق دیتا ہے اس کو قبول فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

خطاب! حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ صاحب

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا!

مخدومی و مخدوم العلما امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ ارباب علم و دانش گرامی قدر بزرگو' عزیزو' دوستو! آج ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۸ء سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں ہم یہاں صدیق آباد پنجاب پاکستان میں دعوت و تبلیغ کی نسبت سے جمع ہیں میں سب سے پہلے اس فکری اور نظریاتی پروگرام کے منتظمین بالخصوص اپنے محسن اور محترم حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری درخواست پر مجھے جمعہ کے بعد موخر نہیں کیا۔ میری گزارش کو ملحوظ رکھتے ہوئے وقت مرحمت فرمادیا۔ میں جو چند باتیں آپ سے عرض کروں گا اس کے لئے کتاب اللہ کا وہ حصہ بنیاد ہے جو اس وقت میرے پیش نظر ہے جس کی تلاوت اور سماعت کی ہم نے ابھی ابھی سعادت حاصل کی۔ حق تعالیٰ نے اپنوں سے کہا کہ میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ سمجھنا' تم اس سے

خیر کی توقع رکھتے ہو" تلقون الیھم بالمودۃ "تم اس سے خیر کی توقع رکھتے ہو حالانکہ وہ تمہیں دربدر' بے قدر کرنے کا پروگرام رکھتا ہے۔ وہ تمہارے موقف کا حریف ہے' اسے تمہارا وقار اور تمہاری آبرو پسند نہیں۔ وہ تمہیں مجاہد نہیں دیکھنا چاہتا۔ تم اس کے لئے جو جذبات رکھتے ہو میرے بندوں سے چھپالو گے لیکن مجھ سے تو نہیں چھپاپاؤ گے۔" اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم "اور تم میں سے جس کسی نے طاغوت کی طرف دوستی کی نظر سے دیکھا میرا فیصلہ یہ ہے کہ وہ گمراہ ہوا' اور اے اہل ایمان یہود و نصاریٰ کو اپنا نہ سمجھنا۔ یہ ایک دوسرے کے ہیں تمہارے نہیں' اور تم میں سے جو بھی ادھر گیا پھر وہ ادھر کا ہوا ہمارا نہ رہا' تبوک کے محاذ پر رحمت دو عالم ﷺ کو ایک چیلنج کا سامنا تھا۔ اس وقت کے عالمی طاغوت نے مسلمانوں کی بے سرو سامانی اور اقتصادی ضعف کو سامنے رکھتے ہوئے مدینہ کے خاک نشینوں پر چڑھائی کا ارادہ کیا۔ ایک ڈیلیگیشن مدینہ بھیجا' جاؤ مسلمانوں کے قائد سے کہہ دو میں آرہا ہوں۔ تمہارا نام و نشان مٹا کے رکھ دوں گا۔ دیکھو کتنا بہادر ہوں' سیکرٹ ہے سیکرٹ' لیکن ظاہر کر رہا ہوں تمہارا نام و نشان مٹاؤں گا۔ وفد سے یہ بھی کہا میری وارننگ دینے کے بعد چلے نہ آنا مدینہ میں ٹھہر جانا' مسلمانوں کا ردعمل واچ کر کے واپس آنا۔ دیکھنا کہ میری دھمکی کے بعد مدینہ کے درویشوں پہ کیا گزرتی ہے' دشمن کی طرف سے دھمکی ملی تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے دشمن کی بات سنی اور دشمن کے پیغام کے مضمرات پر غور فرمایا۔ وفد سے کہا کہ اچھی بات ہے' تمہارا پیغام پہنچ گیا' ہم نے سن لیا' ہم تمہارے بادشاہ صاحب کے ارادے کا سامنا کریں گے' سی ٹی بی ٹی نہیں کریں گے' پتہ نہیں یہ سی ٹی بی ٹی مخفف کس مصیبت کا ہے؟ ہاں طارق کہیں ایسا تو نہیں کہ سی چھوٹے کا مخفف ہو' ٹی ٹنڈ کا مخفف ہو' بی بڑے کا مخفف ہو' ٹی ٹنڈ کا مخفف ہو' چھوٹا ٹنڈ بڑا ٹنڈ اینڈ کمپنی لمیٹڈ تو نہیں کہیں؟ کیونکہ آج کل میرا وطن ٹنڈستان بنا ہوا ہے۔ جدھر دیکھتا ہوں ادھر ٹنڈ ہی ٹنڈ ہیں۔ سی ٹی بی ٹی نہیں کی۔ رحمت دو عالم ﷺ نے عالمی طاغوت کی دھمکی سنی تو اپنے جی ایچ کیو میں تشریف لائے۔ محمد ﷺ کا جی ایچ کیو مسجد نبوی کا صحن تھا۔ جہاں تسخیر عالم کے پروگرام بنتے تھے اور احترام آدمیت کے اصول وضع ہوا کرتے تھے۔ دعویٰ آگیا تو دلیلیں بھی جمع ہوگئیں' شمع پہنچی تو پروانے بھی آگئے' استاد آیا تو شاگرد بھی پہنچ گئے' میں نے ایک جملہ کہا ہے اس کی وضاحت کو دل کرتا ہے۔ تھوڑا سا مقروض بھی ہوں' ہاں۔ پچھلی مرتبہ بارش نے تعاقب کر لیا اس مرتبہ تو سپرے ہو گیا نا' اس مرتبہ تو سپرے ہوا ہے۔ پچھلی مرتبہ تعاقب کر لیا اس نے وہ میں نے قرض بھی ادا کرنا ہے۔

توحید باری تعالیٰ

دعویٰ، کلیم، دو دعوے، سورۃ بقرہ میں فرمایا دعویٰ: "الٰهکم اله واحد" تمہارا معبود بس اکیلا یکتا کوئی اس کے اختیار واقتدار میں شریک نہیں: "الٰهکم اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحیم" وہی معبود ہے تمہاری جبیں کی نیاز مندیوں پر بس اسی کا حق ہے۔ تمہارے دل کی دنیا کا وہی حکمران ہے۔ تمہاری کائنات پر اسی کا حکم چلتا ہے" لا اله الا هو" اللہ سے کسی نے دلیل نہیں مانگی تھی بس اپنے لطف وکرم سے دلیلیں دیں۔ فرمایا:

"ان فی خلق السموات والا رض واختلاف الیل والنهار والفلك التی تجری فی البحربما ینفع الناس وما انزل الله من السمآء من ماء فاحیا به الارض بعد موتها وبث فیها من کل دآبة وتصریف الریح والسحاب المسخر بین السمآء والا رض لأ یت القوم یعقلون"

زمین وآسمان کی تخلیق میں گردش لیل ونہار میں پانیوں پر چلتے ہوئے جہازوں، سفینوں، کشتیوں کے تیرنے میں، کرہ ارض پر دوڑنے رینگنے تیرنے اڑنے والے جانوروں میں، برستی ہوئی بارشوں میں، کبھی صرصر کبھی صبائن کر چلنے والی ہواؤں میں، بادلوں کے رواں دواں قافلوں میں، اہل نظر کے لئے میری معرفت کی دلیلیں ہیں۔ کون کہتا ہے کہ میں سمجھ میں نہیں آتا، صحیفہ کائنات کا ہر نقش میرا تعارف ہے"لا یات القوم یعقلون" ایک اور جگہ فرمایا: "ان فی خلق السموات والا رض واختلاف اللیل والنهار لآیات اولی الالباب" زمین وآسمان کی تخلیق اور گردش "لیل ونهار میں اولی الالباب" کے لئے میری معرفت کے دلائل ہیں براہین ہیں۔ میں نے قرآن سے پوچھا "اولی الالباب" کون ہیں۔ کوئی خاص قسم کا شائل ہے" اولی الالباب "کا فرمایا بالکل نہیں " الذین یذکرون الله قیماوقعوداوعلیٰ جنوبهم" وہ ہیں جو اس کی یاد سے غافل نہیں رہتے۔ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے کروٹیں بدلتے ہوئے بھی مجھے نہیں بھولتے "الذین یذکرون الله قیماوقعوداوعلیٰ جنوبهم ویتفکرون فی خلق السمٰوت والارض "وہ صحیفہ کائنات کے ہر زاویے پر غور کرتے ہیں اور پھر ان کا ضمیر گواہی دیتا ہے" ربنا ماخلقت هذا باطلا سبحانك "وہ مجھے نہیں بھولتے ان کی زبانیں میرے ذکر میں زمزمہ سنج رہتی ہیں۔ مجھ سے پیرس میں ایک جوان نے پوچھا، عربی نوجوان موٹا تازہ کھڑا ہو کے کہنے لگا یہ کیا

ہے۔ تسبیح کی طرف اشارہ کر کے' مجھے اس کے سوال سے اندازہ ہو گیا کہ یہ پوچھنا کیا چاہتا ہے بڑا تیز سوال کیا اس نے چبھتا ہوا مچلتا ہوا البلتا ہوا' سوال کیا' کیا ہے یہ؟ میں نے کہا مذکرہ ہے ویسے تو لکڑی کے ٹکڑے ہیں مذکرہ ہے اس نے کہا مذکرہ کیا ہوتی ہے؟ میں نے کہا جب اس کو بھول جاتا ہوں تو یہ مجھے یاد دلاتی ہے کبھی یہ میرا محسن یاد دلاتی ہے میں درود و سلام پڑھتا ہوں کبھی اس کی یاد (باری تعالیٰ) دلاتی ہے۔ میں اس کی تسبیح اور ذکر کرتا ہوں۔ اس نے کراس کوئسچن کیا۔ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں بھی تھی۔ پوچھنا یہی چاہتا تھا رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں بھی تھی میں نے کہا وہ بھولے کب تھے کہ انہیں یاد دلانے کے لئے اس کی ضرورت ہوتی۔ یہ تو ان کی ضرورت ہے جو کبھی کبھی اسے بھول جاتے ہیں۔ وہ تو اتنا یاد کرتے ہیں " ان من شي الایسبح بحمده ولکن لا تفقهون تسبيحهم" کائنات میں کوئی شے ایسی نہیں جو اس کی تسبیح نہ کرتی ہو۔ تم ان کے انداز کو نہیں سمجھتے تم ان کی زبان کو نہیں سمجھتے' لیکن کائنات کی ہر شے " طوعا وکرہا" مجھے یاد کرتی ہے۔ کائنات کی ہر چیز اس کی تسبیح میں لگی ہوئی ہے' چھوٹی' بڑی' خفی' جلی' مرئی' غیر مرئی' قدیم' جدید' سب چیزیں اس کی یاد میں لگی ہوئی ہیں لیکن اس کی کائنات میں صرف ایک ہے ایک' ایسا تسبیح کرنے والا اس کی ایسی یاد کرنے والا کہ خود معبود کو کہنا پڑا" قم اليل الا قليلا "میرے محبوب ﷺ ساری ساری رات کھڑے رہتے ہو' میرے ذکر و عبادت میں راتیں تھک جاتی ہیں' تو نہیں تھکتا' ساری ساری رات کھڑے رہتے ہو میرے ذکر و عبادت میں اپنی خوشی کے لئے کچھ دیر سو جایا کرو ناں' میری خوشی کے لئے۔ (نعرہ تکبیر' اللہ اکبر) ساری ساری رات کھڑے رہتے ہو میرے ذکر و عبادت میں اپنی خوشی کے لئے' کچھ دیر آرام کر لیا کرو ناں میری خوشی کے لئے۔ یہ تیری خوشی کی بات ہے کہ تو میری یاد میں راتیں جاگ کے گزار دے۔ میری خوشی تو اس میں ہے کہ میں تجھے کچھ دیر آرام کرتا ہوا بھی دیکھوں ناں میرے محبوب۔

ذکر الٰہی

ہاں فرمایا:" الذين يذكرون الله قياما وقعودا وعلى جنوبهم ويتفكرون في خلق السموٰت والارض ربنا ماخلقت هذا باطلا سبحانك"

یہ اس کے دلائل ہیں" الهکم اله واحد" اس دعوے کی دلیلیں ہیں۔ جب آسمان کی بلندیوں کو دیکھو گے تو میں یاد آؤں گا' جب زمین کی وسعتوں کو دیکھو گے تو میں ضرور یاد آؤں گا' جب پانیوں پہ جہاز تیرتے ہوئے نظر آئیں گے تو میں ضرور یاد آؤں گا' جب بارش برسے گی تو ایک ایک قطرہ میرے لطف و کرم

کی دلیل بن کے آئے گا' چلتے' تیرتے 'بیٹھتے 'اڑتے' دوڑتے ہوئے جانوروں کو دیکھو گے تو میں ضرور یاد آؤں گا' جب ہوائیں چلیں گی مجھے بھول نہیں پاؤ گے' بادلوں کے رواں دواں قافلوں کو دیکھو گے تو میں ضرور یاد آؤں گا۔

ذکر مصطفیٰ ﷺ

"محمد رسول اللہ والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم تراهم رکعاسجدیبتغون فضلامن اللہ ورضوانا سیماهم فی وجوههم من اثر السجود ذالك مثلهم فی التوراة ومثلهم فی الانجیل"

محمد رسول اللہ یہ دوسرا دعویٰ ہے یہاں بھی اللہ سے کسی نے دلیل نہیں مانگی۔ اپنے کرم سے دلیلیں دے دیں اپنی الوہیت کی دلیل میں کائنات کی اداؤں کو پیش کیا اور اپنے رسول کی رسالت کی سچائی کی دلیل میں صحابہؓ کی وفاؤں کو پیش کیا۔ فرمایا جب آسمان کی بلندی کو دیکھو گے تو میں ضرور یاد آؤں گا اور ادھر حلقہ ء رسالت کے تیار کردہ ابوبکرؓ کو دیکھو گے آسمان صداقت کی بلندیوں کو دیکھو گے تو میں ضرور یاد آؤں گا۔ عمرؓ آسمان عدالت کی بلندیاں تمہیں میرے ارسول کی یاد دلائیں گی۔ جب ذوالنورینؓ کو دیکھو گے تو اس کا استاد ضرور یاد آئے گا جب علیؓ کے سجدوں پر زہد پر تقویٰ پر نظر ڈالو گے تو میرے محبوب کی یاد ضرور آئے گی۔ کائنات کا ایک ایک نقش میری یاد دلائے گا اور حلقہ ء رسالت کا ایک ایک کردار میرے رسول کی یاد دلائے گا دعویٰ آیا تو دلیلیں بھی آگئیں آسمان ہدایت کا سراج منیر صحن مسجد نبوی میں آیا نجوم ہدایت کا ہجوم ہو گیا شاگرد جمع ہو گئے اور اس حلقے کی لطافت کی کیا بات ہو گی۔ اس حلقے کی جاذبیت کی کیا بات ہو گی؟ آج حاملین عرش نے فرش کی اس محفل کو بڑے غور سے دیکھا حریف کے نمائندے بھی روم کے جواسیس بھی جمع تھے یہ منظر دیکھنے کے لئے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا دشمن نے ہمیں للکارا ہے' دھمکی آئی ہے رومی بادشاہ کی طرف سے اور ہم نے اس کا چیلنج قبول کر لیا ہے ہم سی ٹی بی ٹی نہیں کریں گے۔ ہم اس سے رحم کی اپیل نہیں کریں گے ہم اس کے ارادوں کا سامنا کریں گے انشاء اللہ' تمہارا کیا خیال ہے۔ رحمت عالم ﷺ نے اپنے وفاداروں سے پوچھا ان کی نگاہوں نے جواب دیا اللہ کے رسول ہم ایثار و قربانی کی ایک نئی تاریخ مرتب کریں گے۔ کوئی نعرہ نہیں لگایا صحابہؓ نے کوئی نعرہ نہیں لگایا' قدم بڑھاؤ یا رسول اللہ ﷺ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ میں نے رات بھی کہا سب سے پہلا نعرہ کوفہ میں لگا تھا کہ قدم بڑھاؤ یا حسینؓ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ یہ پیشہ ور لوگوں کی کارروائی ہے پروفیشنل لوگوں کی کارروائی ہے اس قسم کی نعرہ بازی"

جنہوں کا عشق صادق ہو وہ کب فریاد کرتے ہیں'' نگاہوں نے جواب دے دیا ہم حاضر ہیں ہر صورت حال کے لئے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا میدان میں اترنے سے پہلے مالی قربانی چاہیئے ہونے والے امیر المومنین کھڑے ہوئے سیدنا فاروق اعظمؓ میرے دوستوں کو امیر المومنین بننے کا بڑا شوق ہے انہوں نے بھی کرایہ کے بار ریش ملازمین جمع کر کے نعرے لگوائے امیر المومنین زندہ باد' امیر المومنین زندہ باد' یہ کوئی نئی بات ہے یہ جنس ہر دور میں ملا کرتی ہے اکبر کو بھی ہزاروں ملے تھے ایسے ہاں' حضرت کی موجودگی میں ایک بات کہتا ہوں خدا کی قسم پچاس سال ہوگئے ہیں ہم تو انتظار کر رہے ہیں وہ صبح کب طلوع ہوگی لیکن کیا کریں ایک صبح ۱۹۴۷ء کے بعد طلوع ہوئی تھی اس کے نتیجے میں ظفر اللہ جیسے ملعون بلند و بالا ہونے لگے اور آج پھر کہا گیا ہے کہ شریعت آگئی ہم نے جو کروٹ لے کے دیکھا یہ صبح کیسی ہے وہ صبح کیا تھی :

یہ داغ داغ اجالا یہ شب گزیدہ سحر
وہ انتظار تھا جس کا یہ وہ سحر تو نہیں
یہ رات سے بھی سوا بھی اندھیرا ہے واہ کیا ویدنی سویرا ہے
رہزن سے تو بچ کے آئے تھے اب ہمیں رہبر نے گھیرا ہے

شریعت کی برکات!

شریعت جب آیا کرتی ہے تو صبحیں بدل جاتی ہیں شامیں بدل جایا کرتی ہیں یہاں کیا تبدیلی آئی یہاں کیوں تبدیلی نہیں آئی۔ رحمت دو عالم ﷺ کا انقلاب' رحمت دو عالم ﷺ کی شریعت طاہرہ کا نفاذ معاشرے کا رنگ ڈھنگ بدل دیتا ہے میرے نہایت ہی سادہ بزرگ میں برسوں کو ئٹہ جا رہا تھا۔ ایک وزیر صاحب میرے ہم سفر تھے کہنے لگے چاہتے کیا ہیں آپ عمر فاروقؓ چاہتے ہیں ہم تو نہیں بن سکتے عمر فاروقؓ ۔ میں نے کہا آپ عمر فاروقؓ نہیں بن سکتے ملا عمر ہی بن کے دکھا دو۔ (نعرہ تکبیر' اللہ اکبر' تحریک طالبان زندہ باد)

ہم نے کب کہا کہ تم عمر فاروقؓ بن کے دکھاؤ' یہ تو ہمارے ایمان کی بات ہے جس طرح رحمت دو عالم ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آسکتا صدیق اکبرؓ جیسا کوئی صدیق بھی نہیں آسکتا اور یہ بھی ختم نبوت کے تصور کا ایک حصہ ہے کہ فاروق اعظمؓ کے بعد قیامت تک کوئی فاروقؓ جیسا بھی نہیں آسکتا۔ محمد ﷺ بھی منفرد تھا اس کا ابوبکرؓ بھی منفرد تھا اس کا عمرؓ بھی منفرد تھا اس کا عثمانؓ بھی منفرد تھا اس کا علیؓ بھی منفرد تھا یہ ایسا منفرد ہے کہ جو بھی آپ ﷺ سے وابستہ ہوا وہ منفرد نظر آیا یہ تو ہمارے عقیدے کی بنیاد ک

بات ہے ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ آپ ان جیسے تو بن جایئے نقل تو کرلی آپ نے کہ وہاں بھی شریعت آئی یہاں بھی شریعت آئی ہے۔ رات میرے دوست نے ایک لطیفہ سنایا آپ کو سنا دیتا ہوں کسی ڈاکٹر کی دوکان کے سامنے ایک پلمبر کی دوکان تھی جو نلکوں کا کام کرتا ہے۔ پائپوں کا کام کرتا ہے پلمبر کہتے ہیں نا آپ۔ پلمبر نے دیکھا کہ ڈاکٹر کی دوکان ہر وقت آباد رہتی ہے مریضوں کا ہجوم رہتا ہے میرے پاس آتا کوئی نہیں اس نے سوچا چلو ہم بھی یہی بورڈ لگا لیتے ہیں جو ڈاکٹر کی دوکان پر لگا ہوا ہے۔ بورڈ لگا دیا اپنے نام کے نیچے فلاں ڈاکٹر فلاں ایم بی بی ایس پی ایچ ڈی فلاں فلاں فلاں 'لکھتا چلا گیا۔ اگلے دن مریض آئے۔ کہنے لگے: واہ نیا کوئی ڈاکٹر بھی آیا ہوا ہے' وہ تو آزمایا ہوا ہے ذرا اس نئے کو بھی دیکھتے ہیں اس نے بھی وہ بورڈ جو لگا دیا لوگ آئے مریض آئے قطار لگ گئی پہلے پہلے مریض کو دیکھا کہتا ہے تیرے وال لیک ہوگئے ہیں۔ اس نے کہا یہ کون سی اصطلاح ہے' ٹمپریچر ہوتا ہے' بی پی اپ سیٹ ہوتا ہے' ہارٹ پرابلم ہوتا ہے' وغیرہ وغیرہ ہوتا ہے' وال لیک ہوگئے ہیں یہ تو طب کی زبان میں اصطلاح ہی نہیں ہے۔ دوسرے مریض کو چیک کیا اس کو کہتا ہے تیرے پائپ میں کچرا پھنسا ہوا ہے' یہ کیا مصیبت ہے بھائی یہ تو زبان بھی عجیب ہے یہ آج تک سنی بھی نہیں۔ مریضوں نے پکڑ لیا یہ کونسا پائپ میں کچرا پھنسا ہوا ہے' بتاؤ۔ کہتا ہے نہیں نہیں یہ آپ کا پائپ نہیں میں پلمبر ہوں میں نلکے بناتا ہوں ان کا وال بھی لیک ہوتا ہے پائپ میں بھی کچرا پھنستا ہے تو مجھے تو آتی ہی یہی زبان ہے۔ امیر المومنین بننے کا شوق ہے۔ کبھی شیشے کے سامنے کھڑے ہو کے چہرا دیکھا' ذرا شیشے کے سامنے کھڑے ہو کے چہرا تو دیکھئے جناب۔ رحمت دو عالم ﷺ سے نسبت ہے حضور ﷺ سے شباہت ہے یا کلنٹن نظر آتے ہو۔ شیشے کے سامنے کھڑے ہو کے تو دیکھئے کبھی پھر امیر المومنین کی بات کیجئے۔ اصطلاحات پر شب خون معیار بدلنے کے پروگرام ایسا نہیں ہونے دیا جائے گا۔ امیر المومنین کا معیار یہ ہے اسلام میں قیادت کا معیار یہ ہے کہ یہاں سب کچھ لٹانا پڑتا ہے لوٹنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ امیر المومنین کا لباس عام آدمی کے لباس سے کم تر' امیر المومنین کی رہائش عام آدمی کی رہائش سے کم تر' امیر المومنین کا کھانا عام آدمی کے کھانے سے کم تر' معافی چاہتا ہوں امیر المومنین سیدنا فاروق اعظمؓ اس وقت امیر المومنین نہیں تھے۔

صحابہ کرامؓ کا ایثار

ابن خطاب کھڑے ہوئے عرض کیا میں اپنے مال و متاع کا نصف حصہ حاضر کرتا ہوں قبول فرمایئے بس پھر سلسلہ شروع ہوا کوئی تہائی کوئی چوتھائی اس دن عثمان ابن عفانؓ نے ایثار کا ایک نیا باب ترتیب دیا رسول اللہ ﷺ نے یوں دیکھا گھوڑے بھی چاہئیں اونٹ بھی چاہئیں غلہ بھی چاہئیے' ضعفا کے لئے

کمزوروں کے لئے بیماروں کے لئے ہم غلہ اور خوردونوش کا سامان چھوڑ کے جائیں گے اور مجاہدین کا قافلہ سامان اٹھا کے جائے گا تو اونٹ اور گھوڑے بھی چاہئیں۔ ذوالنورینؓ نے نگاہ رسول اللہ ﷺ کا سامنا کیا اور عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ تین سو غلے سے لدے ہوئے اونٹ حاضر کرتا ہوں قبول فرمایئے۔ پھر آپ نے یوں دیکھا کوئی اور دوڑتا ہوا نگاہ یار کے سامنے آیا تین سو غلے سے لدا ہوا اونٹ اور قبول فرمایئے آپ نے یوں دیکھ کے پوچھا کوئی اور ذوالنورینؓ دوڑتے ہوئے آئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ تین سو غلے سے لدا ہوا اونٹ اور قبول فرمایئے اور ستر تربیت یافتہ جنگی گھوڑے قبول فرمایئے۔ ابھی آتا ہوں اللہ کے رسول ﷺ ابھی آتا ہوں۔ گھر تشریف لے گئے جو کچھ گھر میں تھا چادر میں سمیٹ کر لائے اور رحمت دو عالم ﷺ کے قدموں پہ نچھاور کر دیئے اس وقت رحمت دو عالم ﷺ کے نطق سے دو جملے نکلے فرمایا" ماضر عثمان ماعمل بعدھذا الیوم "آج کے بعد میرے عثمان" کو دنیا کی کوئی بات جنت کے داخلے سے نہیں روک سکے گی میں اعلان کرتا ہوں میرے عثمانؓ کو دنیا کی کوئی بات نقصان نہیں پہنچا سکے گی یہ یقینی جنتی ہے اور اس کے بعد عرض کیا یا اللہ "انی رضیت عن عثمان فارض عنه "میں عثمانؓ پر فرش پر راضی ہو گیا ہوں تو عرش پہ راضی ہو جا۔ ایک خاتون شیر خوار بچہ لائی تھی رحمت دو عالم ﷺ کی خدمت میں لخت جگر پیش کرتے ہوئے کہا اللہ کے رسول ﷺ یہ میری طرف سے گفٹ ہے میں شہید کی بیوہ ہوں آپ ﷺ کی صدائے دلنواز میرے بیوگی کے ماحول میں پہنچی ہے میرے آنگن میں بھی وہ آپ کی آواز سنی گئی میں نے دیکھا گھر میں اور تو کچھ نہ تھا میرے شوہر کی نشانی تھی میری گود میں اسی کو اٹھا لائی ہوں آپ ﷺ قبول کر لیں۔ رحمت دو عالم ﷺ نے فرمایا یہ تو بچہ ہے نہ تیر چلائے گا نہ تلوار' عرض کیا نہیں اللہ کے رسول ﷺ میں تیر چلانے کے لئے نہیں لائی میں تیر کھانے کے لئے لائی ہوں اگر آپ ﷺ پر تیر برسائے جائیں تو میرے لخت جگر کو ڈھال بنایا جائے' ڈیفنس شیلڈ بنایا جائے' سب تیر اسے لگ جائیں کوئی آپ ﷺ تک نہ پہنچنے پائے۔ رحمت دو عالم ﷺ نے دعائیں دیں فطرت پکار اٹھی جس قوم میں ایسی مائیں ہوں وہ قوم رسوا نہیں ہو سکتی۔ ایثار کا تسلسل جاری تھا اتنے میں وہ رفیق نبوت بھی آ گیا۔

جس سے بنائے عشق و محبت استوار
لے آیا اپنے ساتھ مرد وفا سرشت
ہر چیز جس سے چشم جہاں میں ہو اعتبار
ملک و یمین درہم و دینار و رخت و جنس بولے

حضور چاہیے فکر عیال بھی کہنے لگا وہ عشق و محبت کا رازدار

پروانے کو چراغ عنادل کو پھول بس

صدیق کے لئے ہے خدا اور رسول ﷺ بس

یہ معرکہ ایثار مکمل ہوا اور رحمت دو عالم ﷺ نے فرمایا جاؤ ہم بھی تیاری کرتے ہیں تم بھی تیاری کرو۔ دشمن کے جاسوس یہ منظر دیکھ کر روم بھاگے اور روم جا کے اپنے بادشاہ سے کہا بادشاہ جی مسلمانوں کو چھیڑنے کی غلطی نہ کرنا اس نے پوچھا کیوں؟ وہ ہم سے زیادہ طاقت ور ہیں۔ باڈی وائز۔ جاسوسوں نے کہا نہیں جی وہ تو سوکھے ساکھے ہیں چار چار من کے جانور تو یہاں روم میں رہتے ہیں وہ تو سوکھے ساکھے ہیں ایسے ہی وہ تو فاقے کرنے کے عادی ہیں ان کا قائد بھی فاقوں کا عادی ہے۔ پھر تعداد میں زیادہ ہیں نہیں جی تعداد میں بھی کم ہیں سامان جنگ زیادہ ہے کہا جی سامان جنگ بھی نہ ہونے کے برابر ہے تو پھر میں ارادہ کیوں ملتوی کروں؟ **کمبختو**! میری ناک کاٹنا چاہتے ہو پوری دنیا کے یہود و نصاریٰ کو کال دیئے بیٹھا ہوں اب اگر ارادہ ملتوی کردوں تو منہ دکھانے کا نہیں رہوں گا۔ جاسوسوں نے کہا خودکشی کا شوق ہے تو پورا فرمایئے بات یہ ہے بادشاہ جی مدینہ میں ہم ایک نئی قوم دیکھ کے آئے ہیں مدینہ میں ہم نے ایک نئی قوم دیکھی ہے ہم نے زندگی میں لیڈر بھی بہت دیکھے ہیں اور ورکر بھی بہت دیکھے ہیں لیکن پیدا کرنے والے کی قسم محمد ﷺ جیسا لیڈر نہیں دیکھا اور صحابہؓ جیسے ورکر نہیں دیکھے۔ مدینہ میں ہم ایک ایسی قوم دیکھ کے آئے ہیں جن کے لیڈر کا عالم یہ ہے کہ جس کے تبسم سے ستارے چمکتے ہیں میں کہا کرتا ہوں مرزا جی:

No Compition how are you کبھی غور کیا تم نے کس کے مقابلے میں آرہے ہو۔ میرا نانوتویؒ فرماتا ہے۔ میرے نانوتویؒ کا تاثر دیکھئے سب سے پہلے مشیت کے انوار سے نقش روئے محمد ﷺ بنایا گیا۔ لوگ شاعری میں مبالغے کو ضروری سمجھتے ہیں لیکن یہ شاعری نہیں ہے یہ بارگاہ رسالت میں عاشق صادق کا تاثر ہے تاثر۔ سب سے پہلے مشیت کہا الوہیت نہیں کہا ربوبیت نہیں کہا سب سے پہلے مشیت کے انوار سے نقش روئے محمد ﷺ بنایا گیا۔ اللہ نے یہ عالم آب و گل تخلیق کرنے سے پہلے ایک ہے جسمانی تخلیق ایک ہے روحانی تخلیق۔ جسمانی تخلیق

" ومن آیۃ ان خلقکم من تراب ثم اذا انتم بشرتنتشرون" یہ جسمانی تخلیق " ومن آیۃ ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیھا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ ان فی ذالک لایت القوم یتفکرون" یہ جسمانی تخلیق" ولقد خلقنا الانسان من سللۃ من طین ۔ فلینظر

الانسان مم خلق ۰ خلق مماء دافق ۰ یخرج من بین الصلب وتراب ۰ ولقد خلق الانسان من سللة من طین ۰ ثم جعلنه نطفة فی قرار مکین ۰ ثم خلقنا النطفة علقة فخلقناالعلقة مضغة فخلقناالمضغة عظما فکسوناالعظم لحما ۰ ثم انشانه خلق آخر فتبراك الله احسن الخلقین‘‘

یہ جسمانی تخلیق‘ یہ جسمانی تخلیق ہے اب وہ روحانی تخلیق ہے۔ سب سے پہلے مشیت کے انوار سے نقش روئے محمد ﷺ بنایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی چاہت کے اجالوں سے اپنی خواہش کی تنویر سے سب سے پہلے اپنے محبوب کا سراپا بنایا‘‘ راسه من البارکه وصد ره من الرحمة والرجلیه من الا ستقامة ویدیه من السخاوة وقلبه من الایمان وشفطیه من الزکر والحمد وعینیه من الحیا‘‘ سب سے پہلے مشیت کے انوار سے نقش روئے محمد ﷺ بنایا گیا‘ پھر اسی نقش سے لے کے تابانیاں بزم کون ومکان کو سجایا گیا۔

اس کے قیام سے بلندیاں لے کر آسمانوں کو دے دیں۔ اس کے قعود سے تسکین لے کر دھرتی کو دے دی اس کے تبسم سے تابانی لے کر ستاروں کو دے دی اس کی زلفوں سے مستی لے کر راتوں میں بانٹ دی اس کے پسینے سے تعطر لے کر پھولوں کو مہکا دیا‘ گلزار کے سایوں میں وہی حشر بپا ہے‘ پھولوں سے ابھی تک تیری خوشبو نہیں جاتی

’’ اللھم صلی علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کماصلیت علیٰ ابراھیم وعلی آل ابراھیم انك حمید مجید ۰ اللھم بارك علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کمابارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انك حمیدمجید‘‘

ارباب علم ودانش مجھے قرآن نے بتایا ہے۔ ساری کائنات کو اللہ نے بائی آرڈر بنایا ہے ’’انما امره اذآ اراد شیاء ان یقول له کن فیکون‘‘ مجھے قرآن نے بتایا پوری کائنات کو اللہ نے بائی آرڈر بنایا ہے یہ پوری کائنات لفظ ’’کن‘‘ کا مظہر ہے فرمایا ہو جا‘ ہو گئی‘ آسمان بلند ہو گیا زمین بچھ گئی ستارے چمکنے لگے سبزے لہکنے لگے عنادل چہکنے لگے گلشن مہکنے لگے شامیں سرخرو ہو گئیں‘ صبحیں طلوع ہو گئیں‘ ندی نالے آبشار بہہ اٹھے‘ سمندر متلاطم ہو گئے‘ دریا منضبط ہو گئے‘ طیور چہکنے لگے‘ جنت آباد ہو گئی‘ فرمایا ’’کن‘‘ ہو جا عرش بن گیا کرسی بن گئی فرشتے بن گئے سب کچھ ’’کن‘‘ ہو جا‘ ہو گیا۔ پوری کائنات بائی آرڈر بنی بس ایک ذات ہے جسے بائی چوائس بنایا گیا وہاں آرڈر نہیں محبت کو کام میں لایا گیا ایک ذات اس کو پیار سے بنایا اسے محبت سے بنایا

اور جب بنالیا کسی نے نہیں کہا تھا خود قسمیں کھائیں اپنی تخلیق کے اس شاہکار پر اتنا مطمئن ہوا کہ فخریہ کہا:

”والتین والزیتون وطور سینین ۔ وھذا البلد الامین ۔ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم“

مجھے تین کی قسم‘ زیتون کی قسم‘ طور سینین کی قسم اس شہر امین کی قسم ”الذی ببکتہ مبارک“ میں نے سوچا مکہ کی قسمیں کھا رہا ہے اس کا گھر جو ہے شاید کعبہ کی نسبت سے کھا رہا ہے قرآن نے یہ راز بھی بتادیا فرمایا کعبے کی نسبت سے نہیں ”لااقسم بھذا البلد ۔ وانت حل بھذا البلد “میں اس شہر کی قسمیں کیوں کھاؤں ؟ لیکن کھا رہا ہوں اس لئے کہ اس کی گلیوں میں تو جو چلتا پھرتا نظر آتا ہے میرے محبوب ”والتین والزیتون ۔ وطورسینین وھذا البلد الامین“ فطرت کی صداقتوں کی قسم کھائی اللہ نے پھر دعویٰ کیا اللہ نے ”لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم “میں نے اس انسان کو خوب بنایا‘ اتنا خوب بنایا کہ اس سے بہتر کی توقع مجھ سے بھی نہ رکھنا وہ کہتا : رخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ ‘ نہ ہماری بزم میں خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں ‘اس نے بھی یہ شاہکار بس ایک ہی بنایا ہے دیکھیں تو کیسا بنایا ہے۔

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے اور ادھر مرزا قادیانی سر سے لے کر پاؤں تک تلبیس ہی تلبیس ہے اور ادھر میرے آقا ﷺ :=:

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
جیسے منہ سے بولتا قرآن وہ تقریر ہے
سوچتی ہے دل میں دنیا مصطفیٰ کو دیکھ کر
کیسا ہوگا وہ مصور جس کی یہ تصویر ہے
شان میں جس کے نہیں ہے کوئی ثانی وہ رسول ﷺ
دین فطرت پر ہے جس کی حکمرانی وہ رسول ﷺ
جس کا ہر تیور ہے حکم آسمانی وہ رسول ﷺ
موت کو جس نے بنایا زندگانی وہ رسول ﷺ

غزوہ احد کے اختتام پر رحمت دو عالم ﷺ کی نگاہوں نے جائزہ لیا ”من قضا نحبہ منھم ومن ینتظر“کون ہے جو منزل عشق کو چل بسا اور کون ہے جو ابھی منتظر ہے۔ اپنے حلقہ رشد و ہدایت کا جائزہ لیا

ایک بوڑھا انصاری سعدؓ بن ربیع نظر نہ آیا فرمایا میرا سعدؓ کہاں ہے۔ ایک مجاہد اٹھا کہنے لگا ابھی معلوم کرتا ہوں۔ گنج شہیداء کو گیا کنارے پہ کھڑے ہو کے کہتا ہے سعدؓ زندہ ہو تو بولو' نور سپانس کوئی جواب نہ آیا۔ سعدؓ زندہ ہو تو جواب دو' کوئی جواب نہ آیا۔ اب تیسری مرتبہ پوچھتا ہے سعدؓ زندہ ہو تو بولو تمہیں رسول اللہ ﷺ یاد کرتے ہیں۔ اس پر ہاتھ بلند ہوا کسی اور کے لئے تو زندہ نہیں ہوں لیکن حضور ﷺ نے یاد کیا ہے تو چند سانس باقی ہیں وہ مجاہد قریب آیا دیکھا سعدؓ زخموں میں ٹوٹا ہوا ہے جسم ٹوٹ رہا ہے لیکن چہرہ پر ایمان کی بہار آئی ہے کہنے لگا میرے آقا ﷺ نے مجھے یاد فرمایا۔ اے کاش! کہ میں چل سکتا آخری سانس لے رہا ہوں میرا سلام عرض کرنا اور کہنا اللہ کے محبوب ﷺ آسمان کے ستاروں سے زیادہ صحرا کے ذروں سے زیادہ ساری کائنات کے درختوں کے پتوں سے زیادہ دریاؤں سمندروں ندی نالوں آبشاروں اور بارش کے قطروں سے زیادہ اللہ کے فرشتوں کی تعداد سے زیادہ آپ ﷺ پر درود و سلام ہوں' اللہ کی رحمتیں ہوں' ہم ہرجائی تھے تو نے ہمیں یکجائی بنادیا۔ محمد ﷺ آپ ﷺ کے نام پر قربان جاؤں ہم حلوائی تھے تو نے ہمیں شیدائی بنادیا ہم مجاور تھے مجاور مرد قبرستان تھے تو نے ہمیں مرد میدان بنا کر مجاہد بنادیا۔ ہاں! محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ خوب خوب جزا دے ہم موت سے ڈرتے تھے تو نے زندگی کا وہ رنگ دیا اب موت ہم سے ڈرتی ہے۔ مر رہا ہوں لیکن زندگی کی طرف سفر کر رہا ہوں۔ موت کو جس نے بنایا زندگانی وہ رسول ﷺ "الف الف مرة بعدد کل ذرة کما تحب وترضا" ::

محفل سفا کی و دہشت کو برہم کردیا
جس نے خون آشام تلواروں کو مرہم کردیا
فقر کو جس کے ہے حاصل کج کلاہی وہ رسول ﷺ
گلہ بانوں کو عطا کی جس نے شاہی وہ رسول ﷺ
جس کی اک اک سانس قانون الٰہی وہ رسول ﷺ
زندگی بھر جو رہا بن کر سپاہی وہ رسول ﷺ
ہاں ختم نبوت کے پروانو یہ بھی اچھی چیز ہے
جلائے قلب و نظر کے لئے اچھی چیز ہے

ہاں! ختم نبوت کے پروانو یہ بھی اچھی چیز ہے جلائے قلب و نظر کے لئے اچھی چیز ہے۔ اس کی نماز یہ ہے کہ جان بوجھ کر یوں دیکھ لیا یوں دیکھ لیا نماز گئی۔ جان بوجھ کر دایاں پاؤں اٹھالیا نماز گئی اور اس کی نماز یہ

ہے کہ معبود کہتا ہے کہ ایک صف کھڑی رہے ایک رکعت کے بعد ایک صف چلی جائے ایک صف کھڑی رہے ایک صف نماز کی ایک رکعت کے بعد چلی جائے وہ میرے دشمنوں سے دین کے دشمنوں سے لڑے۔ آپریشن کرے آپریشن کرے وہ واپس آئے یہ جو کھڑی ہوئی ہے چلی جائے یہ آتے رہیں جاتے رہیں مارتے رہیں مرتے رہیں ان کی نماز نہیں جائے گی۔(نعرہ تکبیر اللہ اکبر)

کہا ہم نے لیڈر بھی بہت دیکھے ہیں ورکر بھی بہت دیکھے ہیں مدینہ میں ایسا لیڈر دیکھ آئے ہیں کہ اس جیسا کوئی لیڈر نہیں دیکھا اور مدینہ میں ایسے ورکر دیکھ کے آئے ہیں کہ ان جیسے کوئی ورکر نہیں دیکھے۔ دشمن نے ارادہ ملتوی کردیا۔ مسلمانوں کے فقرے سے ٹکرانے کی ہمت نہ ہوئی۔ ایٹم بم سب کچھ نہیں ہے دوستو او مسٹر سی ٹی بی ٹی ایٹم بم سب کچھ نہیں ایٹم بم والے تو کب کے اڑ چکے اڑ چکے روس کے پاس ایٹم بم تھا طبیعت صاف ہوگئی اب امریکہ کی باری ہے اگر ایٹم بم سب کچھ ہے تو پوچھو عالمی طاغوت لعنتی امریکہ سے کہ اسامہ سے ڈرتا کیوں ہے اسامہ سے ڈرتا کیوں ہے۔ ملا عمر کے پاس ایٹم بم نہیں ہے تم نے پچھتر میزائل داغے 'پچھتر میزائل داغے پانچ چھ پھٹے باقی ادھر ادھر ادھر اٹکے بھٹے' بناؤ بناؤ اور بناؤ میزائل انشاء اللہ تمہارے بنائے ہوئے میزائل ملا عمر چلائے گا اور اسی سے مسئلہ ختم نبوت بھی حل ہوگا۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین ۔

خطاب! حضرت مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علیٰ سیدالرسل وخاتم الانبیا محمد ن المصطفی وعلیٰ آلہ المجتبیٰ ۔ اما بعد ۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی القرآن المجید والفرقان الحمید ۔ اعوذباللہ من الشیطان الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل ۔ الم یجعل کیدھم فی تضلیل ۔ وارسل علیھم طیراً ابابیل ۔ ترمیھم بحجارۃ من سجیل ۔ فجعلھم کعصف ماء کول ۔ صدق اللہ مولانا العظیم ۔ یارب صل وسلم دائماً ابدا علیٰ حبیبک خیرالخلق کلھم ۔ اللھم صل علیٰ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ آل سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم علیہ ۔

صاحب صدر گرامی قدر! میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جو حضرت کے متعلق میں بیان کروں' اللہ

ان کا سایہ ہمارے سروں پر قائم ودائم رکھے۔ آمین: الحمد للہ کل سے جلسہ شروع ہے مولانا ندیم صاحب اور مولانا فضل الرحمٰن صاحب ودیگر حضرات کی تقریریں آپ سن چکے ہیں۔ میں ابھی تھوڑے دن قبل ہی امارت اسلامیہ افغانستان کا دورہ مکمل کر کے واپس پاکستان پہنچا ہوں۔ الحمد للہ امیر المومنین ملا محمد عمر مدظلہ سے ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی' ان سے اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دین ودنیا کی بہتری اور خاتمہ بالخیر کی دعا بھی کرائی۔ اسے میں اپنے لئے خوش بختی اور سعادت سمجھتا ہوں۔ ہمارے حضرت مولانا عبدالھادی صاحب دین پوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ حج ادا کرنے کا مزہ تب آئے گا جب کسی اللہ والے کی ہمراہی نصیب ہو جائے۔ اللہ رب العزت نے میری قسمت ایسی بنائی کہ حضرت دین پوریؒ بھی حج کے لئے تشریف لے گئے اسی سال اللہ نے مجھے بھی حج کے لئے قبول کر لیا میں حضرت سے بیت اللہ میں جا ملا۔ اس طرح مجھے حج کے ان تمام ایام میں حضرت دین پوریؒ کی ہمراہی نصیب ہوئی۔

میرے بھائیو! افغانستان شریعت اسلامی کی برکت سے جنت ارضی کا منظر پیش کر رہا ہے اللہ آپ کو بھی افغانستان دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میرے بھائیو! افغانستان کے ان بوریا نشین مجاہدین سے امریکہ اور اس کے حواری بلکہ پورا عالم کفر لرزہ بر اندام ہے پچھلے دنوں انسانی حقوق کے ان نام نہاد ٹھیکیداروں اور ان کے چمپئن امریکہ نے انتہائی بزدلی اور کمینگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پاکستانی حدود میں داخل ہو کر عظیم عربی مجاہد شیخ اسامہ بن لادن کو ختم کرنے کے لئے حرکۃ المجاہدین کے کیمپوں پر کروز میزائلوں سے حملہ کیا۔ اس حملے کی پیشگی اطلاع ہمارے وزیر اعظم صاحب کو مل چکی تھی لیکن جناب نواز شریف نے منافقانہ رویہ اپناتے ہوئے پوری پاکستانی قوم کو دھوکے میں رکھا اور جانتے بوجھتے کبھی کچھ بیان دیا کبھی کچھ بیان دیا۔ نواز شریف صاحب تم بھٹو سے بڑے حکمران نہیں ہو۔ ضیاء الحق نے بھی گیارہ برس تک اسلام کے ساتھ مذاق کیا اس کا انجام تمہارے سامنے ہے اگر تم نے بھی اپنے پیشروں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کی' علماء کے ساتھ ٹکراؤ کی پالیسی رکھی تو تمہارا انجام بھی سابقہ حکمرانوں سے زیادہ اچھا نہیں ہوگا۔

میرے بھائیو! اگر ضیاء الحق ۱۹۷۷ء میں تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ کے دوران امریکہ کے کہنے پر مارشل لاء نہ لگاتا تو آج پاکستان میں اسلامی نظام نافذ ہوتا۔ (امریکہ مردہ باد کے نعرے)

میرے بھائیو! امریکہ کہتا ہے طالبان کو' ملا عمر صاحب کو کہ تمہاری ہماری جنگ ختم ہوتی ہے کہ جتنی قومیں وہاں افغانستان میں بستی ہیں ملا کے سب حکومت چلاؤ۔ ملا عمر کہتا ہے منافقوں کو ہم نہیں ملاتے یہ جنگ ہے۔ امریکہ کے وزیر خارجہ نے بیان دیا ہے کہ اگر اسامہ کو ہمارے حوالے نہ کیا تو ہم جنگ

کریں گے۔ طالبان نے کہا کہ تیری طاقت نہیں کہ تم لڑ سکو۔ اللہ کی قسم میں نے جا کر وہاں دیکھے ہیں اتنے خزانے' اتنے ہتھیار ہیں کہ دس سال بھی امریکہ اگر لڑتا رہے تا اس کا باپ بھی مر سکتا ہے لیکن ہمارے طالبان کو شکست نہیں دے سکتا۔ (نعرے) اللہ کی مدد ان کے ساتھ ہے میں وہاں جب گیا تو ہماری جمعیت علماء اسلام کے دوست وہاں پہنچ گئے کہ مولانا محمد عمر سے ملاقات ہو جائے۔ بڑی مہربانی کی' اور وہاں جو مہمان خانہ ہے جس کو گورنر ہاؤس کہتے ہیں وہ اب مہمان خانہ ہے جہاں زنا ہوتے تھے شراب پی جاتی تھی وہاں ذکر الٰہی ہوتا ہے سارے افغانستان بھر میں ایک داڑھی منڈا نہیں ملے گا۔ یوں نہیں ہے کوئی پاکستان کا فیشنی پہنچ گیا تو انہوں نے کہا اس کو اندر کر دو جب تک داڑھی نہ آئے مت کھولو یہ کوئی سزا تھوڑی ہے ہم بھی یہی کریں گے۔ جب ہماری حکومت انشاء اللہ آئے گی ایسا کریں گے۔ خیر یہ مولانا فضل الرحمٰن اللہ ان کی حیاتی کرے اللہ تعالیٰ حضرت کی زندگی دراز کرے ایسی توجہ کی ہے کہ پورا ملک متوجہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی طرف ہے۔

میرے بھائیو! امریکہ نے کروڑوں ڈالر خرچ کیے ہیں جمعیت علماء اسلام کو ختم کرنے کے لئے۔ اس وقت بھی پاکستان میں جو روحانی بزرگ ہیں ان کی دعائیں جمعیت علماء اسلام اور مولانا فضل الرحمٰن کے ساتھ ہیں۔ اور بات سنو یہ جمعیت علماء اسلام جو ہے یہ حضرت شیخ الہندؒ کی بنائی ہوئی جماعت ہے۔ جو کہتے ہیں حضرت شیخ الہندؒ کی جماعت ہے وہ ہاتھ کھڑے کریں۔ ہم تو حضرت شیخ الہندؒ' حضرت مدنیؒ' حضرت لاہوریؒ' حضرت درخواستیؒ' حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم' حضرت دین پوریؒ' حضرت امروٹیؒ' حضرت پیر والے ہم تو ان کو دیکھتے ہیں کہ یہ روحانی لوگ کس کے ساتھ ہیں۔ ہم ان کے ساتھ ہیں۔ امریکہ مولوی فضل الرحمٰن سے ڈرتا ہے اللہ اکبر جوان کے بیان سخت آتے ہیں کس کے آتے ہیں شیر کا بچہ ہے' اللہ نے دیوبندیت کو ہمیشہ کے لئے کوئی نہ کوئی لال دینا ہے جب تک قیامت قائم نہیں ہوتی دیکھو جو ختم نبوت کی بنیاد رکھنے والے ہیں وہ حضرت انور شاہ کشمیریؒ ہیں۔ بخاری صاحبؒ کے ہاتھ کو پکڑ کر اس لائین پہ لگانے والے حضرت کشمیریؒ ہیں بقول مولانا لال حسین اخترؒ جب جلسہ تھا خدام الدین کا' تو حضرت انور شاہ کشمیریؒ موجود تھے سٹیج پر اور بخاری صاحبؒ آگئے تقریر کے لئے دیکھا کہ حضرت شاہ صاحبؒ بیٹھے ہیں پیچھے ہٹ گئے فرمایا ان کے ہوتے ہوئے میری کیا طاقت ہے کہ میں تقریر کروں تو حضرت انور شاہ کشمیریؒ فرمانے لگے کہ اچھا میں جا رہا ہوں۔ حضرت شاہ صاحبؒ اٹھے' اور پیچھے چل دیئے میں جا رہا ہوں شاہ صاحب آپ تقریر کریں۔ مولانا لال حسین اخترؒ فرماتے تھے جوں ہی شاہ صاحبؒ الحمد للہ کہا اور حضرت شاہ صاحبؒ

نے ایسی توجہ کی کہ شاہ صاحبؒ کو ہوش نہ رہا سٹیج پر روتے تھے تقریر کرتے تھے حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا لوگو آج کے بعد ان کا امیر شریعت لقب بھی میں رکھتا ہوں آؤ ان کے ہاتھ پر بیعت جہاد کرو۔ پھر تمام علماء نے بیعت جہاد کی۔

تو میں عرض کر رہا تھا مسجد اس وقت وہاں گورنر ہاؤس میں بڑی مسجد بنوائی ہے طالبان نے 'اور سامنے کے گورنر ہاؤس میں جو کمرے ہیں وہ مسافروں کی رہائش کے لئے اور ان کے کھانا کھلانے کے لئے سویرے چھ بجے آدھی روٹی 'وہ بڑی روٹیاں جو پٹھانوں کی ہوتی ہیں۔ آدھی روٹی اور چینک بھری ہوئی قہوے کی 'لاجواب قہوہ دستر خوان لگ جائے گا اسی کے ساتھ روٹی کوئی حلوہ کوئی پراٹھا نہیں سبحان اللہ ہمارے نواز شریف صاحب گئے امریکہ اپنے باوا کو ملنے کے لئے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ کتنے کروڑ ڈالر خرچ کر کے آئے ہیں یہ غریب ملک کا وزیر اعظم گیا ہے اور میں لکھ دیتا ہوں یہ میزائل نواز شریف کے مشورے سے امریکہ نے مارے ہیں 'جب ان کے چیف آف شاف نے کہا میں نے ایک گھنٹہ پہلے بتلادیا تھا تو پھر ان سے بڑا گواہ کون ہو سکتا ہے اور اس سے اور بڑی گواہی ہے کہ ان کو بتادیا گیا ہے۔ میزائل ایک جو ہے قندھار کے پاس گرا تو وہ پھٹا نہیں اور طالبان نے بسم اللہ پڑھ کے اس کو اٹھایا اس کا اور کون مقابلہ کر سکتا ہے؟ حیرانی والی بات یہ ہے کہ پاکستان کہتا ہے کہ اسلحہ ہو 'ایران کہتا ہے اسلحہ ہو تو لڑیں' روس کہتا ہے کہ اسلحہ ہو تو لڑیں 'لیکن پینتیس طالب اور ایک ملا عمر نے بسم اللہ پڑھ کر جہاد شروع کیا اور ہوا کیا کہ اس وقت جو اسلحہ روس لے آیا جو امریکہ نے دیا جو انڈیا نے دیا جو ایران نے دیا وہ سارے کا سارا الحق طالبان ضبط ہے۔ ایک گولی واپس نہیں لے جاسکے میں وہ اسلحہ کے انبار دیکھ کے آیا ہوں اور حیرانی والی بات یہ ہے ان طالبان کو سکھلایا کس نے ہے یہ اللہ نے ہمارا داغ دھلوادیا ہے بڑا غفور الرحیم ہے بڑا مہربان ہے کیوں یہ کہتے تھے ملا حکومت کر سکتا ہے؟ وہ تمہارا باپ حکومت کر رہا ہے یہ دال کھانے والے طالب ہیں جو ایک ایک روٹی لے کر بھیک مانگ کر جنہوں نے نبی کے دین کو سینے میں سمیٹ لیا قرآن کو سینے میں جگہ دی اب سب سے بڑی پاور وہ ہے تمہارا ایک ایک سپاہی بیس بیس سال تک ٹریننگ حاصل کرتا ہے پتلون پہن کے وردی پہن کے بے ہوش ہے' صحت ختم ہو جاتی ہے ہمارا طالب علم پندرہ دن میں پورے کا پورا فوجی بن جاتا ہے جہاز چلاتا ہے بم گراتا ہے اور اب تو نہوں نے وہاں اسلحہ فیکٹری بنا ڈالی ہے اور انہوں نے کہا ہم نے لانچر ایسی بنائی ہے کہ امریکہ کی لانچر ڈیڑھ میل جاتی ہے اور ہماری سات میل تک جاتی ہے اب کیا کریں ان کے پاس خدا کی قسم کوئی کمی نہیں ہے اگر آج پاکستان والو تم ہمت کرلو تو چوبیس گھنٹے میں ملک میں قرآن کا قانون آسکتا ہے لیکن ایمانی طاقت ہمارے میں

ہو تو' آپ تو کہتے ہیں اسمبلی کے ذریعے اسلام آئے گا قیامت آسکتی ہے لیکن اسمبلی کے ذریعے اسلام نہیں آسکتا۔ ان کو گریبانوں سے پکڑ کے گھسیٹنا ہوگا تو اسلام آئے گا' چومنے سے نبی کا دین نہیں آیا چومنے سے نہیں مار کھانے سے آیا ہے' اللہ اکبر پاؤں میں بیڑیاں ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ایک بات کہتا ہوں جمعیت علماء اسلام کے حضرات بھی وہی ہیں جو احرار کے ہیں احرار کے بھی وہی ہیں جو جمعیت کے ہیں۔ میں کہتا ہوں کل جماعتیں اکٹھی ہو جائیں احرار کا مقابلہ قیامت تک نہیں ہو سکتا' خدا نے ایسے ان کو لیڈر دیئے تھے ایسے رضا کار دیئے تھے گھروں میں دانے نہیں ہیں آرڈر ہو گئے جیل میں جاؤ' چار چار سال جیل میں پڑے بچوں کا پتہ نہیں ہم تو دو دن کے لئے جیل میں جائیں تو آگے پیچھے دیکھتے ہیں یار ملاقات کے لئے کوئی نہیں آیا ایک آدمی آیا مجھے ملنے کے لئے میں جیل میں تھا تو رونے لگا میں نے پوچھا کیوں روتے ہو میں نے کہا بھائی آخر رونے کی وجہ بتلاؤ تم ہمیں ہمت بندھواؤ کہنے لگا تم جیل کے قابل نہیں تھے :

عشق بازی کا اگر حوصلہ رکھتا ہے میر
دل جو لوہے کا ہو پتھر کا جگر پیدا کر

حضرت بلالؓ کے پاؤں میں بیڑیاں رسا باندھ کے گھسیٹا جا رہا ہے واہ بلالؓ اور امیہ مار رہا ہے حضور ﷺ نے فرمایا ابو بکرؓ سنا ہے میرے بلالؓ کو مار پڑ رہی ہے ایک بات کہہ دوں یہاں مسلم لیگیو تم کلنٹن کے اکٹھے اٹھو گے مسلم لیگیو تم انگریز کے اکٹھے اٹھو گے زیادہ سے زیادہ کرو گے تو ضیاء الحق کے اکٹھے اٹھو گے ایوب کے ساتھ اٹھو گے نواز شریف صاحب کے ساتھ اٹھو گے ہم ان "صحابہؓ" کی جوتی میں اٹھیں گے۔ ہم شیخ الہندؒ کے ساتھ اٹھیں گے میں تو یہ کہتا ہوں ہم چمٹ جائیں گے' ارے اللہ کے بندے دنیا کا کیا انتظار ہے علماء دیوبند کی کمائی افغانستان ہے میرے بھائی ناراض نہ ہونا بریلویوں کو میں بزرگ کہتا ہوں شیعہ کو کچھ نہیں کہتا لیکن ایک بات تو ماننی پڑے گی کہ کسی فرقے کو خدا نے یہ سعادت نہیں بخشی یہ دیوبندیوں کو سعادت بخشی کہ مستقل اسلامی حکومت ان کو دی یہ جتنے کام کیے ہیں یہ ہمارے نصیب میں ہیں۔ وہاں تو ایسے حنفی ہیں کہ میں ڈر کے نماز پڑھتا تھا میرا ایک بھانجا میرے ساتھ تھا اس نے سیون اپ کی ایک بوتل لی پینے کے لئے ادھر سے موذن نے کہا اللہ اکبر پٹھان نے چھین لی اس نے کہا واپس آ کے پینا یا پیسے لے لو' اذان کی آواز کے بعد ہم دکان پہ نہیں بیٹھ سکتے خدا کی قسم میں نے قندھار میں تین دن تک ہماری جماعت جمعیت والوں نے حکم دیا وہاں کے سفیر صاحب اپنی کار لے آئے اور مجھے پورے قندھار کی سیر کروائی۔ دین کی حکومت آئے گی ڈی سی ایس پی گورنر صدر یہ سب علماء کے خادم ہوں گے ہاں ایسی بات نہیں ہے میں پورے قندھار میں صرف تین

عورتیں دیکھیں جو مکمل برقعہ پہنے ہوئے تھیں۔ ورنہ عورتیں گھروں سے باہر نہیں نکلتیں۔

میاں محمد نواز شریف صاحب کے پاس چار عورتیں گئیں کہ جناب آپ تو شریعت کے قانون کا اعلان کر رہے ہیں۔ ہم کیا کریں گی اس نے کہا وہ شریعت جو تمہیں روکے یہ وہ شریعت نہیں جو عورتوں پر پابندی لگائے۔ پھر گئے ہیجڑے انہوں نے کہا قبلہ ہم کیا کریں گے ہمارا تو کام ہے ناچ گا کے پیسے لینا' کہا تم بھی بے فکر ہو جاؤ یہ اسلام وہ نہیں جو ملاؤں والا ہے' اور اسلام کو نسا لاؤ گے شریعت بل پر شیرانی صاحب نے کیا خوب کہا۔ نواز شریف نے کہا کہ مولانا شیرانی صاحب آپ بھی تو کوئی تقریر کر دو۔ مولانا شیرانی صاحب نے کہا میں کیا تقریر کروں۔ اذان جمعہ کی ہو رہی ہے نمازی ایک نہیں ہے یہ اسلام لاؤ گے اکبر بگتی کے متعلق سنا ہے کہ وہ بھی یہ خیال رکھتا ہے۔ بیگم عابدہ حسین گئی اکبر بگتی کے پاس کہ آپ شریعت بل کی حمایت کریں' اس نے کہا کہ شریعت یہی ہے کہ تو آئی ہے اگر شریعت یہی ہے تو مجھے شریعت کی ضرورت نہیں ہے اگر شریعت ہوتی تو تم ننگی ہو کے میرے پاس آتی؟۔ یعنی یہ شریعت سے مذاق ہے۔ ایک طالب علم نے بتایا کہ مولانا ہم جب بارڈر پر مورچوں کا معائنہ کر رہے تھے تو ہم تقریباً ۸۰ آدمی تھے تو اس سے اگلے مورچوں میں دشمن کا ۸۰۰ سو سپاہی مورچوں میں بیٹھا تھا انہوں نے ہماری آواز سنی تو بھاگ گئے ہتھیار چھوڑ دیئے' ہم ان کے پیچھے بھاگے ہم نے کہا یا اللہ یہ ایک ہزار کے قریب ہیں اور ہم ۸۰ آدمی یہ کیوں بھاگ رہے ہیں ہم بھاگے زیادہ زیادہ تین فرلانگ تک گئے' ہم نے ان کو پکڑ لیا وہ اوندھے منہ گر گئے' ہم نے ان کی مشقیں کس لیں' ہم نے کہا بھائی کیوں تم بھاگے تھے انہوں نے کہا یہ جو تم اسی آدمی نظر آتے ہو ہمیں تو دس لاکھ کا مجمع نظر آ رہا تھا ہم نے سمجھا ہمارے پیچھے دس لاکھ آدمی بھاگ رہا ہے اور جب بھاگنے لگے تو ہمارے ایک ایک آدمی کو دس دس آدمی چمٹے ہوئے تھے ان کے ہاتھوں میں لاٹھیاں تھیں وہ گھٹنوں یا ٹخنوں پر مارتے تھے ہم آخر مار کھا کر اوندھے منہ گر گئے بھاگ نہیں سکتے اس فوج کو دنیا کی کوئی طاقت شکست دے سکتی ہے؟ لیکن ہیں کون؟ جن کو گالیاں دیتے رہے ہو ملا' انہوں نے حکومت کر دکھائی ہے تم اربوں کے نہیں کھربوں کے نہیں چھ لاکھ ملازم میاں نواز شریف صاحب نے نکالے چھ لاکھ مختلف محکموں میں تھے لاکھوں کنبے اجڑ گئے۔ بخاریؒ تیری قبر پہ کروڑوں رحمتیں ہوں فرماتے تھے اگر اسلام آجائے مسلم لیگ کے ہوتے ہوئے تو میری قبر سے آ کے کہہ دینا کہ تو جھوٹ بولتا تھا قیامت آسکتی ہے لیکن مسلم لیگ کے ہوتے ہوئے' مسلم لیگ کا ساتھ دینے والے علماء کرام توبہ کرو' حضرت شیخ الہندؒ کو کیا منہ دکھاؤ گے' حضرت مدنیؒ کو کیا منہ دکھاؤ گے' حضرت لاہوریؒ کو کیا منہ دکھاؤ گے۔ پچاس سال ہو گئے ہیں ان کو جھوٹ بولتے ہوئے۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ وہ خدا کا بندہ جو میدان میں مولانا عمر صاحب نکلا تو مجھے جو وہاں دوستوں نے بتایا علماء نے کہ ان کو ہر رات میں حضور ﷺ کی زیارت ہوتی ہے۔ کہ اٹھو اور لڑو اور دوست بتلاتے تھے جو فوجی ہیں کہتے تھے اگر کسی کی شہادت کی خبر مل جائے تو کئی کئی دن روتے ہیں کھانا نہیں کھاتے میں نے جب ان سے ملاقات کی یقین کرو کہ وہ جس احاطے میں رہتے ہیں دفتر ہے تو وہاں لوہے کی ایک چارپائی پڑی تھی اس پہ پھٹے لگے ہوئے تھے بان نہیں تھا پھٹے جال کے پرانے اس پہ بیٹھے تھے نہ کھیس نہ گدا نہ چادر نہ تکیہ خدا کی قسم حضرت عمرؓ کا دور یاد آ گیا اٹھ کے ملنے لگے مصافحہ کیا پھر نیچے بیٹھنے لگے تو علماء نے پکڑ کر اوپر بیٹھا دیا اور کہا مجھے گنہگار نہ کرو خدا کے لئے مجھے نیچے بیٹھنے دو تو علماء نے مجبوراً کہا کہ حضرت آپ یہاں بیٹھیں یہ کیفیت ہے ناشتہ میں صبح چائے ساڑھے بارہ بجے کھانا کیا؟ بھنڈی آلو ٹماٹر۔ بس کوئی بادشاہ آئے تو یہی کھانا ہے رات کو گوشت بکرے کا اور آلو۔ روٹی طالب بتلاتے تھے کہ سوکھی ہوئی ہے تو ڈال نہیں دیتے ان کا سٹاک کرتے ہیں پانی میں بھگو کے تازہ کر کے کھاتے ہیں۔ خدا کی قسم جب دشمن سامنے آتا ہے تو ٹھہر نہیں سکتا بھاگتا ہوا نظر آتا ہے 'وہ چور جو چوری کرنے آیا پھر وہ کودا آ کر اس نے چارپائی کو اٹھایا اور ٹانگ پر رکھا اور ایک پاؤں سے دو گٹھڑی اور زیورات اٹھائے جب چلنے لگا تو عورت نے شور مچایا بوڑھیا نے او ڈاکو آ گئے ڈاکو آ گئے وہ بھاگ گیا محلے کے لوگ اکٹھے ہو گئے انہوں نے پوچھا بی بی کیا بات ہے اس نے کہا چور آیا تھا کہاں سے اس نے کہا مجھے تو نہیں پتہ کہاں سے کسی نے کہا اس دیوار سے اترا ہو گا کسی نے کہا اس دیوار سے اب چور تو محلے کا تھا اس نے کہا میں بھی جا کے شامل نہیں ہوتا تو کہیں گے اس نے چوری کی ہے چلو اس بوڑھیا نے مجھے دیکھا تو نہیں تھا میں بھی شامل ہو جاؤں آ گیا۔ اب سب کی باتیں سنیں 'کوئی کہے ادھر سے آیا ہو گا 'کوئی کہے ادھر سے آیا ہو گا۔ اس نے کہا نہیں نہیں 'پاگل کے بچے سارے جھوٹ بولتے ہیں' میرا خیال ہے یہاں سے آیا ہو گا' جہاں سے وہ آیا تھا' یہاں سے آیا ہو گا' میرے خیال میں پاؤں پاؤں رکھے ہوں گے' میرے خیال میں چارپائی کے پاس گیا ہو گا' میرے خیال میں جھانک کے دیکھا ہو گا' میرے خیال میں بوڑھیا تو جاگ رہی تھی' اس نے سمجھا ہو گا کہ نیند میں ہے' میرے خیال میں اس نے چارپائی کو اٹھایا ہو گا' میرے خیال میں گٹھڑی نکالی ہو گی پاؤں سے' میرے خیال میں جب اس نے گٹھڑی کو اٹھایا ہو گا تو بوڑھیا نے شور مچایا ہو گا' میرے خیال میں وہ بھاگا ہو گا' میرے خیال میں' میں جو کودا گٹھڑی ادھر گر گئی۔

میاں محمد نواز شریف کا یہی حال ہے او اللہ کے بندے امریکی کانگریس جو حکومت چلاتی ہے اس نے کلنٹن سے کہا ہے کہتے! یہ جو اسی میزائل داغا گیا ہے ایک ایک میزائل کی قیمت پانچ پانچ کروڑ ہے۔ ہزاراں

بھی تباہ ہوا اور دشمن بھی نہ مر سکا جن کے ساتھ اللہ ہو" ولقد نصرکم اللہ "فرمایا میں نے پانچ ہزار فرشتے باوردی اتارے۔ اس وقت اتارے جب حضور علیہ السلام کی ساری رات روتے ہوئے گزر گئی حتی کہ صبح کی اذان بلالؓ نے دی حضور علیہ السلام نے سر سجدے سے اٹھایا اور صدیق اکبرؓ کے دل میں القا ہوا کہ جاؤ میرے صدیق میرے حبیب علیہ السلام کو یہ فرمادو یہ عرض کردو کہ سویرے تو ہونے دو فتح تمہارے قدم چومے گی۔ ذرا سورج تو نکلنے دو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ میاں نے فرمایا یہ ذلیل شکست تو کھا چکا ہے پر یہ بغض نہیں آتا اس نے میٹنگ کی ہے اور رات ہی رات یہ چھاپہ مار کے آپ کو اور آپ کی فوج کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ آپ چلے جائیں کوئی چیز نہ اٹھائیں کل دس بجے تک ان کی ہر چیز کا مالک میں تمہیں بنادوں گا قرآن کہتا ہے" فلما تراء الجمعان قال اصحاب موسی انا لمدرکون "حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فوج نے دیکھا کہ فرعون کی فوج آرہی ہے۔ اے موسیٰ ہم تو تیرے ساتھ آئے ہیں اب تو فرعون کی فوج آئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میرا اللہ بے وفا نہیں ہے میرے اللہ نے حکم دیا کہ جاؤ میں تمہارے ساتھ ہوں ذرا صبر تو کرو خدا سے زیادہ وفادار کون ہو سکتا ہے۔ حضور علیہ السلام سے زیادہ وفادار کون ہو سکتا ہے جو جب بھی دعا مانگی نبی پاک علیہ السلام نے امت کی بخشش کے لئے دعا مانگی جب بھی ہاتھ کھڑے کیے امت کی بخشش کے لئے ہاتھ کھڑے کیے سبحان اللہ۔ پھر جب دریا کے کنارے پہنچے میرے اللہ نے فرمایا چاہے پل ہو نہ ہو میرے موسیٰ بسم اللہ پڑھ کے پانی پر عصا کو تو مار میں بارہ سڑکیں بنا دیتا ہوں۔ اور تم پار ہو جاؤ ان کو میں غرق کر رہا ہوں پاکستان کے نوجوانو دیوبند یو کوئی آئے نہ آئے مدرسوں میں ٹریننگ دو جہاد کے لئے تیار ہو جاؤ انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان میں عنقریب اسلامی حکومت آنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دشمن کی طاقت نہیں ہوگی کہ مسلمانوں کے سامنے ٹھہر سکے۔

وماعلینا الا البلاغ ۰

میرا جی چاہتا ہے موت پہ احساں کر دوں

میرا جی چاہتا ہے موت پہ احساں کر دوں
جان اس جان دو عالم پہ میں قربان کر دوں

او ننگ و ناموس نبیؐ پر تجھے قرباں کر کے
زندگی آ میں تیری مشکلیں آساں کر دوں

اور کیوں نہ جھاڑوپ بنا ڈالوں میں ریش اپنی
ان کے حجرے کی صفائی کا میں ساماں کر دوں

اور خواب میں انؐ کی زیارت ہو تو انؐ سے پوچھوں
آپؐ کے روضہ پہ اشکوں سے چراغاں کر دوں

اور اے وطن عزم یہ ہے پہنچ کے اسلام کا نور
تیرے ہر ذرے کو خورشید بہ داماں کر دوں

اور بند منہ رکھ اپنی زباں تو اے عدوئے اسلام
پھر نہ کہنا جو تیرا چاک گریباں کر دوں

او کیوں ستا کر مجھے اس بات پہ اکساتے ہو
بت کدے توڑوں کلیساؤں کو ویراں کر دوں

اور وہؐ امین بات کیا کرتے تھے جس منبر پر
اس پہ قرباں میں سو تخت سلیمانؑ کر دوں

میرا جی چاہتا ہے موت پہ احساں کر دوں
جان اس جان دو عالم پہ قربان کر دوں

سید امین گیلانی

چوں کا صفحہ

اشتیاق احمد

بے علم مرزا

مرزا کا علم ایک عام آدمی جتنا بھی نہیں تھا۔۔۔۔ ہم یہ بات اس کی اپنی تحریر سے ثابت کریں گے' انشاء اللہ' بلکہ مرزا کو تو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ نبی اور رسول میں کوئی فرق بھی ہے یا نہیں۔ اس سے بھی آگے بڑھ کر ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ مرزا کو تو یہ تک معلوم نہیں تھا کہ قبلے صرف دو ہیں۔ قبلہ اول یعنی بیت المقدس اور قبلہ دوم یعنی خانہ کعبہ۔۔۔۔۔ پہلے مسلمان بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔۔۔۔۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کا حکم آیا تو نماز کی حالت میں ہی قبلے کا رخ تبدیل کر دیا گیا اور رخ خانہ کعبہ کی طرف مقرر ہوا۔

یہ سب باتیں عام آدمی کو تو معلوم ہیں۔ لیکن مرزا کو قطعاً معلوم نہیں تھیں اور دعویٰ تھا اسے نبوت کا۔ ہم تو اسے عام آدمی کے برابر بھی نہیں مانتے۔۔۔۔۔ لیکن اس نہ ماننے میں ہمارا کوئی قصور نہیں۔ یہ سب کیا دھرا تو اس کی اپنی تحریروں کا ہے۔۔۔۔۔ ہم تو مرزا کو اس کی اپنی تحریر کے آئینے میں دیکھتے ہیں اور اگر ایسا کرتے ہیں تو کیا جرم کرتے ہیں۔۔۔۔۔ لیجئے ثبوت ملاحظہ فرمائیں۔۔۔۔۔ مرزا مکتوبات احمدیہ پنجم نمبر چہارم کے صفحہ ۴۲ پر لکھتا ہے:

"انبیاء اس لئے آتے ہیں کہ ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کر دیں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کر دیں"۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا۔۔۔۔۔ مرزا کو یہ تک نہیں معلوم تھا کہ انبیاء ایک دین سے دوسرے دین میں داخل نہیں کرتے۔۔۔۔۔ نہ ہر نبی قبلہ تبدیل کراتا ہے۔

اگر ہر نبی نے قبلہ تبدیل کرایا تو مرزائی بتائیں' کس نبی کا کون سا قبلہ تھا اور کس نبی کا کون سا قبلہ تھا۔۔۔۔۔ اور یہ بھی بتائیں کہ ہر نبی کون سا نیا دین لے کر دنیا میں آئے۔

مرزائی اگر ان باتوں کا جواب دے دیں تو ہم انہیں مرزائی تسلیم کر لیں گے۔۔۔۔۔ لیکن ہم جانتے ہیں۔۔۔۔۔ ان تلوں میں تیل کہاں۔۔۔۔۔ مرزائیوں سے جب ہم کوئی بات پوچھتے ہیں تو وہ ڈھاک کے وہی تین پات کی طرح جواب دیتے ہیں۔۔۔۔۔ ان کے جواب دینے کا طریقہ آئندہ ماہ پڑھیں۔

Monthly Laulak Multan, Regd. No. M-108

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

سے تعاون کی اپیل

- عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت دنیا بھر میں قادیانیت کا تعاقب کر رہی ہے۔
- 〃 〃 〃 〃 〃 قادیانیوں کو دعوت اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے۔
- 〃 〃 〃 〃 〃 عدالتوں میں قادیانی ۔ مسلم مقدمات کی پیروی کر رہی ہے۔
- 〃 〃 〃 〃 〃 کے مرکزی دار المبلغین کے ذریعہ سینکڑوں علماء کو ہر سال مناظرہ کی تربیت دے رہی ہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مرکزی دفتر میں دار التصنیف وعظیم الشان لائبریری کا اہتمام کیا ہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مدارس عربیہ مبلغین. دفاتر. لٹریچر. ہفتہ دار ختم نبوت کراچی ماہنامہ لولاک ملتان کے ذریعہ تبلیغ واشاعت، وحفاظت دین کا فریضہ سرانجام دیا جا رہا ہے۔

آپ سے اپیل کی جاتی ہے کہ زکوٰۃ. صدقات. عطیات سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بھرپور معاونت فرمائیں۔

نوٹ: مجلس زکوٰۃ وصدقات کی رقوم اپنے درجن بھر سے زائد مدارس پر صرف کرتی ہے اس لئے رقم دیتے وقت مد کی ضرور صراحت فرمائیں۔ امداد مقامی مبلغین کو دیکر رسید حاصل کریں یا براہ راست ذیل کے پتہ پر ارسال کریں۔

آپ کا مخلص

عزیز الرحمن جالندھری

ناظم اعلیٰ

دفتر مرکزیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان

فون نمبر 514122